اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

کِتاب پڑھنے کی دُعا

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ لیجئے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہم پر علم و حکمت کے دروازے کھول دے اور ہم پر اپنی رحمت نازل فرما! اے عظمت اور بزرگی والے! (المستطرف ج۱ ص ۴۰ دار الفکر بیروت)

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت

۱۳ شوال المکرم ۱۴۲۸ھ

نوٹ: اوّل آخر ایک بار دُرود شریف پڑھ لیجئے۔

Marfat.com

شیخ طریقت امیر اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پردے کے بارے میں سوال جواب
(مع ترمیم واضافہ)

اس کتاب میں جگہ بہ جگہ اسلامی بہنوں کے مدنی قافلوں
اور
مدنی کاموں کی مدنی بہاریں برکتیں لُٹا رہی ہیں

* عورت کا کس کس سے پردہ ہے؟ 44
* شوہر باہر نہ نکلنے دے تو......؟ 111
* میاں کا حق زیادہ یا ماں باپ کا؟ 115
* چادر اور چار دیواری کی تعلیم کس نے دی؟ 159
* جشنِ ولادت کی برکت سے میری زندگی بدل گئی 314
* عشقِ مجازی کے مُتعلق سوال جواب 318
* شادی کتنی عمر میں ہونی چاہئے؟ 325
* کورٹ کی شادی 357
* میاں بیوی کا ایک دوسرے پر شک کرنا کیسا؟ 384

مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
SC 1286

Marfat.com

اِس کتاب میں جگہ بہ جگہ اسلامی بہنوں کے مَدَنی قافِلوں
اور مَدَنی کاموں کی مَدَنی بہاریں بَرَکتیں لُٹا رہی ہیں

پردے کے بارے میں سوال جواب

مُؤلِّف:
شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا
ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

مدنی تحفہ
مجلس المدینۃ العلمیۃ

ناشر:
مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

Marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

نام کتاب: پردے کے بارے میں سوال جواب

مؤلف: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا
ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

سنِ طباعت: رجب المرجب ۱۴۳۰ھ، جون 2009ء

ناشر: مکتبۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، بابُ المدینہ کراچی۔

مکتبۃ المدینہ کی سات شاخیں:

(1) مکتبۃ المدینہ شہید مسجد کھارادر باب المدینہ کراچی
(2) مکتبۃ المدینہ دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ مرکز الاولیاء لاہور
(3) مکتبۃ المدینہ اصغر مال روڈ نزد عیدگاہ، راولپنڈی
(4) مکتبۃ المدینہ امین پور بازار، سردار آباد (فیصل آباد)
(5) مکتبۃ المدینہ نزد پیپل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ مدینۃ الاولیاء ملتان
(6) مکتبۃ المدینہ فیضانِ مدینہ آفندی ٹاؤن حیدرآباد۔
(7) مکتبۃ المدینہ چوک شہیداں میرپور کشمیر

مدنی التجاء: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں ہے۔

Marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

”یا فاطمہ بنت مُصطفٰی“ کے پندرہ حُروف کی نسبت سے یہ کتاب پڑھنے کی 15 نیّتیں

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی ”مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔“ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیْر ج ٦ ص ١٨٥ حدیث ٥٩٤٢)

دو مدنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

﴿1﴾ اِخلاص کے ساتھ مسائل سیکھ کر رِضائے الٰہی عزَّوَجَلَّ کی حقدار بنوں گی ﴿2﴾ حتَّی الوسع اِس کا باوُضو اور ﴿3﴾ قبلہ رُو مطالعہ کروں گی ﴿4﴾ اِس کے مطالعے کے ذریعے فرض علوم سیکھوں گی ﴿5﴾ جو مسئلہ سمجھ میں نہیں آئے گا اس کے لیے آیتِ کریمہ فَسْـَٔلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ترجمہ کنزالایمان: ”تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں“ (پ ١٤ النحل ٤٣) پر عمل کرتے ہوئے علماء سے رجوع کروں گی ﴿6﴾ (اپنے ذاتی نسخے پر) عندالضرورت خاص خاص مقامات پر انڈر لائن کروں گی ﴿7﴾ (ذاتی نسخے کے) یادداشت والے صفحے پر ضروری نکات لکھوں گی ﴿8﴾ جس مسئلے میں دشواری ہوگی اُس کو بار بار پڑھوں گی ﴿9﴾ زندگی بھر عمل کرتی رہوں گی ﴿10﴾ جو اسلامی بہنیں نہیں جانتیں اُنھیں سکھاؤں گی۔ ﴿11﴾ جو علم میں برابر ہوگی اس سے مسائل میں تکرار کروں گی ﴿12﴾ دوسری اسلامی بہنوں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گی ﴿13﴾ (کم از کم ۱۲ عدد یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گی ﴿14﴾ اس کتاب کے مُطالَعے کا ثواب ساری اُمّت کو اِیصال کروں گی ﴿15﴾ کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو لکھ کر مطلع کروں گی (زبانی کہنا یا کہلوانا خاص مفید نہیں ہوتا)

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
درود شریف کی فضیلت	1	کافرہ دائی سے زچگی کروانا	25	کرنے کی اجازت دلوائی	57
عورت کا لفظی معنیٰ	1	مرد کے لئے عورت کا ستر	26	مدنی کام کی تڑپ مرحبا!	59
کیا آج کل بھی پردہ ضروری ہے؟	2	مرد کا اپنی زوجہ کو دیکھنا	27	چار فرامینِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم	59
زمانۂ جاہلیت کی مدت کتنی؟	3	مرد کا اپنے محارم کو دیکھنا	27	گھر میں پردے کا ذہن کیسے بنے؟	60
بے پردگی کا وبال	4	مرد کا ماں کے پاؤں دبانا	29	ماتحت کے بارے میں پوچھا جائیگا	61
جھانجھن سے مراد کون سا زیور ہے؟	5	مرد کا آزاد عورت اجنبیہ کو دیکھنا	29	چھوٹے بھائی کی انفرادی کوشش	62
ہر گھنگرو کے ساتھ شیطان ہوتا ہے	6	چہرہ دیکھنے کی اجازت کی صورت		دَیُّوث کی تعریف	64
جھانجھ والے گھر میں فرشتے نہیں آتے	6	میں کان اور گردن دیکھنے کا مسئلہ	31	اگر عورت نافرمانی کرے تو......؟	67
زیور کی آواز کا حکم	8	بے پردگی سے توبہ	31	کیا منہ بولے بھائی بہن کا پردہ ہے؟	67
عورت کا شوہر کیلئے زیور پہننا	9	جس سے نکاح کرنا ہے اُس کو دیکھنا	34	لے پالک بچے کا حکم	68
شہنشاہِ مدینہ کا دیدار نصیب ہوگیا	10	اگر دیکھنا ممکن نہ ہو تو کیا کرنا چاہئے	35	بچی گود لینا کیسا؟	69
ستر کے بارے میں سوال جواب	12	عورت کا مرد سے علاج کروانا	36	لے پالک سے پردہ جائز ہونے کی صورت	70
ستر کسے کہتے ہیں؟	12	گھر کا درد اور مدنی قافلہ	37	لڑکا کب بالغ ہوتا ہے؟	71
مرد کا ستر کہاں سے کہاں تک ہے؟	13	عورتوں کے کپڑوں کی طرف مرد کا دیکھنا	39	لڑکی کب بالغہ ہوتی ہے؟	72
حاجی صاحبان اور نیکر پوش	14	دامن کا دھاگہ	41	کتنی عمر کے لڑکے سے پردہ ہے؟	72
عورت کا ستر	15	گھر سے باہر نکلنے کی احتیاطیں	42	کافرہ عورت سے پردہ	73
نماز میں تھوڑا سا ستر کھلا ہو تو......؟	16	عورت کا کس کس سے پردہ ہے؟	44	اعلیٰ حضرت کا فتویٰ	76
میں نماز نہیں پڑھتی تھی	17	محارم کی قسمیں	44	فاجرہ عورت سے پردہ	77
دل خوش کرنے کی فضیلت	19	دودھ کے رشتے میں پردہ کرنا مناسب ہے	45	میری زندگی کا مقصد	78
ستر کی قسم دُوُم کے چار حصے	20	نسبی محارم میں کون کون شامل ہیں؟	46	883 اجتماعات	80
مرد کا مرد کیلئے ستر	21	بعض سسر پُر خطر ہوتے ہیں	47	مدنی انعامات کس کے لیے کتنے؟	81
بچے کا ستر	22	دیور بھابھی کا پردہ	48	عاملینِ مدنی انعامات کے لئے بشارتِ عظمیٰ	82
بہت چھوٹے بچے کی ران کو چھونا کیسا؟	22	سسرال میں کس طرح پردہ کرے؟	50	کیا اُستاد سے بھی پردہ ہے؟	83
امرد کو دیکھنے کا حکم	23	پردہ دار کے لئے آزمائش	52	پیر اور مریدنی کا پردہ	84
عورت کا عورت کیلئے ستر	24	آسیہ کی دردناک آزمائش	55	عورت نامحرم پیر کا ہاتھ نہیں چوم سکتی	84
عورت کا اجنبی مرد کو دیکھنا	24	مرحومہ امی جان نے مدنی کام		غیر عورتوں سے ہاتھ ملانے کا عذاب	85

Marfat.com

عنوان	صفحہ
عورت کا قرآن سیکھنے کیلئے گھر سے نکلنا	86
استقامت کا پھل	86
ہر بات پر ایک سال کی عبادت کا ثواب	88
عورت کا پیر سے علم حاصل کرنا	89
عورت پیر سے بات چیت کرے یا نہ؟	90
پیر اور مُریدنی کی فون پر بات چیت	90
عورت کے لئے فون وصول کرنے کا طریقہ؟	91
بدنصیب عابد اور جوان لڑکی	93
شہوت پرستی کفر تک لے گئی	97
عالم زادی اگر بے پردہ ہو تو؟	98
عالم باپ کا دردناک انجام	98
عورت عُمرہ کرے یا نہ کرے؟	100
اُمُّ المؤمنین عمر بھر گھر سے باہر نہ نکلیں	102
عورت کو مسجد کی حاضری منع ہونے کی وجہ	103
15 دن کے بعد جب قبر کھلی	107
خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے	109
دنیا نیت آگے نکل چکی ہے!	111
شوہر باہر نہ نکلنے دے تو......؟	111
7 فرامین مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم	113
میاں کا حق زیادہ یا ماں باپ کا؟	115
شوہر پر بیوی کے حقوق	117
گھر اَمن کا گہوارہ کیسے بنے؟	118
دو فرامین مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم	119
نمک زیادہ ڈالدیا	120
بیوی کیلئے جنت کی بشارت	121
اسلامی بہنوں کا مدنی سہرا	122
اچھی نیت کی برکت سے گمشدہ مال مل گیا	124
اچھی نیت کے فضائل	126
گمشدہ چیز ملنے کے لیے چار اوراد	127
خوفِ خدا کے سبب عورت کا نکاح سے باز رہنا کیسا؟	127
کیا نکاح نہ کرکے عورت گنہگار ہوگی	129
بے اذنِ شوہر گھر سے نکلنے کا وبال	130
نتھنوں کا خون پیپ چاٹنے تب بھی	131
میں کبھی شادی نہ کروں گی	132
میکے والے مختار ہیں	134
شوہر بے پردگی کا حکم دے تو......؟	135
بچوں کا پہلا مکتب ماں کی گود ہے	136
دو فرامین مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم	137
عورت شوہر سے علم حاصل کرے	137
عورت کا عالمہ کے پاس جاکر پڑھنا	139
علم سیکھنے کا ذریعہ سنّتوں بھرے اجتماعات بھی ہیں	140
زیارتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم	141
آقا اُمت کی حالت سے باخبر رہتے ہیں	143
اجازت کے بغیر اجتماع کیلئے گھر سے نکلنا	144
مرد کے پاس عورت کا پڑھنا	145
عورت عالم کا بیان سننے کیلئے نکل سکتی ہے یا نہیں؟	146
جنت میں لے جانے والے اعمال	147
دعوتِ اسلامی کا 99% کام انفرادی کوشش سے ہے	149
خطرناک زہریلا سانپ	151
کیا پردہ ترقّی میں رُکاوٹ ہے؟	152
حقیقت میں کامیاب کون؟	154
جہنّم میں عورتوں کی کثرت	155
بے غیرتی کی انتہا	156
ستّر ہزار حرامی بچے	158
چادر اور چاردیواری کی تعلیم کس نے دی؟	159
عورت کی مُلازمت کے بارے میں سُوال جواب	160
گھر میں کام والی رکھ سکتے ہیں یا نہیں؟	161
ایئر ہوسٹس کی نوکری کرنا کیسا؟	162
مرد کا ایئر ہوسٹس سے خدمت لینا کیسا؟	162
عورت کا تنہا سفر کرنا کیسا؟	163
عورت کا ہوائی جہاز میں تنہا سفر کرنا کیسا؟	165
عورت کا بغرضِ علاج گلی میں ٹہلنا کیسا؟	167
ہم اب صرف مدنی چینل دیکھتے ہیں	167
نماز بُرائیوں سے بچاتی ہے	168
اِتباعِ نبوی میں خشک ٹہنی ہلائی	169
کیا عورت ڈاکٹر کے پاس جاسکتی ہے	171
عورت کا مرد سے انجکشن لگوانا	171
مرد کا نرس سے انجکشن لگوانا	171
سر میں لوہے کی کیل	172
نرس کی نوکری کرنا کیسا؟	172
زخمیوں کی خدمات اور صحابیات	172
نرس کی نوکری کے جواز کی ایک صورت	173
ابو کو بیرونِ ملک نوکری مل گئی	174
مخلوط تعلیم کا شرعی حکم	176
عورت اور کالج	176
پردہ نشین لڑکی کی شادی نہیں ہوتی	177
حُکّام کی مُلازمت	178
آزمائش میں نہ ڈریں	179
ناول پڑھنا کیسا؟	179

Marfat.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
میں فیشن ایبل تھی	182	حالتِ احرام میں بھی چہرے کا پردہ	210	جنّت کی بھی کیا شان ہے!	242
مسکرا کر بات کرنا سنّت ہے	183	انصاریات کی سیاہ چادریں	211	اسلامی بہن اور نیکی کی دعوت	243
کیا آج کل پردہ ضروری نہیں؟	185	تہبند پھاڑ کر دوپٹے بنالیئے	212	آواز کیسے کھلی!	244
آپ تو گھر کے آدمی ہیں؟	185	پردے کی احتیاط! سُبحٰن اللہ!!	212	اسلامی بہنوں کا مدنی مشورہ	247
مرد کے ہاتھ سے چوڑیاں پہننا	186	دوپٹے باریک نہ ہوں	213	دورانِ عدت سنتیں سیکھنے کیلئے نکلنا کیسا؟	247
پردہ کرنے میں معاشرے سے ڈر لگتا ہے	187	باریک دوپٹہ پھاڑ دیا	214	اسلامی بہنوں کا اجتماع کرنا کیسا؟	247
حکایت	187	عہدِ رسالت میں حجاب آزاد مسلمان		غیر عالم کو بیان کرنا حرام ہے	249
کیا گھر میں میت ہوجائے تب بھی		عورت کی علامت تھا	215	عالم کی تعریف	250
پردہ ضروری ہے؟	188	ہر حال میں پردہ	216	غیر عالم کے بیان کا طریقہ	251
بیٹا کھویا ہے حیا نہیں کھوئی	189	بیوی گھر سے باہر نکلی ہی کیوں!	217	مُبلّغین کیلئے اہم ہدایت	252
بیٹی کے گلے کا درد دور ہوگیا	190	عورت کو چھیڑا تو جنگ چھڑ گئی	217	اسلامی بہنیں نعتیں پڑھیں یا نہیں؟	254
غیر محرم سے تعزیت کرسکتے ہیں یا نہیں؟	191	عورت اور شاپنگ سینٹر	219	اسلامی بہنیں مائیک استعمال نہ کریں	254
غیر محرم کی عیادت کرنا کیسا؟	191	عورت کو گھر میں قید رکھو!	219	عورت کے راگ کی آواز	255
زچگی کے متعلق سوال و جواب	192	سودا سلف مرد ہی لائیں	220	میری آواز کانپتی تھی	257
کافر دائی سے زچگی کروانے کا مسئلہ	192	عورت کے ٹیکسی میں بیٹھنے کے		برآمدے سے ایک دوسری کو پکارنا کیسا؟	259
کیا دل کا پردہ کافی ہے؟	193	بارے میں سوال جواب	222	بچوں کو ڈانٹنے کی آواز	260
ذہنی مریض تندرست ہوگیا	195	گھر کے نوکر سے عورت کی بے تکلفی کا حکم	227	عورت نعتوں کی وڈیو کیسٹ دیکھے یا نہیں؟	261
پردہ کرنے میں جھجک ہوتی ہو تو…	198	اسلامی بہن اور راہِ خدا میں سفر	228	عورت نعتوں کی کیسٹ سنے یا نہیں؟	261
بی بی فاطمہ کے کفن کا بھی پردہ!	199	مدنی قافلوں کی 6 بہاریں	229	اسلامی بہنیں نعت خوانوں کی کیسٹیں نہ سنیں	262
بی بی فاطمہ کا پُل صراط پر بھی پردہ	201	گُردے کا درد دور ہوگیا	231	کیا اسلامی بہنیں مرحوم نعت خوان	
ملنساری کی برکتیں	202	مفلوج کی ہاتھوں ہاتھ شفا پائی	232	کی نعتیں سن سکتی ہیں؟	263
عورات کی مزارات پر حاضری	204	بلڈ پریشر کی مریضہ تندرست ہوگئی	233	مجھے مدنی چینل نے مدنی برقع پہنا دیا!	264
عورت جنّت البقیع میں حاضری دے یا نہیں؟	205	100 گھروں سے بلائیں دور	234	اسلامی بہنوں کے مدنی چینل دیکھنے کا	
عورت کی روضۂ رسول پر حاضری	206	سکون کی نیند	235	شرعی مسئلہ	265
عورت مدینے میں نماز پڑھ سکتی ہے یا نہیں	209	گردن کا درد کافور ہوگیا	237	عورت عامل کے پاس جائے یا نہیں؟	267
عورت مسجدِ نبوی میں اعتکاف کرے یا نہ کرے؟	209	نابینا بچے کی حیرت انگیز حکایت	238	عورت کا میک اپ کرنا کیسا؟	268
صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے پردے		مجھے قے ہوجاتی تھی	240	لباس کے باوجود ننگی	268
کی کیفیات	210	سونے کا گمشدہ بُندا مل گیا	241	دکھاوے کیلئے زیورات پہننا	270

Marfat.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
عورت خوشبو لگائے یا نہ؟	271	ایک ہیجڑے کی مغفرت کی حکایت	294	تین جوان بہنوں کی اجتماعی خودکشی	323
عورت خوشبو لگا کر باہر نہ نکلے	272	دلہن کے قدموں کا دھوون چھڑکنا کیسا؟	295	ناکامانِ عشق کی خودکشیاں	324
خوشبو لگانے والی عورت کی حکایت	272	نظر کے بارے میں سوال جواب	296	عشق مجازی سے بچنے کا طریقہ	324
پرکشش برقع	273	4 احادیث مبارکہ	297	شادی کتنی عمر میں ہونی چاہیے؟	325
مدنی برقع	274	نظر پھیر لو	297	جن اگر عورت پر عاشق ہو جائے تو؟	327
اسلامی بہنوں کو تنبیہ	275	جان بوجھ کر نظر مت ڈالو	297	جن اگر عورت کو زبردستی تحفہ دے تو؟	328
محلے میں برقع کھول دینا کیسا؟	276	نظر کی حفاظت کی فضیلت	298	عاشق و معشوق کے تحفے کا حکم شرعی	328
مدنی برقعے میں گرمی لگتی ہو تو......؟	276	ابلیس کا زہریلا تیر	298	ناجائز تحفے لوٹانے کا طریقہ	329
آقا چلتے ہوئے صحرا میں	277	آنکھوں میں آگ بھر دی جائے گی	298	امرد کو تحفہ دینا کیسا؟	330
بالوں کے بارے میں سوال جواب	278	آگ کی سلائی	299	عورت نامحرم کو تحفہ دے سکتی ہے یا نہیں؟	330
بالوں کے بارے میں احتیاطیں	279	نظروں میں شہوت کا بیج بوتی ہے	299	زلیخا کی داستان	334
عورت کا سر منڈوانا	279	عورت کی چادر بھی مت دیکھو	300	عاشقانِ نادان کارڈ ہوگیا!	337
عورت کا مردانہ بال کٹوانا	280	بدنگاہی کر بیٹھے تو کیا کرے؟	300	برقع پوش اعرابیہ	339
وہ کفن پھاڑ کر اٹھ بیٹھی	280	گناہ دھلانے کا نسخہ	301	عشق بازی سے پیچھا چھڑانے کا	
کمزور بہانے	281	توبہ کے ارادے سے گناہ کرنا کفر ہے	302	روحانی علاج	343
عورت کا درزی کو ناپ دینا کیسا؟	283	ایک آنکھ والا آدمی	302	عبد اللہ بن مبارک کی توبہ کا سبب	343
بھائی اور بھابھی کی انفرادی کوشش	284	میں گناہوں کی دلدل سے نکل آئی	306	سانپ مگس رانی کر رہا تھا	345
گھر والوں کی اصلاح کیجئے	285	دعا کے فضائل	308	خوش نصیب عابد کی ثابت قدمی	345
اہل خانہ کو دوزخ سے کیسے بچائیں	286	کسی کے گھر میں مت جھانکئے	310	انبیائے کرام پر بھی امتحانات آئے	350
ہیجڑے سے بھی پردہ	287	آنکھ پھوڑ ڈالنے کا اختیار	310	عشق مجازی نے تباہی مچائی ہے	353
مُخَنَّث کسے کہتے ہیں؟	287	گفتگو میں نگاہ کہاں ہو؟	312	عاشقوں کے جذبات کے سات	
ہیجڑا پن سے بچنے کی تاکید	288	نگاہِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کی ادائیں	312	حیا سوز کلمات	354
نقلی ہیجڑا	288	جشنِ ولادت کی برکت سے میری		عاشقات کے جذبات کے 12 حیا سوز کلمات	355
جو مخنث نہ ہو اس کو ہیجڑا کہہ کر پکارنا کیسا؟	289	زندگی بدل گئی	314	عشق میں ہونے والی شادیوں	
مُخَنَّث کو ہیجڑا کہہ کر بلانا	290	جشنِ ولادت دیکھ کر قبولِ اسلام	316	کے بارے میں سوال جواب	357
ہیجڑوں کا کردار	290	عشق مجازی کے متعلق سوال جواب	318	کورٹ کی شادی	357
تیسری جنس یعنی خُنثٰی کے بارے میں		عاشق و معشوق شادی کر سکتے ہیں یا نہیں؟	320	خلع کسے کہتے ہیں؟	360
اہم معلومات	292	غیر شرعی عشق مجازی کی تباہ کاریاں	321	خلع کی تمام شرائط کی وضاحت	361

Marfat.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
نسب کا بیان	361	دیانت میں کفو ہونا	373	عیب چھپاؤ جنت میں جاؤ!	389
عجمی لڑکا اور عربی لڑکی	362	فاسق اور بنتِ متقی	374	عیب کھولنے کا عذاب	390
عالم کی ایک بہت بڑی فضیلت	363	مال میں کفائت (یعنی کفو ہونا)	375	جادو ٹونہ کروانے کا الزام	391
میمن اور سیدہ کا کورٹ میرج	365	کفو سے متعلق متفرقات	375	بہتان کا عذاب	391
سید زادے اور میمن لڑکی کا کورٹ میرج	366	دوسرے کو باپ بنالینا	378	توبہ کے تقاضے پورے کیجئے!	393
غیر سید اور سیدہ کا نکاح	369	شادی کارڈ میں باپ کا نام غلط ڈالنا	379	بدگمانی کے بارے میں سوال جواب	394
اسلام میں کفو ہونا	370	میاں بیوی کا ایک دوسرے پر شک کرنا کیسا؟	384	رونے والے پر بدگمانی کا نقصان	395
مسلمان لڑکی کا نومسلم سے نکاح	370	کسی کو رنڈی کہنا کیسا؟	386	میاں بیوی کے غسلِ میت کے بارے میں سوال جواب	396
پیشے (کام دھندے) میں کفو ہونا	371	گالی کی دُنیوی سزا	386		
تاجر زادی اور حجام زادہ	372	شک کی بناء پر الزام مت لگایئے	388		
حجام اور موچی کا آپس میں کفو ہونا	372	لوہے کے 80 کوڑے	389		

موت کی یاد میں بھوکی رہنے والی خاتون

حضرت سیدتنا مُعاذہ عَدَوِیَّہ رحمۃ اللہ علیہا روزانہ صبح کے وقت فرماتیں: (شاید) یہ وہ دن ہے جس میں مجھے مرنا ہے۔ پھر شام تک کچھ نہ کھاتیں پھر جب رات ہوتی تو کہتیں: (شاید) یہ وہ رات ہے جس میں مجھے مرنا ہے۔ پھر صبح تک نماز پڑھتی رہتیں۔ (اِحیاءُ العُلوم ج ٥ ص ١٥١)

اللہُ رَبُّ الْعِزّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔ امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

مرا دل کانپ اٹھتا ہے کلیجہ منہ کو آتا ہے
کرم یا رب اندھیرا قبر کا جب یاد آتا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

پردے کے بارے میں سُوال جواب

شیطان لاکھ سُستی دلائے یہ کتاب (409 صفحات) مکمّل پڑھ لیجئے

اِن شاءَ اللّٰہ عزَّوَجلَّ معلومات کا خزانہ لاجواب ہاتھ آجائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرت اُبَـی بن کَعْب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ میں (سارے وِرد، وظیفے، دُعائیں چھوڑ دوں گا اور) اپنا سارا وقت **دُرُود خوانی** میں صَرف کرونگا۔ تو **سرکارِ مدینہ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''یہ تمہاری فِکروں کو دُور کرنے کے لئے کافی ہوگا اور تمہارے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔''

(سُنَنُ التِّرمِذِی ج٤ص٢٠٧حدیث ٢٤٦٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہر درد کی دوا ہے صلِّ علٰی محمد　　تعویذِ ہر بلا ہے صلِّ علٰی محمد

عورت کا لفظی معنیٰ

سُوال: عورت کے لفظی معنیٰ کیا ہیں؟

Marfat.com

جواب: عورت کے لُغوی معنیٰ ہیں **''چُھپانے کی چیز۔''** اللہ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ: عورت، ''عورت'' (یعنی چُھپانے کی چیز) ہے جب وہ نکلتی ہے تو اُسے شیطان جھانک کر دیکھتا ہے۔ (یعنی اُسے دیکھنا شیطانی کام ہے) (سُنَنُ التِّرمِذِی ج۲ ص ۳۹۲ حدیث۱۱۷۶)

کیا آج کل بھی پردہ ضروری ہے؟

سُوال: کیا پردہ اِس دَور میں بھی ضَروری ہے؟

جواب: جی ہاں۔ چند باتیں اگر پیشِ نظر رہیں تو ان شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ پردے کے مسائل سمجھنے میں آسانی رہے گی۔ پارہ 22 سورۃُ الاحزاب کی آیت نمبر 33 میں پردے کا حکم دیتے ہوئے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کا ارشادِ نُور بار ہے:

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى (پ ۲۲ الاحزاب ۳۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیّت کی بے پردَگی۔

خلیفۂ اعلیٰ حضرت صدرُالافاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم

Marfat.com

الدّین مُراد آبادی علیہ رحمۃ الھادی اسکے تحت فرماتے ہیں: "اگلی جاہلیت سے مُراد قبلِ اسلام کا زمانہ ہے، اُس زمانہ میں عورتیں اِتراتی نکلتی تھیں، اپنی زِینت ومحاسن (یعنی بناؤ سنگھار اور جسم کی خوبیاں مثلاً سینے کے اُبھار وغیرہ) کا اظہار کرتی تھیں کہ غیر مرد دیکھیں۔ لباس ایسے پہنتی تھیں، جن سے جسم کے اَعضاء اچھی طرح نہ ڈھکیں۔" (خزائن العرفان ص ۶۷۳) افسوس! موجودہ دَور میں بھی زمانۂ جاہلیّت والی بے پردگی پائی جارہی ہے۔ یقیناً جیسے اُس زمانہ میں **پردہ** ضَروری تھا وَیسا ہی اب بھی ہے۔

زمانۂ جاہلیّت کی مُدّت کتنی؟

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مُفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: کاش اِس آیت سے موجودہ مُسلِم عورتیں عبرت پکڑیں۔ یہ عورتیں اُن **اُمَّہاتُ الْمُؤْمِنِین** رضی اللہ تعالٰی عنہن سے بڑھ کر نہیں۔ صاحِبِ **رُوحُ الْبَیان** علیہ رحمۃ الحنّان نے فرمایا کہ حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام وطوفانِ سیِّدُنا نُوح عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے درمیان کا زمانہ **جاہلیّتِ اُولیٰ** کہلاتا ہے جو بارہ سو بہتر

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

(1272) سال ہے اور عیسیٰ علیہ السلام اور حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کے درمیان کا زمانہ **جاہلیّتِ اُخریٰ** ہے جو تقریباً چھ سو (600) برس ہے۔ وَاللّٰهُ وَ رسولُهٗ اَعلم عزّوجلّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم

(نورُ العرفان ص ۶۷۳، روحُ البیان ج۷ ص ۱۷۰)

بے پردگی کا وبال

سوال: بے پردگی کا کیا وبال ہے؟

جواب: عورت کی بے پردگی مُوجبِ غضبِ الٰہی اور سببِ تباہی ہے۔ اس سُوال کا جواب پارہ 18 سورۂ نُور کی آیت نمبر 31 کے اِس حصّے کی تفسیر میں مُلاحظہ ہو چُنانچہ اِرشادِ الٰہی ہوتا ہے:

وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ

ترجَمۂ کنزُ الایمان: اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چُھپا ہوا سِنگار۔

(پ ۱۸ النور ۳۱)

بیان کردہ آیتِ مبارکہ کے تحت مُفسّرِ قرآن، خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضل حضرتِ علّامہ مولانا سیّد **محمد نعیم الدّین مُرادآبادی** علیہ رحمۃُ الہادی فرماتے ہیں: یعنی عورتیں گھر کے اندر چلنے پھرنے میں بھی

Marfat.com

پاؤں اِس قدر آہستہ رکھیں کہ ان کے زیور کی جھنکار نہ سُنی جائے۔ **مسئلہ:** اِسی لئے چاہئے کہ عورتیں باجے دار **جھانجھن** نہ پہنیں۔ حدیث شریف میں ہے: "اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس قوم کی دُعا نہیں قبول فرماتا جن کی عورتیں **جھانجھن** پہنتی ہوں۔" (تفسیرات احمدیہ ص ٥٦٥) **اس سے سمجھنا چاہئے کہ جب زیور کی آواز عَدَمِ قبولِ دُعا** (یعنی دعا قبول نہ ہونے) **کا سبب ہے تو خاص عورت کی (اپنی) آواز** (کا بلا اجازتِ شرعی غیر مردوں تک پہنچنا) **اور اسکی بے پردگی کیسی مُوجبِ غضبِ الٰہی** (عزوجل) **ہوگی، پردے کی طرف سے بے پروائی تباہی کا سبب ہے۔** (خزائن العرفان ص ٥٦٦)

جھانجھن سے مراد کون سا زیور ہے؟

سوال: حدیث میں جس باجے دار جھانجھن پہننے کی مُمانعت کی گئی اس سے کونسا زیور مُراد ہے؟

جواب: اس سے گھنگرو والا زیور مُراد ہے۔ ایسے زیور پہننے والیوں سے مُتعلِق ایک حدیث میں ارشاد ہوتا ہے: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ باجے دار جھانجن کی آواز کو ایسے ہی ناپسند فرماتا ہے جس طرح غناء کی آواز کو

Marfat.com

ناپسند فرماتا ہے اور اس کا حشر جو ایسے زیور پہنتی ہو ویسا ہی کرے گا جیسا کہ مزامیر والوں کا ہوگا، کوئی عورت **باجے دار جھانجن** نہیں پہنتی مگر یہ کہ اس پر لعنت برستی ہے۔ (کنزُ العُمّال ج ١٦ ص ١٦٤ رقم ٤٥٠٦٣)

ہر گھنگرو کے ساتھ شیطان ہوتا ہے

حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے یہاں کی لونڈی حضرت زُبیر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی لڑکی کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لائی اور اس کے پاؤں میں **گھنگرو** تھے۔ حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں کاٹ دیا اور فرمایا کہ میں نے رسولُ اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم سے سنا ہے کہ ہر گھنگرو کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔ (سُنَنُ اَبِی دَاوٗد ج ٤ ص ١٢٤ حدیث ٤٢٣٠)

جھانج والے گھر میں فِرشتے نہیں آتے

حضرتِ سَیِّدَتُنا بُنانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ اُمّ المُؤمِنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھیں کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں ایک بچّی لائی گئی جس پر **جھانجن** تھے جو آواز کر رہے تھے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بولیں کہ اسے میرے پاس ہرگز

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

نہ لاؤ مگر اس صورت میں کہ اس کے **جھانجن** توڑ دیئے جائیں میں نے رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے سنا کہ اُس گھر میں فِرِشتے نہیں آتے جس میں **جھانج** ہو۔

(سُنَنُ اَبِی دَاوٗد ج۴ ص۱۲۵ حدیث ۴۲۳۱)

اس باب کی اَحادیثِ مُبارکہ کے تحت **مُفسّر** شہیر **حکیمُ الْاُمَّت** حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان فرماتے ہیں: ''اَجْراس جمع جَرَس کی بمعنی جَلاجَل یعنی **گھنگرو** اور اس جیسی آواز دینے والی چیز، اُونٹ کے گلے میں **گھنگروں** اور باز (نامی پرندے) کے پاؤں کے چھلّوں کو بھی اَجْراس یا جَلاجَل کہتے ہیں۔ ہمارے ہندوستان میں بھی پہلے عورتوں میں جھانجن کا رواج تھا۔'' حدیثِ عائشہ رضی تعالیٰ اللہ عنہا میں جو **جھانجن** توڑ دینے کا ذکر ہے اُس کی شرح کرتے ہوئے مفتی صاحِب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''اِس طرح (توڑ دیں) کہ ان کے اندر کے کنکر نکال دیئے جائیں یا اس طرح کہ اسکے **گھنگرو** الگ کر دیئے جائیں یا اس طرح کہ خود **جھانجن** ہی توڑ دیئے جائیں غرضیکہ ان میں آواز نہ رہے۔ (مراٰۃ المناجیح ج۶ ص۱۳۶)

Marfat.com

زیور کی آواز کا حکم

سوال: کیا عورت کیلئے آواز والا زیور پہننا بالکل منع ہے؟

جواب: نہیں ایسا ہرگز نہیں، میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرحمٰن فتاوٰی رضویہ جلد 22 صفحہ 127 اور 128 پر فرماتے ہیں: بلکہ عورت کا باوصفِ قدرت بالکل بے زیور رہنا مکروہ ہے کہ مردوں سے تَشَبُّہ (مشابہت) ہے۔ مزید فرماتے ہیں: حدیث میں ہے: رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا ''یَا عَلِیُّ مُرْ نِسَاءَ کَ لَا یُصَلِّیْنَ عُطُلًا'' ترجمہ: اے علی! اپنے گھر کی خواتین کو حکم دو کہ زیور کے بغیر نماز نہ پڑھیں۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط لِلطَّبَرانِی ج٤ ص٢٦٢ حدیث ٥٩٢٩)

اُمُّ المؤمنین حضرت صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا عورت کا بے زیور نماز پڑھنا مکروہ (یعنی ناپسندیدہ) جانتیں اور فرماتیں کچھ نہ پائے تو ایک ڈورا ہی گلے میں باندھ لے۔ (اَلسُّنَنُ الْکُبریٰ لِلْبَیْہَقِی ج٢ ص ٣٣٢ رقم ٣٢٦٧) **اعلیٰ حضرت** رحمۃ تعالٰی اللہ علیہ بجنے والے زیور کے استعمال کے مُتَعَلِّق ارشاد فرماتے ہیں: بجنے والا زیور عورت کے لئے اس حالت میں جائز ہے

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

کہ نامحرموں مَثَلاً خالہ ماموں چچا پھوپھی کے بیٹوں، جیٹھ، دَیور، بہنوئی کے سامنے نہ آتی ہو نہ اس کے زیور کی جھنکار (یعنی بجنے کی آواز) نامحرم تک پہنچے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنا سنگار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر...الخ (پ ۱۸، النور: ۳۱) اور فرماتا ہے:

وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ط ترجمۂ کنزالایمان: زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگار (پ ۱۸، النور: ۳۱) **فائدہ:** یہ آیتِ کریمہ جس طرح نامحرم کو گہنے (یعنی زیور) کی آواز پہنچنا منع فرماتی ہے یونہی جب آواز نہ پہنچے (تو) اس کا پہننا عورتوں کے لئے جائز بتاتی ہے کہ دھمک کر پاؤں رکھنے کو منع فرمایا نہ کہ پہننے کو۔ (فتاوی رضویہ ج ۲۲ ص ۱۲۷۔۱۲۸ مُلَخَّصاً)

عورت کا شوہر کیلئے زیور پہننا

سوال: عورتوں کا اپنے شوہر کی رِضامندی کیلئے زیور پہننا کیسا؟

جواب: کارِثواب ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: عورت کا اپنے شوہر کے

Marfat.com

لئے گہنا (زیور) پہننا، بناؤ سنگار کرنا باعثِ اجرِ عظیم اور اس کے حق میں نمازِ نفل سے افضل ہے، بعض صالحات (یعنی نیک بیبیاں) کہ خود اور اُن کے شوہر دونوں اولیاءِ کرام سے تھے ہر شب بعدِ نمازِ عشاء پورا سنگار کر کے دُلھن بن کر اپنے شوہر کے پاس آتیں اگر انھیں اپنی طرف حاجت پاتیں حاضِر رہتیں ورنہ زیور ولباس اتار کر مُصلّے بچھاتیں اور نماز میں مشغول ہو جاتیں۔ اور دُلھن کو سجانا تو سنّتِ قدیمہ اور بہُت احادیث سے ثابت ہے بلکہ کنواری لڑکیوں کو زیور ولباس سے آراستہ رکھنا کہ ان کی منگنیاں آئیں، یہ بھی سنّت ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص ۱۲۶) مگر یاد رہے! بناؤ سنگھار گھر کی چار دیواری میں وہ بھی صِرف مَحارِم کے سامنے ہو، انکو بنا سنوار کر غیر مردوں کے سامنے بے پردہ لئے لئے پھرنا حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔

شَہَنشاہِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دیدار نصیب ہوگیا

اسلامی بہنو! شرعی پردے کے تعلُّق سے استِقامت پانے کیلئے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہئے۔ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام بھی کرتی

Marfat.com

رہیے اور **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافلوں** کی مُسافِرہ بننے کی سعادت بھی حاصِل فرماتی رہیے۔(1) اگر کوئی پوچھے کہ مَدَنی قافلوں میں کیا ملتا ہے؟ تو میں کہوں گا کہ مَدَنی قافِلوں میں کیا نہیں ملتا! اِس **مَدَنی بہار** کو مُلاحَظہ فرمایئے اور عشقِ رسول سے لبریز دل کا فیصلہ مَدَنی بہار کے اختتام پر دیئے ہوئے شعر پر سُبحٰن اللّٰہ کہہ کر مُہرِ تصدیق لگا کر دیجئے۔ چُنانچہ حیدر آباد (بابُ الاسلام سندھ) کی ایک اسلامی بہن کا بیان کچھ یوں ہے کہ ہمارے علاقے میں دعوتِ اسلامی کی **اسلامی بہنوں کا ایک مَدَنی قافِلہ** تشریف لایا۔ دوسرے دن علاقائی دورہ برائے **نیکی کی دعوت** کے بعد ہونے والے سنّتوں بھرے بیان میں مجھے بھی شرکت کی سعادت ملی، بیان کے بعد جب صلوٰۃ وسلام کے یہ اَشعار پڑھے گئے، "**اے شہنشاہِ مدینہ الصّلوٰۃ والسلام**" تو اَلحمدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے جاگتی

---

(1) اسلامی بہنوں کے مَدَنی قافِلے کی ہر مُسافِرہ کے ساتھ اُس کے بچّوں کے ابّو یا قابلِ اِعتماد مَحرم کا ساتھ ہونا لازِمی ہے نیز ذمّے داران کو اپنی مرضی سے مَدَنی قافِلے سفر کروانے کی اجازت نہیں مَثَلاً پاکستان کی اسلامی بہنوں کے مَدَنی قافلے کے لیے "اسلامی بہنوں کی مجلس برائے پاکستان" کی منظوری ضروری ہے۔

آنکھوں سے دیکھا کہ شہنشاہِ مدینہ سُرورِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم پھولوں کا ہار پہنے وہاں تشریف لے آئے ہیں۔ اپنے غمخوار آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کو دیکھ کر میں خود پر قابو نہ رکھ سکی اور میری آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی۔ پھر وہ ایمان افروز منظر میری نگاہوں سے اوجھل ہو گیا یہاں تک کہ اجتماع اِختتام کو پہنچا۔

مل گئے وہ تو پھر کمی کیا ہے
دونوں عالَم کو پا لیا ہم نے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سِتْر کے بارے میں سُوال جواب

سِتْر کسے کہتے ہیں؟

سُوال: سِتْرِ عورت کسے کہتے ہیں؟

جواب: سِتْر کے لُغوی معنٰی ہیں چُھپانا، ڈھانپنا۔ جن اَعضاء کا چُھپانا ضَروری ہے ان کو **عورت** کہتے ہیں اور مجموعی طور پر چُھپانے کے اس عمل کو ''سِتْرِ عورت'' (یعنی پوشیدہ اَعضاء کا چھپانا) کہتے ہیں۔ ہمارے عُرف میں ان مخصوص اَعضاء کو بھی سِتْر کہتے ہیں جن کا چھپایا جانا

Marfat.com

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

ضَروری ہے۔دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت**'' جلد اوّل صَفْحَہ 479 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: **سِتْرِ عورت** (یعنی ستر چھپانا) ہر حال میں واجِب ہے خواہ نَماز میں ہو یا نہیں، تنہا ہو یا کسی کے سامنے۔ **بلا کسی غرضِ صحیح کے تنہائی میں بھی** (ستر) **کھولنا جائز نہیں** اور لوگوں کے سامنے یا نَماز میں تو **سِتْر** (چھپانا) بِالْاِجماع فرض ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ حصّہ ۳ ص ۴۷۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

سِتْر کے مُتَعَلِّق اَحکام کی دو اَقسام ہیں: ﴿1﴾ نَماز میں مرد و عورت کے لئے **سِتْر** کے احکام ﴿2﴾ غیرِ نَماز میں **سِتْر** کے احکام کہ کون کس کس کے جسم کے کون سے حصّے پر نظر کر سکتا ہے۔ پہلے **قسمِ اوّل** کی مختصراً تفصیل سوالاً جواباً ملاحظہ فرمائیے:

مَرْد کا سِتْر کہاں سے کہاں تک ہے؟

سُوال: مرد کے جسم کا کون سا حصّہ **سِتْر** ہے اور نَماز میں اس کیلئے **سِتْر** کے کیا

اَحکام ہیں؟

جواب صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: **مرد** کے لئے ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک (مِعْو) عورت ہے یعنی اس کا چھپانا فرض ہے۔ **ناف** اس میں داخل نہیں اور گھٹنے داخل ہیں۔ اس زمانے میں بُہتیرے ایسے ہیں کہ تہبند یا پاجامہ اس طرح پہنتے ہیں کہ پیڑُو (یعنی ناف کے نیچے) کا کچھ حصّہ کُھلا رہتا ہے اور اگر کُرتے وغیرہ سے اس طرح چُھپا ہو کہ جِلد (یعنی کھال) کی رنگت نہ چمکے تو خیر ورنہ **حرام** ہے اور نَماز میں **چوتھائی** کی مقدار کُھلا رہا تو نَماز نہ ہوگی اور بعض بے باک ایسے ہیں کہ لوگوں کے سامنے **گھٹنے** بلکہ **ران** تک کھولے رہتے ہیں یہ بھی **حرام** ہے اور اس کی عادت ہے تو **فاسق** ہیں۔ (ایضاً ص ۴۸۱)

حاجی صاحبان اور نیکر پوش

اِحرام پہننے والے بعض **حاجی** بھی بے احتیاطیاں کرتے ہیں اور ان کے **سِتْر** کے بعض حصّے جیسا کہ **ناف** کے نیچے کا کچھ حصّہ اور گھٹنے بلکہ رانوں کے بعض حصّے سب کے سامنے ظاہر ہوتے رہتے ہیں، ان

Marfat.com

کو **توبہ** کرنی اور آئندہ **اِحتیاط** کرنی لازمی ہے۔ نیز اس سے نیکر (KNICKERS) پہن کر مکمّل گھٹنے اور رانوں کا کچھ حصّہ کھلا رکھ کر گھومنے والے اَفراد بھی سبق حاصِل کریں اور اس سے **توبہ** کریں، نہ خود گنہگار ہوں نہ دوسروں کو **بدنگاہی** کی دعوت دیں۔ اگر کوئی **نیکر** پہنے ہوئے ہو تو دوسرے مسلمان کیلئے لازِم ہے کہ اُس کے کھلے ہوئے گھٹنوں اور رانوں کو دیکھنے سے اپنے آپ کو بچائے۔

عورت کا سِتْر

سوال: عورتوں کے **سِتْر** کے بارے میں بھی معلومات فراہم کر دیجئے اور یہ بھی بتا دیجئے کہ ان کو **نماز** میں کیا کیا چھپانا ہوگا۔

جواب: مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد 1 حصّہ ۳ صَفْحَہ 481 پر ہے: **آزاد عورتوں** (غلام ولونڈی کا دور ختم ہوا آج کل تمام عورتیں آزاد ہیں) اور خُنْثٰی مُشکِل (یعنی جس میں مرد وعورت دونوں کی علامتیں پائی جائیں اور یہ ثابت نہ ہو کہ مرد ہے یا عورت) کے لئے سارا بدن عورت (یعنی چھپانے کی جگہ) ہے۔ سوا مُنہ کی ٹکلی اور ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلوؤں کے، سَر کے لٹکتے ہوئے بال اور گردن اور کلائیاں بھی

عورت (یعنی چُھپانے کی چیز) ہیں (اور) ان کا چھپانا بھی فرض ہے۔ بعض عُلَماء نے پُشتِ دَست (یعنی ہتھیلی کی پیٹھ) اور (پاؤں کے) تلووں کو عورت (یعنی چھپانے کی چیز) میں داخل نہیں کیا۔'' اتنا باریک دوپٹا جس سے بال کی سیاہی (یعنی کالک) چمکے، عورت نے اوڑھ کر نَماز پڑھی نہ ہوگی جب تک اس پر کوئی ایسی چیز نہ اَوڑھے جس سے بال وغیرہ کا رنگ چُھپ جائے۔ (اَیضاً ص ٤٨٤)

نَماز میں تھوڑا سا سِتْر کُھلا ہو تو......؟

سُوال: اگر تھوڑا سا سِتر کُھلا رہ گیا تو کیا نَماز ہو جائے گی؟

جواب: صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: واضح رہے کہ جن اَعضاء کا سَتْر (یعنی چھپانا) فرض ہے ان میں کوئی عُضْو چوتھائی سے کم کُھل گیا نماز ہوگئی اور اگر چوتھائی عُضْو کھل گیا اور فوراً چھپالیا جب بھی ہوگئی اور اگر بقَدَرِ ایک رُکن یعنی تین مرتبہ سُبْحٰنَ اللّٰہ کہنے کے کھلا رہا یا بالقصد کھولا اگرچہ فوراً چُھپا لیا نَماز جاتی رہی۔ اگر چند اَعضاء میں کچھ کچھ کھلا رہا کہ ہر ایک اس عُضْو کی چوتھائی سے کم ہے مگر مجموعہ ان کا اُن کھلے

Marfat.com

ہوئے اَعضاء میں جو سب سے چھوٹا ہے اس کی چوتھائی کی برابر ہے نماز نہ ہوئی مَثَلاً عورت کے کان کا نواں حصہ اور پنڈلی کا نواں حصہ کھلا رہا تو مجموعہ دونوں کا کان کی چوتھائی کی قدر ضرور ہے (لہٰذا) نماز جاتی رہی۔'' (بہارِ شریعت ج۱ ص۴۸۱،۴۸۲)

میں نماز نہیں پڑھتی تھی

اِسلامی بہنو! دعوتِ اسلامی کی بَرَکتوں کے کیا کہنے! اس سنّتوں بھرے مَدَنی ماحول نے لاکھوں بے نَمازیوں کو نَمازی بنا دیا، ایسی ہی ایک مَدَنی بہار ملاحظہ کیجئے چنانچہ **پنجاب** (پاکستان) میں مُقیم اسلامی بہن کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میرے گھر کا ماحول یوں تو مذہبی تھا کہ میرے اَبُّو جان مسجد میں **مُؤَذِّن** اور بڑی بہن اور بھائی جان **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی ماحول** سے وابَستہ تھے، مگر میرا ذہن دُنیاوی لذّتوں میں بَدمَست اور نفس گناہوں پر دلیر تھا **نمازیں** قضا کر ڈالنا میری عادت تھی۔ ایک دن چند اسلامی بہنیں ہمارے گھر دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں بھرے **اِجتماع** کی دعوت دینے کے لئے تشریف لائیں۔ اُن کے مَحَبَّت بھرے انداز سے میرا دل پسیج گیا اور میں نے اِجتماع

میں شرکت کی نیّت کرلی۔ جب وہاں گئی تو ایک **مُبلِّغۂ دعوتِ اسلامی** نے **"بے نمازی کی سزائیں"** کے موضوع پر دِل ہلا دینے والا بیان کیا جسے سُن کر میں تھرّا اٹھی اور میں نے پکّی نیت کی کہ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آج کے بعد میری کوئی **نماز** قضا نہیں ہوگی۔ پھر ماہِ **ربیعُ النُّور** شریف کا موسِمِ بہار آیا تو میں اسلامی بہنوں کے **اِجتماعِ میلاد** میں شریک ہوئی جہاں ایک اسلامی بہن نے **"T.V. کی تباہ کاریاں"**(1) بیان کیں۔ اس بیان کو سُن کر میرے رُونگٹے کھڑے ہوگئے اور میری آنکھوں سے **آنسوؤں** کی جھڑی لگ گئی۔ وہ دن اور آج کا دن میں **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی ماحول** سے وابَستہ ہوکر اپنی اِصلاح کی کوششوں میں مصروف ہوں۔

آپ خود تشریف لائے اپنے بے کس کی طرف   "آہ" جب نکلی تڑپ کر بے کس و مجبور کی
آپ کے قدموں میں گر کر موت کی یا مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم   آرزو کب آئے گی بر بے کس و مجبور کی

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب !   صلَّی اللہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

---

(1) امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی آواز میں آڈیو کیسٹ اور وی سی ڈی اور اسی بیان کا رِسالہ مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً طلب کیجئے۔

مجلسِ مکتبۃ المدینہ

Marfat.com

دِل خوش کرنے کی فضیلت

اِسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ گھر گھر جا کی نیکی کی دعوت دینے کی بھی واقعی بڑی بَرَکتیں ہیں، ہوسکتا ہے آپ کی تھوڑی سی کوشش کسی کی تقدیر بدل کر رکھ دے اور وہ آخرت کی بہتریاں اکٹھی کرنے میں مصروف ہو جائے اور آپ کا بھی بیڑا پار ہو جائے۔ سوچئے تو سہی! آپ کی نیکی کی دعوت سُن کر جو اسلامی بہن مَدَنی ماحول سے مُنسلِک ہو جاتی ہوگی اُس کو کتنا سُکون ملتا ہوگا اور اُس کا دل کس قدر خوش ہو جاتا ہوگا! سُبْحٰنَ اللّٰہ! مسلمان کا دل خوش کرنا بھی بہُت بڑے ثواب کا کام ہے چُنانچِہ شَہَنْشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافِعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود و نَوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال، محبوبِ ذُوالْجلال عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ”جو شخص کسی مؤمن کے دِل میں خوشی داخل کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس خوشی سے ایک فِرِشتہ پیدا فرماتا ہے، جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت اور توحید بیان کرتا ہے۔ جب وہ بندہ اپنی قَبْر میں چلا جاتا ہے تو وہ فِرِشتہ اس کے پاس آ کر پوچھتا ہے: ”کیا تو مجھے

نہیں پہچانتا؟'' وہ کہتا ہے کہ تو کون ہے؟ تو وہ فِرِشتہ کہتا ہے کہ میں وہ خوشی کی شکل ہوں جسے تو نے فُلاں مسلمان کے دِل میں داخل کیا تھا، اب میں تیری وَحشت میں تیرا مُونِس ہوں گا اور سُوالات کے جوابات میں ثابِت قدم رکھوں گا اور روزِ قِیامت میں تیرے پاس آؤں گا اور تیرے لئے تیرے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سِفارِش کروں گا اور تجھے جنّت میں تیرا ٹھکانا دکھاؤں گا۔''

(اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب ج ۳ ص ۲۶۶ حدیث ۲۳)

تاج وتخت وحکومت مت دے، کثرتِ مال ودولت مت دے

اپنی خوشی کا دیدے مُژدہ، یااللہ عزوجل مری جھولی بھر دے

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علٰی محمّد

سِتْر کی قسمِ دُوُم کے چار حصّے

اب سِتْر کی دوسری قسم (یعنی علاوہ نماز کے سِتْر) کی تفصیلات سوالاً جواباً پیشِ خدمت ہیں۔ اِس کے اَحکام کی چار اقسام ہیں: (1) مرد کا مرد کے لئے سِتْر (2) عورت کا عورت کے لئے سِتْر (3) عورت کے لئے اجنبی مرد کا سِتْر (4) مرد کے لئے عورت کا سِتْر۔

Marfat.com

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرُود پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔

﴿۱﴾ مَرْد کا مرد کیلئے سِتْر

سُوال: مرد کا سِتْر کہاں سے کہاں تک ہے؟

جواب: مرد کا سِتْر ناف کے عَین نیچے سے لیکر گھٹنوں سَمیت ہے، ناف سِتْر میں شامل نہیں۔ صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: مَرد، مرد کے ہر اُس حصّۂ بدن کی طرف نظر کرسکتا ہے سواء ان اَعضاء کے جن کا سِتْر (یعنی چھپانا) ضَروری ہے وہ ناف کے نیچے سے گھٹنے کے نیچے تک ہے کہ اس حصّۂ بدن کا چھپانا فرض ہے۔ جن اَعضاء کا چُھپانا ضَروری ہے ان کو عَورَت کہتے ہیں کہ کسی کو گھٹنا کھولے ہوئے دیکھے تو مَنْع کرے اور ران کھولے ہوئے دیکھے تو سختی سے مَنْع کرے اور شرم گاہ کھولے ہوئے ہو تو اسے سزا دی جائے گی۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۸۵) یاد رہے! سزا دینا عوام کا نہیں حُکّام کا کام ہے۔ ضَرورتاً باپ اولاد پر، اُستاذ شاگرد پر، پیر مُرید پر سختی بھی کرسکتا ہے اور سزا بھی دے سکتا ہے۔ چُنانچِہ بہارِ شریعت جلد 1 صَفْحہ 482 پر ہے: اگر عورتِ غَلیظ (یعنی آگے اور پیچھے کے مخصوص حصّے) کھولے ہوئے ہے تو جو

مارنے پر قادِر ہو مَثَلاً باپ یا حاکم وہ مارے۔

بچّے کا سَتر

سُوال: کیا دودھ پیتے بچّے اور بچّی کے بھی گھٹنے اور رانیں وغیرہ چھپانا ضَروری ہیں؟

جواب: جی نہیں، **دودھ پیتا بچّہ** پورا ہی ننگا ہو تب بھی اس کی طرف نظر کرنے میں کوئی حَرَج نہیں۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 312 صَفحات پر مشتمل کتاب، "**بہارِ شریعت**" حصہ 16 صَفحہ 85 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولیٰنا مُفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: بہت چھوٹے بچّے کے لیے عورت نہیں یعنی اس کے بدن کے کسی حصہ کو چُھپانا فرض نہیں، پھر جب کچھ بڑا ہو گیا تو اس کے آگے پیچھے کا مقام چھپانا ضَروری ہے۔ پھر جب اور بڑا ہو جائے **دس برس** سے بڑا ہو جائے تو اس کے لیے **بالغ** کا سا حکم ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱۶ ص ۸۵)

بہُت چھوٹے بچّے کی ران کو چھونا کیسا؟

سُوال: بہُت چھوٹے بچّے کی **ران** کو چُھونا کیسا؟

جواب: چُھو سکتا ہے۔ ہاں اگر دیکھنے اور چُھونے سے شَہوت آتی ہو تو اب

Marfat.com

ایک دن کے بچّے کو بھی نہ دیکھ سکتا ہے نہ چُھو سکتا ہے۔ آج کل حالات بَہُت نازک ہو گئے ہیں معاذَ اللہ عزوجل دو یا تین سال کی بچّیوں کے ساتھ بھی گندے کام ہونے کی خبریں سنی گئی ہیں۔

اَمْرَد کو دیکھنے کا حکم

سوال: اَمرد کو دیکھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اَمْرَد کو دیکھنا جائز بھی ہے اور ناجائز بھی۔ اس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی فرماتے ہیں: لڑکا جب مُراہِق (یعنی دس برس کی عمر کے بعد بالغ ہونے کے قریب) ہو جائے اور وہ خوب صورت نہ ہو تو نظر کے بارے میں اس کا وُہی حکم ہے جو مرد کا ہے اور خوب صورت ہو تو عورت کا جو حکم ہے وہ اس کے لیے ہے یعنی شہوت کے ساتھ اس کی طرف نظر کرنا **حرام** ہے اور شہوت نہ ہو تو اس کی طرف نظر بھی کر سکتا ہے اور اس کے ساتھ تنہائی بھی جائز ہے۔ شہوت نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اسے یقین ہو کہ نظر کرنے سے شہوت نہ ہوگی اور اگر اس کا شُبہ بھی ہو تو ہرگز نظر نہ کرے بوسہ کی خواہش کا پیدا

Marfat.com

ہونا بھی شَہوت کی حد میں داخل ہے۔ (اَیضاً) (تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کامطبوعہ رسالہ ''امرد پسندی کی تباہ کاریاں'' کامُطالَعہ کیجئے)

﴿2﴾ عورت کا عورت کیلئے سِتر

سُوال: کیا عورت، عورت کے بدن کے ہر حصّے کو دیکھ سکتی ہے؟

جواب: جی نہیں۔ عورت کو عورت کا ناف کے نیچے سے لیکر گھٹنوں سمیت کا حصّہ دیکھنے کی اجازت نہیں۔ چُنانچہ صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: عورت کا عورت کو دیکھنا، اس کا وُہی حکم ہے جو مرد کو مرد کی طرف نظر کرنے کا ہے یعنی ناف کے نیچے سے گھٹنے تک نہیں دیکھ سکتی باقی اعضاء کی طرف نظر کرسکتی ہے بشرطیکہ شہوت کا اندیشہ نہ ہو۔ عورتِ صالحہ (یعنی نیک بی بی) کو یہ چاہیے کہ اپنے کو بدکار (یعنی زانیہ و فاحِشہ) عورت کے دیکھنے سے بچائے یعنی اس کے سامنے دوپٹا وغیرہ نہ اُتارے کیونکہ وہ اسے دیکھ کر مردوں کے سامنے اُس کی شکل وصورت کا ذِکر کرے گی۔ (اَیضاً ص ۸۶)

﴿3﴾ عورت کا اَجنبی مرد کو دیکھنا

سُوال: عورت غیرِ مرد کو دیکھ سکتی ہے یا نہیں؟

Marfat.com

جواب: نہ دیکھنے میں عافیّت ہی عافیّت ہے۔ البتّہ دیکھنے میں جواز کی صورت بھی ہے مگر دیکھنے سے قبل اپنے دِل پر خوب خوب اور خوب غور کر لے کہیں یہ دیکھنا گناہوں کے غار میں نہ دھکیل دے۔ **فُقہائے کرام** رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام جواز کی صورت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''عورت کا **مَردِ اجنبی** کی طرف نظر کرنے کا وُہی حکم ہے جو مَرد کا **مَرد** کی طرف نظر کرنے کا ہے اور یہ اُس وقت ہے کہ عورت کو یقین کے ساتھ معلوم ہو کہ اس کی طرف نظر کرنے سے شَہوت نہیں پیدا ہوگی اور اگر اس کا شُبہ بھی ہو تو ہرگز نظر نہ کرے۔''

(**بہارِ شریعت حصہ** ۱۶ ص ۸۶، عالمگیری ج ۵ ص ۳۲۷)

کافِرہ دائی سے زَچگی کروانا

سُوال: ایسے ممالِک جہاں کفّار کی اکثریت ہوتی ہے وہاں کافرہ دائی سے زچگی کرواسکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: نہیں کرواسکتے۔ جو مسلمان ایسے ممالک میں رہتے ہیں اُن کو پہلے سے ایسے اَسپتال ذِہن میں رکھنے چاہئیں جہاں لیڈی ڈاکٹرز، نرسیں اور دائیاں مسلمان دستیاب ہو جاتی ہوں۔ اگر ایمر جنسی ہو جائے اور

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدبخت ہوگیا۔

مسلمان دائی (MID WIFE) کی فراہمی ممکن نہ ہو اور مُتَبادِل کوئی صورت نہ ہو تو سخت مجبوری کی حالت میں کافِرہ سے یہ خدمت لے لی جائے۔ صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: مسلمان عورت کو یہ بھی حلال نہیں کہ **کافرہ** کے سامنے اپنا سِتر کھولے (مسلمان عورت کا کافِرہ سے اُسی طرح پردہ ہے جس طرح اجنبی مرد سے۔ کافِرہ کے لئے عورت کے بدن کے وہ تمام حصے سِتر ہیں جو کہ ایک اجنبی مرد کے لئے ہیں) گھروں میں کافِرہ عورتیں آتی ہیں اور بیبیاں ان کے سامنے اسی طرح مَواضِعِ سِتر کھولے ہوئے ہوتی ہیں جس طرح مُسْلِمہ کے سامنے رہتی ہیں ان کو اس سے اجتناب (بچنا) لازِم ہے۔ اکثر جگہ دائیاں (MID WIFES) کافِرہ ہوتی ہیں اور وہ بچہ جَنانے کی خدمت انجام دیتی ہیں، اگر **مسلمان دائیاں** مل سکیں تو **کافِرہ** سے ہرگز یہ کام نہ کرایا جائے کہ **کافِرہ** کے سامنے ان اَعضاء کے کھولنے کی اجازت نہیں۔ (اَیضًا)

﴿4﴾ مرد کے لئے عورت کا سِتر

فی زمانہ اس کی تین صورتیں ہیں: (الف) مرد کا اپنی زوجہ کو دیکھنا (ب)

Marfat.com

مرد کا اپنے محارِم کی طرف نظر کرنا (ج) مرد کا اجنبیہ عورت کو دیکھنا۔

(الف) مرد کا اپنی زوجہ کو دیکھنا

سوال: کیا کوئی ایسا حصّہ بدن بھی ہے جن کی طرف میاں بیوی نظر نہیں کر سکتے ؟

جواب: نہیں، ایسا کوئی حصّہ بدن نہیں۔ صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: (شوہر اپنی) عورت کی اَیڑی سے چوٹی تک ہر عُضو کی طرف نظر کر سکتا ہے شَہوت اور بلا شَہوت دونوں صورتوں میں دیکھ سکتا ہے۔ اسی طرح یہ دونوں قسم کی عورتیں (یعنی بیوی اور باندی مگر اب باندی کا دور نہیں رہا) اس مرد کے ہر عُضو کو دیکھ سکتی ہیں۔ ہاں بہتر یہ ہے کہ (دونوں میں سے کوئی بھی ایک دوسرے کے) مقامِ مخصوص کی طرف نظر نہ کرے کیونکہ اس سے نِسیان پیدا ہوتا (یعنی حافظہ کمزور ہوتا) ہے اور نظر میں بھی ضُعف پیدا ہوتا (یعنی نگاہ بھی کمزور ہو جاتی) ہے۔ (ایضاً ص ۸۷)

(ب) مرد کا اپنے محارِم کو دیکھنا

سوال: مرد اپنے محارِم مَثَلاً ماں، بہن کے کن اَعضاء کی طرف نظر کر سکتا؟

جواب: محارِم کے بدن کے بعض حصّوں کو دیکھ سکتا ہے اور بعض کو نہیں دیکھ

Marfat.com

سکتا۔ اس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: جو عورت اس کے **مَحارِم** میں ہو اس کے سر، سینہ، پِنڈلی، بازو، کلائی، گردن، قدم کی طرف نظر کرسکتا ہے جب کہ دونوں میں سے کسی میں شہوت کا اندیشہ نہ ہو۔ **مَحارِم** کے پیٹ، پیٹھ اور رانِ کی طرف نظر کرنا ناجائز ہے۔ اسی طرح کروٹ اور گُھٹنے کی طرف نظر کرنا بھی **ناجائز** ہے۔ (یہ حکم اس وقت ہے جب جسم کے ان حصوں پر کوئی کپڑا نہ ہو اور اگر یہ تمام اعضا موٹے کپڑے سے چھپے ہوئے ہوں تو وہاں نظر کرنے میں حرج نہیں) کان اور گردن اور شانے (یعنی کندھے) اور چہرے کی طرف نظر کرنا جائز ہے۔ **مَحارِم** سے مراد وہ عورتیں ہیں جن سے ہمیشہ کے لیے نکاح **حرام** ہے۔ حُرمت نَسب سے ہو یا سبب سے مَثَلاً رَضاعت (دودھ کا رشتہ) یا مُصاہَرت۔ اگر زِنا کی وجہ سے حرمتِ مُصاہَرت ہو جیسے مُزْنِیَہ کے اُصُول وفُرُوع (یعنی جس عورت سے زِنا کیا اُس کی ماں، نانی، پَرنانی اُوپر۔۔۔ تک اور بیٹیاں، نواسیاں، پَرنواسیاں۔۔۔ نیچے تک) ان کی طرف نظر کا بھی (زانی کیلئے) وُہی حکم ہے۔ (اَیضاً ص ۸۷، ۸۸)

مرد کا ماں کے پاؤں دبانا

سوال: اسلامی بھائی اپنی **امّی جان** کے ہاتھ پاؤں چومنا چاہے یا دبانا چاہے تو اس کی اجازت ہے یا نہیں؟

جواب: دونوں میں سے کسی کو شہوت نہ ہو تو بالکل اجازت بلکہ اسلامی بھائی کیلئے اس میں دونوں جہانوں کی سعادت ہے۔ مَنقول ہے: جس نے اپنی والدہ کا پاؤں چوما تو ایسا ہے جیسے جنّت کی چوکھٹ (یعنی دروازے) کو بوسہ دیا (دُرِّمُختار ج۹ ص۶۰۶) **صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ** حضرتِ علّامہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: **محارم** کے جن اَعضا کی طرف نظر کرسکتا ہے ان کو چُھو بھی سکتا ہے جب کہ دونوں میں سے کسی کو شہوت کا اندیشہ نہ ہو۔ مرد اپنی والِدہ کے پاؤں دبا سکتا ہے **مگر ران** اُس وقت دبا سکتا ہے جب کپڑے سے چُھپی ہوئی ہو، یعنی (دبا سکتا ہے مگر) کپڑے کے اوپر سے اور بغیر حائل چُھونا جائز نہیں۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۸۸)

(ج) مرد کا آزاد عورت اَجْنَبِیہ کو دیکھنا

سوال: مرد غیر عورت کے چہرے کو دیکھ سکتا ہے یا نہیں؟

Marfat.com

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

جواب: نہ دیکھے۔ البتّہ ضَرورتاً بعض قُیُود ات کے ساتھ دیکھ سکتا ہے۔ اِس کی بعض صورتیں بیان کرتے ہوئے صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: **اَجنبی عورت** کی طرف نظر کرنے کا حکم یہ ہے کہ (ضَرورت کے وقت) اُس کے **چہرے** اور **ہتھیلی** کی طرف نظر کرنا جائز ہے کیونکہ اس کی ضَرورت پڑتی ہے کہ کبھی اس کے مُوافِق یا مخالِف شہادت (گواہی) دینی ہوتی ہے یا فیصلہ کرنا ہوتا ہے اگر اسے نہ دیکھا ہو تو کیونکر گواہی دے سکتا ہے کہ اس نے ایسا کیا ہے۔ اس کی طرف دیکھنے میں بھی وُہی شرط ہے کہ شَہوت کا اندیشہ نہ ہو اور یوں بھی ضَرورت ہے کہ (آج کل گلیوں بازاروں میں) بُہت سی عورتیں گھر سے باہَر آتی جاتی ہیں لہٰذا اس سے بچنا بھی دشوار ہے۔ بعض عُلَماء نے **قدم** کی طرف بھی نظر کو جائز کہا ہے۔ (ایضاً ۸۹) مزید فرماتے ہیں: **اَجْنَبِیَّہ** عورت کے **چہرہ** کی طرف اگرچہ نظر جائز ہے جب کہ شَہوت کا اندیشہ نہ ہو مگر یہ زَمانہ فتنے کا ہے اِس زَمانے میں ایسے لوگ کہاں جیسے اگلے زَمانے میں تھے لہٰذا اس زَمانے میں اس کو (یعنی چہرے کو) دیکھنے کی مُمانَعت کی

Marfat.com

جائے گی مگر گواہ و قاضی کے لیے کہ بوجہِ ضَرورت ان کے لیے نظر کرنا جائز ہے۔ (اَیضاً ص ۸۹، ۹۰)

چہرہ دیکھنے کی اجازت کی صورت میں کان اور گردن دیکھنے کا مسئلہ

سُوال: کیا کان اور گردن بھی چہرے میں داخل ہیں اور جہاں **اَجْنَبِیَّہ** کے چہرے کی طرف دیکھنے کی اجازت ہے وہاں ان اعضاء کی طرف نظر کی جاسکتی ہے؟

جواب: جی نہیں کان گردن، گلا چہرے میں داخل نہیں اور ان اَعضاء کی طرف اجنبی کا نظر کرنا گناہ ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۴۸۳ مُلَخَّصاً)

بے پردگی سے توبہ

اسلامی بہنو! عمل کا جذبہ بڑھانے کیلئے **مَدَنی ماحول** ضَروری ہے، ورنہ عارِضی طور پر جذبہ پیدا ہوتا بھی ہے تو اچّھی صُحبت کے فُقدان (یعنی کمی) کے سبب اِستقامت نہیں مل پاتی۔ اپنا مَدَنی ذِہن بنانے کیلئے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے۔ سُبْحٰنَ اللہ! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول، سنّتوں بھرے اِجتماعات اور مَدَنی قافِلوں کی بھی کیا

خوب بہاریں اور بَرَکتیں ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے ماحول میں رَچنے بسنے کی برکت سے متعدد اسلامی بہنوں کو شرعی پردہ کرنے کی سعادت نصیب ہوگئی ایسی ہی ایک بہار سنئے، چنانچہ **پنجاب** (پاکستان) کی ایک اسلامی بہن کے تحریری بیان کا لُبِّ لُباب ہے: میں **دعوتِ اسلامی** کے مشکبار مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے T.V پر **فلمیں ڈرامے** دیکھنے کی عادی تھی، بازار وغیرہ جانے کے لئے **بے پردہ** ہی نکل کھڑی ہوتی، **نماز** بھی نہیں پڑھتی تھی۔ یُوں میرے صبح و شام **غَفْلت** ومَعْصِیت میں بَسَر ہو رہے تھے۔ ایک بار کسی نے مجھے **مکتبۃُ المدینہ** سے جاری ہونے والے سُنّتوں بھرے **بیانات** کے کیسٹ دیئے، میں نے انہیں سُنا تو **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں خوابِ غفلت سے **بیدار** ہوگئی۔ ان بیانات کی بَرَکت سے مجھے **خوفِ خدا** عَزَّوَجَلَّ کی دولت نصیب ہوئی، **عشقِ رسول** کا جذبہ ملا اور میں نمازی بن گئی، میں نے اپنے تمام گناہوں بالخصوص **بے پردگی سے پکّی توبہ** کرلی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **مَدَنی بُرقع** میرے لباس کا حِصّہ بن گیا۔ وہ بے لگام زبان جو

Marfat.com

فرمانِ مصطفٰی: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

پہلے گانے گنگنانے میں مصروف رہتی تھی اب **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **نعتِ مصطفٰی** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم سُنانے لگی۔ تادمِ تحریر **دعوتِ اسلامی** کی ذیلی مشاوَرت کی خادِمہ کے طور پر سُنّتوں کی خدمت کی سَعادت حاصل کر رہی ہوں۔

کٹی ہے غفلتوں میں زندگانی نہ جانے حشر میں کیا فیصلہ ہو
الٰہی عزوجل ہوں بہت کمزور بندی نہ دنیا میں نہ عُقبیٰ میں سزا ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! مکتبۃ المدینہ کی جاری کردہ سنّتوں بھرے بیانات کی کیسٹیں سننا، سنانا کس قَدَر مُفید ہے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کئی خوش نصیب اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں روزانہ کم از کم ایک سنّتوں بھرا بیان سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں اور جو صاحبِ حیثیت ہوتے ہیں وہ تقسیم بھی کرتے ہیں آپ بھی ہر ماہ یا کم از کم ہر سال ربیع النور شریف میں لنگرِ رسائل تقسیم کرنے کی نیت فرمایئے اور حسبِ توفیق اس میں سنّتوں بھرے بیانات کی کیسٹیں اور رسائل وغیرہ بانٹئے۔ کہ یہ بھی صدقہ ہے اور راہِ خدا عزوجل میں صدقہ و خیرات کے کیا

کہئے! حُضُورِ پُرنُور، شافِعِ یومُ النُّشُور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کا **صدقہ** عمر میں زیادتی کا سبب ہے اور بُری موت کو دَفْع کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے تَکبُّر وفخر کو دُور فرما دیتا ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطَّبَرانی ج۱۷ ص۲۲ حدیث ۳۱)

رہِ حق میں سبھی دولت لُٹا دوں
خدا عزوجل! ایسا مجھے جذبہ عطا ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

جس سے نِکاح کرنا ہے اُس کو دیکھنا

سُوال: سُنا ہے جس سے **نِکاح** کرنا ہو اُس لڑکی کو مرد دیکھ سکتا ہے!

جواب: آپ نے دُرُست سنا ہے دونوں ہی ایک دوسرے کو دیکھ سکتے ہیں۔ صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: (مرد وعورت کے ایک دوسرے کو دیکھنے کی اجازت کی) ایک صورت اور بھی ہے وہ یہ کہ اس عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو تو اس نیّت سے دیکھنا جائز ہے کہ **حدیث** میں یہ آیا ہے کہ جس سے **نکاح** کرنا چاہتے ہو اس کو دیکھ لو کہ یہ بقائے مَحبّت کا

Marfat.com

ذریعہ ہوگا۔(1) اسی طرح عورت اُس مرد کو جس نے اس کے پاس (نکاح کیلئے) پیغام بھیجا ہے دیکھ سکتی ہے، اگرچہ اندیشۂ شہوت ہو مگر دیکھنے میں دونوں کی یہی نیت ہو کہ حدیث پر عمل کرنا چاہتے ہیں۔(2)

اگر دیکھنا ممکن نہ ہو تو کیا کرنا چاہئے

سوال: اگر لڑکے لڑکی کا ایک دوسرے کو دیکھنا ممکن نہ ہو تو کوئی اور صورت؟

جواب: اس کی صورت بیان کرتے ہوئے صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہِ القوی فرماتے ہیں: جس عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے اگر اس کو دیکھنا ناممکن ہو جیسا کہ اس زمانہ کا رواج یہ ہے کہ اگر کسی نے نکاح کا پیغام دے دیا تو کسی طرح بھی اسے لڑکی کو نہیں دیکھنے دیں گے یعنی اُس سے اِتنا زبردست پردہ کیا جاتا ہے کہ دوسرے سے اتنا پردہ نہیں ہوتا اس صورت میں اس شخص کو یہ چاہئے کہ کسی عورت کو بھیج کر دِکھوالے اور وہ آکر اس کے سامنے سارا حُلیہ ونقشہ وغیرہ بیان کردے تاکہ اسے اس کی شکل وصورت کے مُتعلِّق اطمینان ہوجائے۔ (اَیضاً ص ۹۰)

(1) سُنَنُ التِّرمِذِی ج۲ ص۳۴۶ حدیث ۱۰۸۹ (2) بہارِشریعت حصّہ ۱۶ ص ۹۰

Marfat.com

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

عورت کا مرد سے علاج کروانا

سُوال: طبیب، مریضہ کو دیکھ اور چُھو سکتا ہے کہ نہیں؟

جواب: اگر طبیبہ (لیڈی ڈاکٹر) مُیَسَّر نہ ہو تو مجبوری کی حالت میں اجازت ہے۔ اِس بارے میں صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علاّمہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: **اجنبی عورت** کی طرف نظر کرنے میں ضَرورت کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ عورت **بیمار** ہے، اس کے علاج میں بعض اَعضاء کی طرف نَظَر کرنے کی ضَرورت پڑتی ہے بلکہ اس کے جسم کو چُھونا پڑتا ہے مَثَلاً **نَبض** دیکھنے میں ہاتھ چُھونا ہوتا ہے یا پیٹ میں **وَرَم** کا خیال ہو تو ٹٹول کر دیکھنا ہوتا ہے یا کسی جگہ **پھوڑا** ہو تو اسے دیکھنا ہوتا ہے بلکہ بعض مرتبہ ٹٹولنا بھی پڑتا ہے اِس صورت میں مَوضَعِ مرض (یعنی مرض کی جگہ) کی طرف نظر کرنا یا اِس ضَرورت میں بقدرِ ضَرورت اس جگہ کو چُھونا جائز ہے۔ یہ اس صورت میں ہے (کہ) کوئی **عورت** علاج کرنے والی نہ ہو۔ ورنہ چاہیے یہ کہ **عورتوں کو بھی علاج** کرنا سکھایا جائے تاکہ ایسے مواقِع پر وہ کام کریں کہ اُن کے دیکھنے وغیرہ میں اِتنی خرابی نہیں جو مرد کے

Marfat.com

دیکھنے وغیرہ میں ہے۔ اکثر جگہ دائیاں ہوتی ہیں جو پیٹ کے وَرم کو دیکھ سکتی ہیں۔ جہاں دائیاں دستیاب ہوں مرد کو دیکھنے کی ضَرورت باقی نہیں رہتی۔ علاج کی ضَرورت سے نظر کرنے میں بھی یہ احتیاط ضَروری ہے کہ صِرف اُتنا ہی حصّہ بدن کھولا جائے جس کے دیکھنے کی ضَرورت ہے باقی حصّہ بدن کو اچھی طرح چھپا دیا جائے کہ اس پر نظر نہ پڑے۔ (ایضاً ص۹۰،۹۱) اگر دیکھنے سے کام چل سکتا ہے تو چھونے کی شرعاً اجازت نہیں۔ یاد رہے! چھونا دیکھنے سے زیادہ سخت ہے۔

کمر کا درد اور مَدَنی قافِلہ

اسلامی بہنو! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں جہاں ثوابِ آخرت کا خزانہ ہاتھ آتا ہے وہیں بسااوقات جسمانی بیماریوں سے نجات بھی حاصل ہوتی ہے، مَدَنی قافلہ کی ایک ایسی ہی مسافرہ کی مَدَنی بہار سنئے، چنانچہ **بابُ المدینہ** (کراچی) کی ایک اسلامی بہن (عمر تقریباً 45 سال) کا بیان کچھ یوں ہے کہ مجھے اکثر کمر کا درد کی شکایت رہتی تھی حتّٰی کہ میں زمین پر بیٹھ نہیں سکتی تھی۔ جب میں نے اسلامی بہنوں کے مَدَنی قافِلے میں سفر کیا تو درد ہونا درکنار مجھے

Marfat.com

اس کا اِحساس تک نہ ہوا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل میں نے تینوں دن **مَدَنی قافِلے** کے جَدْوَل کے مطابق گزارے، فرض نمازوں کے علاوہ تہجُّد، اِشراق اور چاشت کے نوافِل بھی پڑھنے نصیب ہوئے۔ **مَدَنی قافِلے** کے بَرَکتیں دیکھتے ہوئے میں نے نیّت کی ہے کہ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی بڑی بیٹی کو بھی **مَدَنی قافِلے** میں سفر کرواؤں گی۔

چلئے ہمّت کریں قافلے میں چلو — آپ کو دردِ سر ہو یا ہو دردِ کمر
ساری بہنیں کہیں قافلے میں چلو — فائدہ آخرت کے بنانے میں ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! — صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسلامی بہنو! مَدَنی قافِلے کی بَرَکتوں کے کیا کہنے! کمر کا درد اور دُنیا کی تکلیفیں تو بَہُت معمولی چیزیں ہیں اللّٰہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تو **مَدَنی قافِلوں** کی بَرَکت سے قبر و آخِرت کی مصیبتیں بھی دُور ہوں گی۔ مَدَنی قافلوں میں عِلمِ دین حاصل ہوتا، عبادتیں کی جاتیں اور خوب نیکیاں کمانے کے اَسباب مُہیّا کئے جاتے ہیں اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نیکیوں کے صِلے میں **جنّت** کی اَبدی اور سَرمَدی نعمتیں حاصل ہوں گی۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم سبھی کو جَنَّتُ الْفِرْدَوس

Marfat.com

میں مَدَنی حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا پڑوس نصیب کرے۔ اٰمین۔

جنّت کی نعمت وعظمت کے بارے میں ایک رِوایت سَماعت کیجئے: رحمتِ عالم، نُورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمان مُعظّم ہے: ''جنّت میں ایک کوڑے (یعنی چابک) جتنی جگہ دُنیا اور اس کی چیزوں سے بہتر ہے۔'' (بُخاری ج۲ ص۳۹۲ حدیث ۳۲۵۰)

مُفَسِّر شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: کوڑے (یعنی چابک) سے مراد ہے وہاں کی تھوڑی سی جگہ۔ واقعی جنّت کی نعمتیں دائمی ہیں۔ دنیا کی فانی، پھر دنیا کی نعمتیں تکالیف سے مَخلُوط (یعنی ملی ہوئیں)، (اور) وہاں کی نعمتیں خالص، پھر دنیا کی نعمتیں (جبکہ) اَدنیٰ وہ اعلیٰ، اس لیے دنیا کو وہاں کی ادنیٰ جگہ سے کوئی نسبت ہی نہیں۔ (مراٰۃ المناجیح ج۷ ص۴۴۷)

عورتوں کے کپڑوں کی طرف مَرد کا دیکھنا

سُوال: اگر کسی خاتون نے موٹے بھدّے کپڑے کے بُرقع میں اپنا سارا وُجود چُھپا رکھا ہو تو اُس کی طرف نظر کی جاسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: اُس کی طرف دیکھنے میں حَرَج نہیں۔ ہاں اگر اُن کپڑوں کی طرف

Marfat.com

دیکھنے سے شہوت آتی ہو تو نہیں دیکھ سکتا کہ جب شہوت سے دیکھے گا تو ضرور گناہ گار ہو گا۔ اس مسئلے کی مزید وضاحت **بہارِ شریعت** میں یوں ہے: **اَجْنَبِیّہ** عورت نے خوب موٹے کپڑے پہن رکھے ہیں کہ بَدَن کی رنگت وغیرہ نظر نہیں آتی تو اِس صورت میں اُس کی طرف نظر کرنا جائز ہے کہ یہاں عورت کو دیکھنا نہیں ہوا بلکہ اُن کپڑوں کو دیکھنا ہوا۔ یہ اُس وقت ہے کہ اس کے کپڑے **چُست** نہ ہوں اور اگر چُست کپڑے پہنے ہوں کہ جسم کا نقشہ کھنچ جاتا ہو مَثَلاً چُست پائجامے، میں پنڈلی اور ران کی پوری ہَیْئَت (ہے۔ءَ۔ت) نظر آتی ہو تو اس صورت میں نظر کرنا **ناجائز** ہے۔ اسی طرح بعض عورتیں بہُت باریک کپڑے پہنتی ہیں مَثَلاً آبِ رواں یا جالی یا باریک مَلْمَل کا دوپٹا جس سے سر کے بال یا بالوں کی سیاہی یا گردن یا کان نظر آتے ہیں اور بعض باریک تنزیب (تَن۔زیب، ایک نہایت ہی باریک کپڑا) یا جالی کے کُرتے پہنتی ہیں کہ پیٹ اور پیٹھ بالکل (صاف) نظر آتی ہے اس حالت میں نظر کرنا **حرام** ہے اور ایسے موقع پر ان کو اس قسم کے کپڑے پہننا بھی ناجائز۔ (اَیضاً ص ۹۱) (سِتْر کے مسائل کی تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کی

Marfat.com

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

مطبوعہ بہارِ شریعت جلد 1 حصّہ 3 صَفْحَہ 478 تا 486 اور حصّہ 163 صَفْحَہ 85 تا 91 کا مطالعہ فرمالیجئے)

دَامَن کا دھاگہ

سُوال: ترغیب کیلئے کسی ولیہ کی شَرعی پردے کے بارے میں حکایت سُنادیجئے۔

جواب: شَرعی پردہ کرنے والیوں کی بڑی شانیں ہوتی ہیں چُنانچِہ ''اَخبارُ الْاَخیار'' میں ہے، سخت قَحط سالی ہوئی، لوگوں کی بَہُت دُعاؤں کے باوُجُود بارِش نہ ہوئی۔ حضرتِ سیِّدُنا بابا نظامُ الدّین اَولیا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی امّی جان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کے **کپڑے کا ایک دھاگہ** ہاتھ میں لیکر عرض کی: **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! یہ اُس خاتون کے **دامن کا دھاگہ** ہے جس (خاتون) پر کبھی کسی نامَحرم کی نظر نہ پڑی، میرے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! اِسی کے صَدقے رَحمت کی بَرکھا (بارش) برسادے! ابھی دُعاء ختم بھی نہ ہوئی تھی کہ رَحمت کے بادَل گھر گئے اور رِم جھم رِم جھم بارِش شُروع ہوگئی۔ (اخبار الاخیار ص ۲۹۴) اللہ رَبُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

یہی مائیں ہیں جن کی گود میں اِسلام پلتا تھا

حیا سے اُن کی انسان نُور کے سانچے میں ڈھلتا تھا

سبحٰنَ اللّٰہ! بُزُرگوں کے جسم سے نسبت رکھنے والے لباس کے دھاگے کی جب یہ شان ہے کہ ہاتھ میں رکھیں تو اس کی بَرَکت اور وسیلے سے دُعا قَبول ہو جائے تو خود بُزُرگوں کے وُجُودِ مسعُود کی بَرَکتوں کا کیا عالَم ہو گا!

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

گھر سے باہر نکلنے کی اِحتیاطیں

سُوال: گھر سے باہر نکلتے وقت اسلامی بہنوں کو کن کن باتوں کا خیال رکھنا چاہئے؟

جواب: شَرعی اجازت کی صُورت میں گھر سے نکلتے وَقت اسلامی بہن غیر جاذِبِ نظر کپڑے کا ڈِھیلا ڈھالا **مَدَنی بُرقع** اَوڑھے، ہاتھوں میں دستانے اور پاؤں میں جُرابیں پہنے۔ مگر دستانوں اور جُرابوں کا کپڑا اتنا باریک نہ ہو کہ کھال کی رُنگت جھلکے۔ جہاں کہیں غیر مردوں کی نظر پڑنے کا اِمکان ہو وہاں چہرے سے نِقاب نہ اٹھائے مَثَلاً اپنے یا کسی

Marfat.com

کے گھر کی سیڑھی اور گلی محلّہ وغیرہ۔ نیچے کی طرف سے بھی اِس طرح بُرقع نہ اٹھائے کہ بدن کے رنگ برنگے کپڑوں پر غیر مردوں کی نظر پڑے۔ واضح رہے کہ عورت کے سر سے لیکر پاؤں کے گِٹّوں کے نیچے تک جسم کا کوئی حصّہ بھی مَثَلاً **سر کے بال یا بازو یا کلائی یا گلا یا پیٹ یا پنڈلی** وغیرہ اجنبی مرد (یعنی جس سے شادی ہمیشہ کیلئے حرام نہ ہو) پر بلا اجازتِ شَرعی ظاہر نہ ہو بلکہ اگر لباس ایسا مَہین یعنی پتلا ہے جس سے بدن کی رنگت جھلکے یا ایسا چُست ہے کہ کسی عُضْو کی **ھَیْئَت** (یعنی شکل وصورت یا اُبھار وغیرہ) ظاہر ہو یا دوپٹّا اتنا باریک ہے کہ بالوں کی سیاہی چمکے یہ بھی **بے پَردَگی** ہے۔ میرے آقا اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، ولیِ نِعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرْتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین ومِلَّت، حامیٔ سنّت، ماحِیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعِثِ خَیر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولینا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: "جو وَضعِ لباس (یعنی لباس کی بناوٹ) وطریقۂ پوشِش (یعنی پہننے کا انداز) اب

عورات میں رائج ہے کہ کپڑے باریک جن میں سے بدن چمکتا ہے یا سر کے بالوں یا گلے یا بازو یا کلائی یا پیٹ یا پنڈلی کا کوئی حصہ کُھلا ہو یوں تو سوا خاص مَحارِم کے جن سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہے کسی کے سامنے ہونا سخت حرامِ قطعی ہے۔"

(فتاویٰ رضویہ غیر مُخرّجہ ج ۱۰ ص ۱۹۶، فتاویٰ رضویہ مُخرّجہ ج ۲۲ ص ۲۱۷)

عورت کا کِس کِس سے پردہ ہے؟

سوال: عورت کا کِس کِس مَرد سے پردہ ہے اور کِسی مرد سے پردہ نہیں؟

جواب: عورت کا ہر اجنبی بالغ مرد سے پردہ ہے۔ جو مَحرم نہ ہو وہ اجنبی ہوتا ہے، مَحرم سے مراد وہ مرد ہیں جن سے ہمیشہ کے لیے نکاح حرام ہو، حُرمت نَسَب سے ہو یا سبب سے مَثَلاً رَضاعت (دودھ کا رشتہ) یا مُصاہَرت۔

مَحارِم کی قِسمیں

سوال: مَحارِم میں کون کون سے لوگ شامل ہیں؟

جواب: مَحارِم میں تین قسم کے اَفراد داخل ہیں: ﴿1﴾ نَسَب کی بنا پر جن سے ہمیشہ کے لئے نکاح حرام ہو ﴿2﴾ رَضاعت یعنی دودھ کے رشتے کی بنا پر جن سے نِکاح حرام ہو ﴿3﴾ مُصاہَرت: یعنی سُسرالی رِشتے

Marfat.com

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم): جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔

کی وجہ سے جن سے نکاح حرام ہو جیسے سُسر کے لئے بَہُو یا ساس کے لئے داماد۔ مُصاہَرت کو یوں بھی سمجھا جا سکتا ہے کہ عورت جس مرد سے نِکاح کرتی ہے تو اس مرد کے اُصول وفُرُوع (اُصول سے مُراد باپ دادا پَر دادا اوپر تک اور فُرُوع سے مُراد اولاد دَر اولاد دَر اولاد نیچے تک ہے) اس پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو جاتے ہیں۔ یونہی شوہر پر اپنی بیوی کے اُصول وفُرُوع بھی ہمیشہ کے لئے حرام ہو جاتے ہیں نیز زِنا اور دواعیِ زِنا (یعنی زِنا کی طرف دعوت دینے والے اُمُور مثلاً شَہوت کے ساتھ جسم کو بلا حائل چھونے یا بوسہ لینے) کے ذَرِیعے مرد وعورت پر یہی اَحکام ثابت ہوں گے یعنی حُرمتِ مُصاہَرت ثابت ہو جائے گی۔ نَسبی مَحارِم کے سوا دونوں طرح کے مَحارِم سے پردہ واجِب بھی نہیں اور منع بھی نہیں، خُصُوصاً جب عورت جوان ہو یا فتنے کا خوف ہو تو پردہ کرے۔

دودھ کے رشتے میں پردہ کرنا مُناسِب ہے

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مُجَدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ''جن سے نِکاح ہمیشہ کو حرام ہے کبھی حلال نہیں ہو سکتا مگر وجہِ حُرمت (یعنی نکاح حرام ہونےکی

وجہ) عِلاقۂ نَسَب (خُونی رشتہ) نہیں بلکہ عِلاقۂ رَضاعت (یعنی دودھ کا رشتہ) ہے جیسے دودھ کے رشتے سے باپ، دادا، نانا، بھائی، بھتیجا، بھانجا، چچا، ماموں، بیٹا، پوتا، نواسہ، یا عِلاقۂ صِہر (سُسرالی رشتہ) ہو جیسے خُسر (یعنی سُسر)، ساس، داماد، بہو، اُن سب سے نہ پردہ واجِب ہے نہ نا دُرُست ہے، (یعنی ان سے پردہ) کرنا نہ کرنا دونوں جائز، اور بحالتِ جوانی یا اِحتمالِ فتنہ (یعنی فتنے کے اِمکان میں) پردہ کرنا ہی مناسِب، خُصُوصاً دودھ کے رشتے میں کہ عوام کے خیال میں اُس کی ہَیبت بہُت کم ہوتی ہے۔" (فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص ۲۳۵)

نسبی مَحارِم میں کون کون شامل ہیں؟

سوال: نسبی محارم میں کون کونسے افراد داخل ہیں؟

جواب: نَسبی محارم میں چار طرح کے افراد داخل ہیں: ﴿1﴾ اپنی اولاد (یعنی بیٹا بیٹی) اور اپنی اولاد کی اولاد (یعنی پوتا پوتی نواسا نواسی) نیچے تک ﴿2﴾ اپنے ماں باپ اور اپنے ماں باپ کے ماں باپ (یعنی دادا دادی نانا نانی) اُوپر تک۔ ﴿3﴾ اپنے ماں باپ کی اولاد (یعنی بھائی بہن خواہ حقیقی ہوں یا سوتیلے یعنی صرف ماں شریک یا صرف باپ شریک بھائی بہن)

Marfat.com

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم): مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

اور یونہی اپنے ماں باپ کی اَولاد کی اَولاد (یعنی بھتیجا بھتیجی بھانجا بھانجی خواہ حقیقی بھائی بہن سے ہو یا سوتیلے سے ہو) نیچے تک **(4)** اپنے دادا دادی، نانا نانی کی اولاد (یعنی چچا پھوپھی ماموں خالہ یہ رشتے سگے ہوں یا سوتیلے) البتہ چچا پھوپھی ماموں خالہ کی اولادیں غیر مُحرم ہیں۔

(مُستفاد از فتاوٰی رضویہ مُخرّجہ ج ۱۱ ص ٤٦٤)

نوٹ: مذکورہ بالا نَسَبی مَحارِم میں سے مرد عورتوں پر اور عورتیں مردوں پر حرام ہیں۔

بعض سُسَر پُر خَطَر ہوتے ہیں

سوال: کیا سُسَر اور بہُو کا پردہ ہے؟

جواب: حُرمتِ مُصاہَرت کی وجہ سے پردہ نہیں۔ اگر پردہ کرے تو حَرَج بھی نہیں بلکہ بحالتِ جوانی یا اِحتمالِ فتنہ (یعنی فتنے کے احتمال) کی صورت میں جیسا کہ اِس دَور میں پردہ کرنے ہی میں عافیت ہے کیوں کہ حالات انتہائی ناگفتہ بہ ہیں۔ سُسَر اور بہُو کے "مسائل" سننے میں آتے رہتے ہیں جو کہ عُموماً یکطرفہ یعنی سُسَر کی جانب سے ہوتے ہیں کہ بعض اوقات **سُسَر** اکیلے میں موقع پا کر **بہُو** پر دست اندازی کی کوشش کرتا ہے۔ لہٰذا فی زمانہ بہُو کو سُسَر سے بے تکلُّف نہیں ہونا

Marfat.com

چاہئے۔ بِالخصوص بَہو کے حق میں وہ سُسَر زیادہ پُرخَطَر ثابت ہوسکتا ہے جو اپنی بیوی سے دُور یا محروم ہو۔

(برائے مہربانی! بہارِ شریعت حصّہ 7 سے ''مُحَرَّمات کا بیان'' پڑھ لیجئے)

دَیوَر بھابھی کا پردہ

سوال: کیا اسلامی بہن کا اپنے دَیوَر و جَیٹھ، بہنوئی اور خالہ زاد، ماموں زاد، چچا زاد و پھوپھی زاد، پُھوپھا اور خالو سے بھی پردہ ہے؟

جواب: جی ہاں۔ بلکہ ان سے تو پردہ کے مُعامَلہ میں اِحتِیاط زیادہ ہونی چاہئے کیوں کہ آشنائی (یعنی جان پہچان) کے سبب جِھجک اُڑی ہوئی ہوتی ہے اور یوں ناواقِف آدمی کے مقابلے میں کئی گُنا زیادہ فِتنے کا خطرہ ہوتا ہے مگر افسوس! آج کل ان سے پردہ کرنے کا ذِہن ہی نہیں، اگر کوئی **مدینے کی دیوانی** پردہ کی کوشش کرے بھی تو بے چاری کو طرح طرح سے ستایا جاتا ہے۔ مگر ہمّت نہیں ہارنی چاہئے۔ نامُساعِد حالات کے باوُجُود جو خوش نصیب **اسلامی بہن** شَرعی پردہ نبھانے میں کامیاب ہوجائے اور جب دُنیا سے رخصت ہو تو کیا عَجَب! مُصطَفٰے کی نُورِ عین، شہزادئ کونَین، مادرِ حَسَنَین، سَیِّدۃُ النِّساء **فاطمۃُ الزَّہراء** صلّی

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اُس کا پُرتپاک استقبال فرمائیں، اُس کو گلے لگائیں اور اسے اپنے بابا جان، دو جہان کے سلطان، رحمتِ عالمیان صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی انجمن میں پہنچائیں۔ ؎

کیوں کریں بزمِ شبستانِ جناں کی خواہش
جلوۂ یار جو شمعِ شبِ تنہائی ہو (ذوقِ نعت)

دَیْوَر وجیٹھ، بہنوئی اور خالہ زاد، ماموں زاد، چچازاد وپھوپھی زاد، پھوپھا اور خالو سے پردے کی تاکید کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مُجَدِّدِ دین وملّت، مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ''جیٹھ، دَیْوَر، بہنوئی، پُھپّا، خالو، چچا زاد، ماموں زاد، پُھپّی زاد، خالہ زاد بھائی یہ سب لوگ عورت کے لئے مَحض اجنبی (یعنی غیر مرد) ہیں بلکہ ان کا ضَرَر (نقصان) بَرے (یعنی مُطلقاً) بیگانے (یعنی پرائے) شخص کے ضَرَر سے زائد ہے کہ مَحض غیر (یعنی بالکل ناواقف) آدمی گھر میں آتے ہوئے ڈریگا اور یہ (یعنی بیان کردہ رشتے دار) آپس کے مَیل جُول (اور جان پہچان) کے باعث خوف نہیں رکھتے۔ عورت بَرے اجنبی (یعنی مُطلقاً ناواقف) شخص سے

Marfat.com

دَفْعَۃً (فوراً) مَیل نہیں کھا سکتی (یعنی بے تکلُّف نہیں ہوسکتی) اور اُن (یعنی مذکورہ رشتہ داروں) سے لحاظ ٹوٹا ہوتا ہے (یعنی جھجک اُڑی ہوئی ہوتی ہے) وَلِہٰذا جب رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے غیر عورتوں کے پاس جانے کو مَنع فرمایا (تو) ایک صَحابی انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یارسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم جَیٹھ دیور کے لئے کیا حکم ہے؟ فرمایا: "**جیٹھ دیور تو موت ہیں۔**"

(فتاوٰی رضویہ ج۲۲ ص ۲۱۷)

سُسرال میں کس طرح پردہ کرے؟

سوال: سُسرال میں **دیور** وجَیٹھ وغیرہ سے کس طرح پردہ کیا جائے؟ سارا دن پردہ میں رَہنا بَہُت دُشوار، گھر کے کام کاج کرتے وَقت کیسے اپنے چِہرہ کو چُھپائے؟

جواب: گھر میں رَہتے ہوئے بھی بِالخصوص **دیور و جیٹھ** وغیرہ کے مُعامَلہ میں مُحتاط رَہنا ہوگا۔ صحیح بخاری میں حضرت سیِّدُنا عُقْبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، **پیکرِ شرم وحیا، مکّی مَدَنی مُصْطَفٰے، محبوبِ خُدا** عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا، "عورتوں کے

پاس جانے سے بچو۔'' ایک شخص نے عرض کی، **یارسولَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم **دیوَر** کے مُتعلِّق کیا حکم ہے؟ فرمایا: ''**دیوَر موت ہے**۔'' (بخاری ج۳ ص۴۷۲ حدیث ۵۲۳۲) دیوَر کا اپنی بھابھی کے سامنے ہونا گویا موت کا سامنا ہے کہ یہاں فِتنہ کا اندیشہ زِیادہ ہے۔ مفتیِ اعظم پاکستان حضرتِ وقارِ مِلّت مولانا **وقارُ الدّین** علیہ رحمۃ اللہ المبین فرماتے ہیں: ''ان رشتہ داروں سے جو نامُحرم ہیں، چہرہ، ہتھیلی، گٹے، قدم اور ٹخنوں کے علاوہ سِتر (پردہ) کرنا ضَروری ہے، زینت بناؤ سنگھار بھی ان کے سامنے ظاہِر نہ کیا جائے۔''

(وقار الفتاوٰی ج۳ ص ۱۵۱)

منقول ہے: ''**جو شخص شہوت سے کسی اَجنَبِیّہ کے حُسن و جمال کو دیکھے گا قیامت کے دن اسکی آنکھوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا**۔'' (ھِدایہ، ج٤ ص٣٦٨) یقیناً **بھابھی** بھی اَجنَبِیّہ ہی ہے۔ جو **دیوَر و جیٹھ** اپنی **بھابھی** کو قصداً شہوت کے ساتھ دیکھتے رہے ہوں، بے تکلُّف بنے رہے ہوں، مذاق مسخری کرتے رہے ہوں، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے ڈر کر فوراً سے

Marfat.com

پیشتر سچی توبہ کرلیں۔ **بھابھی** اگر **دَیْوَر** کو چھوٹا بھائی اور **جیٹھ** کو بڑا بھائی کہدے اِس سے بے پردَگی اور بے تکلُّفی جائز نہیں ہو جاتی بلکہ یہ اندازِ گفتگو بھی فاصلے دُور کر کے قریب لاتا ہے اور **دَیْوَر** و بھابھی بد نِگاہی، بے تکلُّفی، ہنسی مذاق وغیرہ گناہوں کے دَلدَل میں مزید دھنستے چلے جاتے ہیں۔ حالانکہ جیٹھ اور دَیْوَر و بھابھی کا آپس میں گفتگو کرنا بھی مُسَلسَل خطرہ کی گھنٹی بجاتا رہتا ہے!

؎ اللہ عزَّوَجلَّ کرے دل میں اُتر جائے مری بات

دَیْوَر و جیٹھ اور بھابھی وغیرہ خبردار رہیں کہ حدیث شریف میں ارشاد ہوا، ''اَلْعَیْنَانِ تَزْنِیَانِ'' یعنی آنکھیں زِنا کرتی ہیں۔ (مُسنَد اِمام احمد ج ۳ ص ۳۰۵ حدیث ۸۸۵۲) بَہر حال اگر ایک گھر میں رَہتے ہوئے عورت کیلئے قریبی نامَحرم رشتہ داروں سے پردہ دُشوار ہو تو چہرہ کھولنے کی تو اجازت ہے مگر کپڑے ہرگز ایسے باریک نہ ہوں جن سے بدن یا سَر کے بال وغیرہ چمکیں یا ایسے چُست نہ ہوں کہ بدن کے اَعضاء جسم کی ہَیْئَت (یعنی صورت و گولائی) اور سینے کا اُبھار وغیرہ ظاہر ہو۔

پردہ دار کے لئے آزمائش

سُوال: آج کل پردہ کرنے والیوں کا ''مُلّانی'' کہہ کر گھر میں مذاق اُڑایا جاتا

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

ہے، کبھی عورتوں کی کسی تقریب میں **مَدَنی بُرقع** اوڑھ کر چلی جائے تو کوئی کہتی ہے، **ارے**! یہ کیا اوڑھ رکھا ہے اُتارو اِس کو! کوئی بولتی ہے، **بس** ہمیں معلوم ہوگیا کہ تم بہُت پردہ دار ہو اب چھوڑو بھی یہ پردہ وَردہ! کوئی کہتی ہے، **دنیا** بہُت ترقّی کرچکی ہے اور تم نے کیا یہ دَقیانُوسی انداز اپنا رکھا ہے! وغیرہ۔ اِسطرح کی دل دُکھانے والی باتوں سے **شَرعی پردہ کرنے والی** کا دل ٹوٹ پھوٹ کر چکنا چُور ہو جاتا ہے۔ ان حالات میں اُسے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: واقِعی نہایت ہی نازُک حالات ہیں، **شَرعی پردہ** کرنے والی اسلامی بہن سخت آزمائش میں مُبتَلا رہتی ہے مگر ہمّت نہیں ہارنی چاہیے۔ مذاق اُڑانے یا اِعتِراض کرنے والیوں سے زور دار بحث شُروع کر دینا یا غصّے میں آکر لڑ پڑنا سخت نقصان دِہ ہے کہ اس طرح مسئلہ (مَس۔ءَ۔لہ) حل ہونے کے بجائے مزید اُلجھ سکتا ہے۔ ایسے مَوقَع پر یہ یاد کر کے اپنے دل کو تسلّی دینی چاہیے کہ جب تک تاجدارِ رسالت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے عام اِعلانِ نُبُوّت نہیں فرمایا تھا اُس وقت تک کُفّارِ بَداَنجام آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کو اِحتِرام کی نظر سے

Marfat.com

دیکھتے تھے اور آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو **امین** اور **صادق** کے لَقَب سے یاد کرتے تھے۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جُوں ہی علَی الْاِعلان اسلام کا ڈنکا بجانا شروع کیا وُہی کُفّارِ بَداَطوار طرح طرح سے ستانے، مذاق اُڑانے اور گالیاں سنانے لگے، صِرف یہی نہیں بلکہ جان کے دَرپے ہوگئے، مگر قربان جایئے! سرکارِ نامدار، اُمّت کے غمخوار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر کہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بالکل ہمّت نہ ہاری، ہمیشہ صَبْر ہی سے کام لیا۔ اب اسلامی بہن صَبْر کرتے ہوئے غور کرے کہ میں جب تک فیشن ایبل اور بے پردہ تھی میرا کوئی مذاق نہیں اُڑاتا تھا، جُوں ہی میں نے **شَرعی پردہ** اپنایا، ستائی جانے لگی۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کا شکر ہے کہ مجھ سے ظُلم پر صَبْر کرنے کی سنّت ادا ہو رہی ہے**۔ مَدَنی اِلتجاء ہے کہ کیسا ہی صَدمہ پہنچے صَبْر کا دامن ہاتھ سے مت چھوڑیئے نیز بلا اجازتِ شَرعی ہر گز زَبان سے کچھ مت بولئے۔ حدیثِ قُدسی میں ہے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: ''اے ابنِ آدم! اگر تُو **اوّل صَدمے** کے وَقت صَبْر کرے اور ثواب کا طالِب ہو تو میں تیرے لئے جنّت کے سِوا کسی

Marfat.com

ثواب پر راضی نہیں۔" (سُنَن ابن ماجہ ج۲ ص۲۶۶ حدیث ۱۵۹۷)

آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی دردناک آزمائش

سُوال: جس اسلامی بہن کو شرعی پردہ اور سنّتوں پر عمل وغیرہ کی وجہ سے معاشرہ میں **معاذَاللہ** حقیر سمجھتے ہوں اور خاندان میں بھی ستایا جاتا ہو اُس کی ڈھارس کیلئے کوئی دردانگیز حکایت بیان کیجئے۔

جواب: جس اسلامی بہن کو شرعی پردہ کرنے کے باعِث گھر اور خاندان میں ستایا جاتا ہو اُس کیلئے حضرتِ سیِّدَتُنا آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے واقِعات میں کافی درسِ عبرت ہے۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدَتُنا آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فِرعون کی زَوجیت میں تھیں۔ جادوگروں کی مَغلوبیّت اور ایمان آوری پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی حضرتِ سیِّدُنا **موسیٰ کلیم** اللہ علٰی نبیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر ایمان لے آئیں۔ جب فرعون کو اس کا عِلْم ہوا تو اُس نے طرح طرح سے سزائیں دینی شروع کیں کہ کسی طرح بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایمان سے مُنحَرِف (مُن۔حَ۔رِف) ہو جائیں مگر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ثابت قدم رہیں۔ آخِرِ کار فرعون نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو چلچِلاتی دھوپ میں لکڑی کے تختے پر لٹا کر **چَومیخا**

(چَو ۔ ے ۔ خا) کر دیا یعنی دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں میں مِیخیں (لوہے کی کیلیں) ٹھونک دیں، ظلم بالائے ظلم یہ کہ مبارک سینے پر **چکّی کے پاٹ** رکھوا دیئے کہ ہل بھی نہ سکیں۔ اِس شدید ترین اور نا قابلِ برداشت تکلیف میں بھی ان کے پائے ثبات کو ذرّہ برابر لغزِش نہ ہوئی، بیقرار ہو کر اپنے ربِّ غفّار جَلَّ جَلالُہٗ کے دربارِ گوہر بار میں عرض گزار ہوئیں:

رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَكَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَ نَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَ عَمَلِهٖ وَ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اے میرے رب! میرے لئے اپنے پاس جنّت میں گھر بنا اور مجھے فرعون اور اس کے کام سے نَجات دے اور مجھے ظالم لوگوں سے نَجات بخش۔

(پ ۲۸ التحریم ۱۱)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مُفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان (یعنی سیِّدَتُنا آسیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا) پر فِرِشتے مقرَّر فرما دیئے جنہوں نے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا پر سایہ کر لیا اور ان کا **جنّتی گھر** انہیں دکھا دیا جس سے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا ان تمام

مُصیبتوں کو بھول گئیں۔ بعض روایات میں ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مع جسم آسمان پر اُٹھالی گئیں۔ حضرت سیِّدَتُنا **آسیہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنّت میں ہمارے **حُضور** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے نِکاح میں ہوں گی۔

(نور العرفان ص ۸۹۶) **اللّٰہ عزّوجلّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم

مرحومہ امّی جان نے مَدَنی کام کرنے کی اِجازت دلوائی

اسلامی بہنو! آزمائشوں پر صبر کرنے والوں پر آج بھی ربّ عزّوجلّ کی عنایتوں کا ظہور ہوتا ہے، چُنانچہ **ایک** اسلامی بہن کا تحریری بیان اپنے انداز میں پیش کرنے کی سعی کرتا ہوں۔ **کوٹ** عطاری (کوٹری بابُ الاسلام سندھ) کی ایک اسلامی بہن کا بیان ہے کہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عزّوجلّ مجھے دعوتِ اسلامی سے پیار ہے، لہٰذا میں خوب بڑھ چڑھ کر **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی کام کرنا چاہتی تھی مگر میرے بچّوں کے ابّو اجازت نہیں دیتے تھے۔ میں پھر بھی شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے اپنی بِساط کے مطابق **مَدَنی کام** کیا کرتی۔ میری خوش نصیبی کہ

Marfat.com

صَفَرُالْمُظفَّر 1430ھ کے مُبارَک مہینے میں ہمارے عَلاقے کے ایک گھر میں دعوتِ اسلامی کی **اسلامی بہنوں کا مَدَنی قافِلہ** تشریف لایا۔ **جَدْوَل** کے مطابِق دوسرے دن ہونے والے **تربیَتی اجتماع** میں مجھے بھی شِرکت کی سعادت ملی۔ میں نے وہاں پر یہ دُعا مانگی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! ''اِس مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے میرے بچّوں کے ابّو مجھے **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی کام کرنے کی اجازت دے دیا کریں۔'' **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اُسی رات میرے بچّوں کے ابّو کو میری مرحومہ امّی جان (یعنی اُن کی ساس جو انہیں بیٹوں کی طرح چاہتی تھیں) کی خواب میں زیارت ہوئی **مرحومہ** نے فرمایا: تم میری بیٹی کو دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی کام** کیوں نہیں کرنے دیتے! اُسے اِس کی اجازت دے دو۔'' میرے بچّوں کے ابّو نے یہ خواب سنا کر مجھے ہنسی خوشی **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی کام** کرنے کی اِجازت دے دی۔ یوں اسلامی بہنوں کے **مَدَنی قافلے** کی بَرَکت سے میرے دل کی مُراد بَر آئی۔

قافلے میں ذرا مانگو آکر دعا ۔۔ پاؤ گے نعمتیں قافلے میں چلو
ہو گا لُطفِ خدا عَزَّوَجَلَّ آؤ بہنو دُعا ۔۔ مل کے سارے کریں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

Marfat.com

مَدَنی کام کی تڑپ مرحبا!

اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! مَدَنی قافلوں کی بھی کیسی پیاری پیاری بہاریں ہیں! **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اِس میں خوب دعائیں قَبول ہوتی ہیں۔ **مَدَنی کام** کے ذَرِیعے نیکی کی دعوت عام کرنے کی تڑپ مرحبا! کہ اس میں ثواب ہی ثواب ہے اِس ضمن چار احادیثِ مبارکہ پیش کی جاتی ہیں:

چار فرامینِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

﴿1﴾ نیکی کی راہ دکھانے والا **نیکی** کرنے والے کی طرح ہے۔ (1)

﴿2﴾ اگر **اللہ** عزَّوَجَلَّ تمہارے ذَرِیعے کسی ایک شخص کو ہدایت عطا فرمائے تو یہ تمہارے لئے اس سے اچھا ہے کہ تمہارے پاس سُرخ اُونٹ ہوں۔ (2)

﴿3﴾ بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ، اُس کے فِرِشتے، آسمان اور زمین کی مخلوق یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنے سُوراخوں میں اور مچھلیاں (پانی میں) لوگوں کو **نیکی سکھانے والے** پر "صلوٰۃ" بھیجتے ہیں۔ (3) **مُفَسِّرِ** شہیر **حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی "صلوٰۃ" سے اُس کی **خاص رحمت** اور مخلوق کی "صلوٰۃ" سے خصوصی دعائے رحمت مُراد ہے۔ (4)

---

(1) تِرمِذی ج ٤ ص ٣٠٥ حدیث ٢٦٧٩ (2) مُسلِم ص ١٣١١ حدیث ٢٤٠٦
(3) تِرمِذی ج ٤ ص ٣١٤ حدیث ٢٦٩٤ (4) مراۃ المناجیح ج ١ ص ٢٠٠

﴿4﴾ بہترین صَدَقہ یہ ہے کہ مسلمان آدمی عِلْم حاصل کرے پھر اپنے مسلمان بھائی کو سکھائے۔ (سُنَن ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۵۸ حدیث ۲۴۳)

گھر میں پردے کا ذِہن کیسے بنے؟

سُوال: گھر میں پردے کا ذِہن کس طرح بنایا جائے؟

جواب: فیضانِ سنّت نیز اسی کتاب ''**پردے کے بارے میں سُوال جواب**'' سے **گھر درس** جاری کر کے، مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والے سنّتوں بھرے بیانات کی کیسٹیں سنا سنا کر، **انفِرادی کوشش** کے ذریعے گھر کے مَردوں کو **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافِلوں کا مُسافِر** بنا کر گھر میں مَدَنی ماحول قائم کرنے کی کوشش جاری رکھئے۔ ان کیلئے دِل سوزی کے ساتھ دعاء بھی کرتے رہئے۔ خود کو اور اہلِ خانہ کو ہر گناہ سے بچانے کی **کُڑھن** پیدا کیجئے اور اِس کیلئے کوشش بھی جاری رکھئے۔ مگر نرمی نرمی اور نرمی کو لازِم کر لیجئے۔ بلا مَصلحتِ شَرعی سختی کرنا کُجا اس کا سوچئے بھی نہیں کہ عُموماً جو کام ''نرمی'' سے ہوتا ہے وہ ''گرمی'' سے نہیں ہوتا۔

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں

ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

بہر حال اپنے اہل وعیال کی اِصلاح کی ہر ممکن صُورت میں ترکیب بناتے رہنا چاہئے۔ پارہ 28 سورۃُ التَّحرِیم کی چھٹی آیتِ کریمہ میں ارشادِ خداوندی عزّوجل ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ

(پ ۲۸ التحریم ٦)

ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

ماتحت کے بارے میں پوچھا جائیگا

یاد رکھئے! خاوند اپنی بیوی کا، باپ اپنے بچّوں کا اور ہر شخص اپنے اپنے ماتحتوں کا ایک طرح سے "حاکم" ہے اور ہر حاکم سے اُس کے ماتحتوں کے بارے میں بروزِ محشر بازپُرس ہوگی۔ چُنانچِہ رَحمتِ عالَم، نیّرِ اعظم، نورِ مجسّم شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم، صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ معظّم ہے: "تم سب اپنے مُتعلِّقین کے سردار و حاکم ہو اور

حاکم سے روزِ قیامت اُسکی رَعِیَّت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔''

(صَحِیحُ البُخارِیّ ج۱ ص ۳۰۹ حدیث ۸۹۳)

چھوٹے بھائی کی اِنفِرادی کوشش

اسلامی بہنو! ہلاکت سے خود کو بچانے اور مغفرت پانے کا ایک بہترین ذَرِیعہ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کا سنّتوں بھرا مَدَنی ماحول بھی ہے۔ بَسا اوقات ایک فَرد کی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستگی گھر بھر کی اِصلاح کا سبب بن جاتی ہے ایسی بیسیوں بہاریں موجود ہیں، ایک بہار ملاحظہ ہو، چنانچہ **بابُ** المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کا بیان کچھ یوں ہے کہ ہمارا گھرانا بہت ماڈرن تھا۔ گھر کے اَفراد **فلموں ڈراموں** اور **گانے باجوں** کے رَسیا تھے۔ خدا کا کرنا یوں ہوا کہ میرے چھوٹے بھائی پر ایک اسلامی بھائی نے **اِنْفِرادی کوشش** کی۔ اِس پر انہوں نے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے **اِجتماع** میں شرکت کی سعادت پائی۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اجتماع میں مسلسل حاضری سے بھائی کے کردار میں **مَدَنی اِنقِلاب** برپا ہوگیا، وہ **نمازوں** کے پابند

Marfat.com

ہوگئے، سنّتوں پر عمل کی کوشش اور گھر والوں کی اِصلاح کی فکر میں رہنے لگے۔ وہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی برکتیں بتاتے اور ہمیں اسلامی بہنوں کے سنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کی رغبت دلاتے۔ ان کی مسلسل اِنفرادی کوشش بِالآخر رنگ لائی اور میں نے اسلامی بہنوں کے اجتماع میں شرکت کی سعادت پائی، وہاں کے ماحول کی رُوحانیت اور سنّتوں بھرے بیان نے مجھ پر عجیب کیفیت طاری کردی، دُعا کے دَوران میں نے خُوب رو رو کر اپنے گناہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کو کبھی نہ چھوڑنے کا عزمِ مُصَمَّم کیا۔ اَلحمدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسلامی بہنوں کے سنّتوں بھرے اجتماعات میں پابندی سے شرکت کی بدولت خوفِ خدا اور عشقِ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بڑھانے کا جذبہ نصیب ہوا۔ دعوتِ اسلامی کے صدقے ہمارے گھر کا بگڑا ہوا ماحول، مَدَنی ماحول میں تبدیل ہوگیا۔ گھر والوں کی باہمی رِضامندی سے T.V نکال دیا گیا کیوں کہ اس کے ہوتے ہوئے فلموں ڈراموں سے بچنا بے حد دُشوار ہے اور اب ہمارے گھر میں فلمیں ڈِرامے اور گانے نہیں بلکہ سرکار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نعتوں کے ترانے سنے جاتے ہیں۔

Marfat.com

نہ مرنا یاد آتا ہے نہ جینا یاد آتا ہے
محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم یاد آتے ہیں مدینہ یاد آتا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

اسلامی بہنو! بغیر ہمت ہارے خوب اِنفرادی کوشش کرتی رہیں اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ناکامی نہیں ہوگی۔ اِس ضمن میں اگر کوئی تکلیف بھی پہنچ جائے تو صَبر و شکیبائی کا دامن ہاتھ سے مت چھوڑیئے کہ آنے والی مصیبت اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بہت بڑی بھلائی کا پیش خیمہ ثابت ہوگی۔ حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ رُوح پَروَر ہے: "اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جس کے ساتھ بھلائی کا اِرادہ فرماتا ہے اُسے مصیبت میں مبتلا فرمادیتا ہے۔"

(صَحِیحُ البُخارِی ج ٤ ص ٤ حدیث ٥٦٤٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

دَیُّوث کی تعریف

سُوال: "دَیُّوث" کسے کہتے ہیں؟

Marfat.com

جواب : جو لوگ باوُجُودِ قدرت اپنی عورتوں اور مَحارِم کو بے پردَگی سے مَنْع نہ کریں وہ ''دَیُّوث'' ہیں۔ رَحمتِ عالمیان، سلطانِ دوجہان صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، ''تین شخص کبھی جنّت میں داخل نہ ہوں گے **دَیُّوث** اور مَردانی وَضْع بنانے والی عورت اور شراب نوشی کا عادی۔ (مجمعُ الزّوائد ج ٤ ص ٥٩٩ حدیث ٧٧٢٢) مَردوں کی طرح بال کٹوانے اور مَردانہ لباس پہننے والیاں اِس حدیثِ پاک سے عبرت حاصل کریں، چھوٹی بچّیوں کے لڑکوں جیسے بال بنوانے اور انہیں لڑکوں جیسے کپڑے اور ہیٹ وغیرہ پہنانے والے بھی احتیاط کریں تا کہ بچّی اسی عمر سے اپنے آپ کو مردوں سے ممتاز سمجھے اور ہوش سنبھالنے اور بالِغہ ہونے کے بعد اس کو اپنی عادات و اطوار شریعت کے مطابق بنانے میں مشکلات در پیش نہ آئیں۔ حدیثِ پاک میں یہ جو فرمایا گیا کہ ''کبھی جنّت میں داخل نہ ہوں گے۔'' یہاں اِس سے طویل عرصے تک جنّت میں داخِلے سے محرومی مُراد ہے۔ کیوں کہ جو بھی مسلمان اپنے گناہوں کی پاداش میں **مَعاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ دوزخ میں جائیں گے وہ بِالآخر جنّت میں ضَرور

Marfat.com

داخل ہوں گے۔ مگر یہ یاد رہے کہ ایک لمحے کا کروڑواں حصّہ بھی جہنّم کا عذاب کوئی برداشت نہیں کرسکتا لہٰذا ہمیں ہر گناہ سے بچنے کی ہر دم کوشش اور جَنّتُ الفِردوس میں بے حساب داخِلے کی دُعاء کرتے رہنا چاہئے۔ ''دَیُّوث'' کے بارے میں حضرتِ علّامہ عَلاؤالدّین حَصْکَفِی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں، ''دَیُّوث'' وہ شخص ہوتا ہے جو اپنی بیوی یا کسی مَحرم پر غیرت نہ کھائے۔'' (دُرِّمُختار ج ٦ ص ١١٣)

معلوم ہوا کہ باوُجُودِ قدرت اپنی زَوجہ، ماں بہنوں اور جوان بیٹیوں وغیرہ کو گلیوں بازاروں، شاپنگ سینٹروں اور مَخلوط تفریح گاہوں میں بے پردہ گھومنے پھرنے، اجنبی پڑوسیوں، نامَحرم رشتے داروں، غیر مَحرم ملازِموں، چوکیداروں اور ڈرائیوروں سے بے تکلُّفی اور بے پردگی سے مَنع نہ کرنے والے دَیُّوث، جنّت سے محروم اور جہنّم کے حقدار ہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مُجَدِّدِ دین ومِلّت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں، ''دَیُّوث سخت اَخبَث فاسِق (ہے) اور فاسقِ مُعلِن کے پیچھے نماز مکروہِ تحریمی۔ اسے اِمام بنانا حلال نہیں اور اسکے پیچھے نماز

پڑھنی گناہ اور پڑھی تو پھیرنا واجب۔" (فتاویٰ رضویہ مُخرّجہ ج ۶ ص ۵۸۳)

بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بیبیاں، اکبر زمیں میں غیرتِ قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو اُن سے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا؟ کہنے لگیں، "وہ عقل پہ مَردوں کی پڑ گیا!"

اگر عورَت نافرمانی کرے تو......؟

سوال: اگر مرد کی کوشش کے باوُجُود عورَتیں بے پردَگی سے باز نہ آئیں کیا تب بھی وہ دَیُّوث ہے؟

جواب: اگر مرد اپنی حیثیت کے مطابق مَنع کرتا ہے اور بے پردَگی سے روکنے کے شَرعی تقاضے اس نے پورے کئے ہیں اور وہ نہیں مانتیں تو اِس صورت میں مرد پر نہ کوئی الزام اور نہ وہ **دَیُّوث**۔ پس حَتَّی الْاِمکان بے پردَگی وغیرہ کے مُعامَلہ میں عورَتوں کو روکا جائے مگر حکمتِ عملی کے ساتھ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ اپنی زَوجہ یا ماں بہنوں پر اس طرح کی سختی کر بیٹھیں جس سے گھر کا اَمن ہی تہ وبالا ہو کر رہ جائے۔

کیا مُنہ بولے بھائی بہن کا پردہ ہے؟

سوال: کیا مُنہ بولے باپ، بھائی اور بیٹے وغیرہ سے بھی اسلامی بہن کا پردہ ہے؟

جواب: جی ہاں! اُن سے بھی پردہ ہے کہ کسی کو باپ، بھائی یا مُنہ بولا بیٹا بنا لینے

سے وہ حقیقی باپ، بھائی اور بیٹا نہیں بن جاتا۔ ان سے تو نِکاح بھی دُرُست ہے۔ ہمارے مُعاشَرے میں **منہ بولے رشتوں** کا رَواج عام ہے کوئی مرد کسی کو "ماں" بنائے ہوئے ہے، کوئی لڑکی کسی کو "بھائی" بنا بیٹھی ہے تو کسی خاتون نے کسی کو "بیٹا" بنالیا ہے، کوئی کسی جوان لڑکی کا **مُنہ بولا چچا** ہے تو کوئی **مُنہ بولا باپ** اور پھر بے پردگیوں، بے تکلُّفیوں اور مخلوط دعوتوں کے گناہ و پاپ کا وہ سیلاب ہے کہ **اَلْاَمان وَ الْحَفِیظ**۔ صِنفِ مُخالِف کے ساتھ منہ بولے رشتے قائم کرنے والوں اور والیوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہنا چاہئے۔ یقیناً شیطان پہلے سے بول کر وار نہیں کرتا۔ حدیثِ پاک میں آتا ہے، "دنیا اور عورتوں سے بچو کیونکہ بنی اسرائیل میں سب سے پہلا فتنہ عورتوں کی وجہ سے اُٹھا۔" (صَحیح مُسلِم ص۱٤٦٥ حدیث۲۷٤۲)

لے پالک بچّہ کا حُکم

سوال: کسی کا بچّہ گود لے سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: لے تو سکتے ہیں، مگر وہ نامَحرم ہو تو جب سے عورتوں کے "مُعامَلات" سمجھنے لگے، اُس سے پردہ کیا جائے۔ فُقَہائے کِرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلام

فرماتے ہیں: مُراہِق (یعنی قریبُ البُلُوغ لڑکے) کی عمر بارہ سال ہے۔

(رَدُّالمُحتار ج ٤ ص ١١٨)

بچّی گود لینا کیسا؟

سُوال: کسی کی بچّی گود لینا کیسا؟ کیا اِس کو "بیٹی" بنالینے سے جوان ہونے پر منہ بولے باپ سے پردے کے مسائل میں رعایت ہوجائے گی؟

جواب: بچّی لینی ہو تو آسانی اِسی میں ہے کہ محرمہ مَثَلاً سگی بھتیجی یا سگی بھانجی لے تاکہ رضاعی (یعنی دودھ کا) رشتہ قائم نہ ہو تب بھی بالِغہ ہونے کے بعد ساتھ رہ سکے مگر بالِغہ ہونے کے بعد گھر کے نامحرموں مَثَلاً سگے چچا یا سگے ماموں جنھوں نے پالا اُن کے بالِغ لڑکوں سے (جب کہ وہ دودھ شریک بھائی نہ ہوں) پردہ واجب ہوجائے گا۔ اگر گود لی بچّی نامَحرمہ تھی تو بالِغہ بلکہ قریبِ بُلُوغ پہنچے تو اُس کو پالنے والا نامحرم باپ اپنے ساتھ نہ رکھے۔ چُنانچِہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولینا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن **فتاوٰی رضویہ** جلد 13 صَفْحہ 412 پر فرماتے ہیں: "لڑکی بالِغہ ہوئی یا قریبِ بُلُوغ پہنچی جب تک شادی نہ ہو ضَرور اس کو باپ کے پاس رہنا چاہئے یہاں تک

Marfat.com

کہ نو برس کی عمر کے بعد سگی ماں سے لڑکی لے لی جائے گی اور باپ کے پاس رہے گی نہ کہ اجنبی (یعنی جس سے ہمیشہ کیلئے شادی حرام نہیں اُس کے پاس) **جس کے پاس رہنا کسی طرح جائز ہی نہیں، بیٹی کر کے پالنے سے بیٹی نہیں ہو جاتی۔**" فُقہائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام فرماتے ہیں: مُشْتَھَاۃ (یعنی بالغہ ہونے کے قریب لڑکی) کی کم از کم عمر نو سال ہے۔ (رَدُّالْمُحتار ج۴ ص۱۱۸)

لے پالک سے پردہ جائز ہونے کی صورت

سوال: بچپن سے پلے ہوئے بچّوں کے سمجھدار ہونے پر "پردہ" نافذ کرنا انتہائی دُشوار معلوم ہوتا ہے۔ کوئی ایسی صورت ہو تو بتا دیجئے کہ بچّہ گود لیں تو جوان ہو جانے پر پردہ واجِب نہ ہو۔

جواب: اِس کی صورت یہ ہے کہ جو بچّہ یا بچّی گود لی ہے اُس سے دُودھ کا رِشتہ قائم کر لے۔ لیکن دودھ کا رشتہ قائم کرنے میں یہ بات مدِّ نظر رکھنا ضروری ہے کہ اگر بچّی گود لینا ہو تو شوہر سے رَضاعت کا رشتہ قائم کیا جائے مثلاً شوہر کی بہن یا بھانجی یا بھتیجی اس بچّی کو اپنا دودھ پلا دے اور اگر بچہ گود لینا ہو تو بیوی اس سے اپنا رضاعت کا رشتہ قائم کرے مثلاً

بیوی خود یا بیوی کی بہن یا بیٹی یا بھانجی یا بھتیجی اس بچے کو اپنا دودھ پلادے۔اس طرح دونوں صورت میں بیوی اور شوہر دونوں کے لئے پردے کے مسائل حل ہو جائیں گے۔یہ یاد رہے جب بھی دودھ کا رشتہ قائم کرنا ہو تو بچے کو (ہجری سن کے حساب سے) دو سال کی عمر تک دودھ پلایا جائے۔اس کے بعد دودھ پلانا جائز نہیں بلکہ ماں کے لئے اپنی سگی اولاد کو بھی دو سال کی عمر کے بعد کو دودھ پلانا جائز نہیں لیکن ڈھائی سال کی عمر کے اندر بھی اگر بچہ کسی عورت کا دودھ پی لے تو بھی دودھ کا رشتہ قائم ہو جاتا ہے۔

لڑکا کب بالِغ ہوتا ہے؟

سوال: لڑکا کب بالغ ہوتا ہے؟

جواب: ہجری سن کے حساب سے 12 اور 15 سال کی عمر کے دَوران جب بھی (جماع یا مُشت زنی وغیرہ کے ذَریعے) اِنزال ہوا یا سوتے میں اِحتِلام ہوا یا اُس کے جِماع سے عورت حامِلہ ہوگئی تو اُسی وَقت بالغ ہو گیا اور اُس پر غُسل فرض ہو گیا۔اگر ایسا نہ ہوا تو ہجری سن کے مطابق 15 برس کا ہوتے ہی بالغ ہو گیا۔ (دُرِّمختار ج ۹ ص ۲۰۹ ملخصاً)

Marfat.com

لڑکی کب بالغہ ہوتی ہے؟

سوال: لڑکی کب بالغہ ہوتی ہے؟

جواب: ہجری سن کے حساب سے 9 اور 15 سال کی عمر کے دوران احتلام ہو یا حیض آجائے یا حمل ٹھہر جائے تو بالغہ ہوگئی ورنہ ہجری سن کے مطابق 15 سال کی ہوتے ہی بالغہ ہے۔ (ایضاً)

کتنی عمر کے لڑکے سے پردہ ہے؟

سوال: کتنی عمر کے لڑکے سے پردہ کیا جائے۔

جواب: پارہ 18 سورۃُ النُّور کی آیت نمبر 31 میں ہے:

اَوِ الطِّفْلِ الَّذِیْنَ لَمْ یَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ترجمۂ کنزالایمان: یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں۔ اِس آیتِ کریمہ کے تحت **مُفَسِّرِ** شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان فرماتے ہیں: یعنی وہ چھوٹے بچے جو ابھی بُلُوغ کے قریب بھی نہ ہوں (ان سے پردہ نہیں) معلوم ہوا کہ مُراہق یعنی قریبُ البُلُوغ لڑکے سے پردہ چاہئے۔" (نور العرفان ص ٥٦٤) **فُقَہائے کرام** رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلام فرماتے ہیں: مُشْتَهاة (یعنی قریبُ البُلُوغ لڑکی) کی کم

Marfat.com

از کم عمر نو سال اور مُراہِق (یعنی قریبُ البُلوغ لڑکے) کی بارہ سال ہے۔

(رَدُّالْمُحتَار ج ٤ ص ١١٨) میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”نو برس سے کم کی لڑکی کو پردہ کی حاجت نہیں اور جب پندرہ برس کی ہو سب غیر محارِم سے پردہ واجِب، اور نو سے پندرہ تک اگر آثارِ بُلوغ ظاہر ہوں تو (بھی پردہ) واجب۔ اور نہ ظاہر ہوں تو مُستحب خصوصاً بارہ برس کے بعد بہُت مُؤَکّد (یعنی سخت تاکید ہے) کہ یہ زمانہ قُربِ بُلوغ وکمالِ اِشتہا کا ہے (یعنی 12 برس کی عمر کی لڑکی کے بالِغہ ہو جانے اور شہوت کے کمال تک پہنچنے کا قریبی دَور ہے)

(فتاویٰ رضویہ ج۲۳ ص ٦٣٩)

کافِرہ عورت سے پردہ

سُوال: کیا اسلامی بہن کا **کافرہ عورت** سے بھی پردہ ہے؟

جواب: جی ہاں۔ **کافِرہ عورت** سے بھی اُسی طرح پردہ ہے جس طرح غیر مرد سے۔ کافرہ عورت سے پردہ کی تفصیل یہ ہے کہ اسلامی بہن کا کافرہ عورت سے اسی طرح کا پردہ ہے جس طرح کہ ایک اجنبی مرد سے پردہ ہوتا ہے یعنی اصل مذہب کے مطابق عورت کے لئے سوائے چہرے

کی ٹکلی، ہتھیلی اور ٹخنے کے نیچے پاؤں کہ جسے ظاہرِ زینت کہا جاتا ہے تمام جسم کا اجنبی سے چھپانا ضروری ہے اور ''مُتَأَخِرین'' کے نزدیک اجنبی مرد سے یہ تین اَعضاء بھی چھپائے جائیں گے۔ عورت کو اجنبی مرد سے پردہ کے احکام پارہ 18 سورۃُ النُّور کی آیت نمبر 31 میں بیان کئے گئے ہیں۔ اسی آیت مبارکہ میں مسلمان عورت کا کافرہ سے پردے کا حکم بھی بیان ہوا کہ سوائے مَاظَھَرَ مِنْھَا یعنی جتنا خود ہی ظاہر ہے کے ایک مسلمان عورت کا تمام جسم جس طرح اجنبی مرد کے لئے عورت (یعنی چھپانے کی چیز) ہے اسی طرح کافرہ کے لئے بھی ستر (یعنی چھپانے کی چیز) ہے جیسا کہ مقامِ اِستثناء میں اَوْ نِسَآئِھِنَّ (یعنی یا اپنے دین کی عورتیں) سے ظاہر ہے۔ چنانچہ اللہ عزّوجلّ ارشاد فرماتا ہے:

وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ یَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُیُوْبِهِنَّ ۪ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآىٕهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآىٕهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْۤ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْۤ

Marfat.com

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔

اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآىِٕهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِیْنَ غَیْرِ اُولِی الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِیْنَ لَمْ یَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۪ وَ لَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِهِنَّ ؕ وَ تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ جَمِیْعًا اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۳۱ (پ ۱۸ النور ۳۱)

میرے آقائے نعمت، اعلیحضرت، امامِ اہلسنّت، عظیمُ البرکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رسالت، مُجدِّدِ دین و مِلّت، پیرِ طریقت، عالمِ شریعت، حامیٔ سُنّت، ماحیٔ بدعت، باعثِ خیر و برکت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرّحمٰن اپنے شہرۂ آفاق ترجمۂ قرآن کنزُ الایمان میں اِس کا ترجمہ یوں فرماتے ہیں: اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا سنگار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹے یا شوہروں کے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے یا اپنے دین کی عورتیں یا اپنی کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی مِلک ہوں یا نوکر بشرطیکہ شہوت

Marfat.com

والے مرد نہ ہوں یا وہ بچے جنھیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگار اور اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی طرف توبہ کرو اے مسلمانو سب کے سب اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ۔

حضرتِ صدرُ الاَفاضِل سیِّدُنا و مولیٰنا محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی علیہ رحمۃ اللہِ الھادی **خزائنُ العرفان** میں اِس حصّہ آیت اَوْ نِسَآئِهِنَّ (یعنی یا اپنے دین کی عورتیں) کے تحت فرماتے ہیں: امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرتِ سیِّدُنا ابو عُبَیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا تھا کہ کُفّار اہلِ کتاب کی عورتوں کو مسلمان عورتوں کے ساتھ حمّام میں داخل ہونے سے منع کریں۔ اس سے معلوم ہوا کہ مُسلمہ عورت کو کافرہ عورت کے سامنے اپنا بدن کھولنا جائز نہیں۔

اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربّ العزّت کا فتویٰ

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مُجدِّدِ دین و ملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: "شریعت کا تو یہ حکم ہے کہ **کافرہ عورت** سے مسلمان عورت کو ایسا پردہ واجب ہے جیسا انھیں مَرد سے۔ یعنی سر کے بالوں کا کوئی حصّہ یا بازو یا کلائی یا گلے سے

Marfat.com

پاؤں کے گٹوں کے نیچے تک جسم کا کوئی حصہ مسلمان عورت کا کافرہ عورت کے سامنے کُھلا ہونا جائز نہیں۔" (فتاوٰی رضویہ ج ۲۳ ص ۶۹۲)

فاجِرہ عورت سے پردہ

سُوال: کیا فاسقہ عورت سے بھی پردہ کرنا ضروری ہے؟

جواب: نہیں۔ کبیرہ گناہ کرنے والی یا صغیرہ گناہ پر اصرار کرنے والی مَثَلاً نماز نہ پڑھنے والی، ماں باپ کو ستانے والی، غیبت و چغلی کرنے والی فاسِقہ کہلاتی ہے۔ جبکہ زانیہ، فاحِشہ اور بدکار عورت کو فاسِقہ کے ساتھ ساتھ فاجِرہ بھی کہتے ہیں۔ فاسِقہ سے پردہ نہیں اور فاجِرہ سے بھی پردہ کرنے کا احتیاطاً حکم ہے۔ اُس کی صُحبت سے بچنا بے حد ضَروری ہے کہ بُری صُحبت بُرا پھل لاتی ہے۔ فاجِرہ سے ملنے کے بارے میں حکمِ شَریعت بیان کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ہاں یہ (یعنی اُس سے پردہ کرنے کا) حکم اِحتیاطی ہے، مگر یہ اِحتیاط ضَروری ہے جب دیکھے کہ اب کچھ بھی بُرا اثر پڑتا معلوم ہوتا ہے فوراً اِنقِطاعِ کُلّی (یعنی مکمَّل دُوری اختیار) کرے اور اس کی صُحبت کو آگ جانے۔ اور انصاف یہ ہے کہ بُرا اثر پڑتے معلوم نہیں

Marfat.com

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

ہوتا اور جب پڑ جاتا ہے تو پھر اِحتیاط کی طرف ذِہن جانا قدرے دشوار ہے لہٰذا امان وسلامت (فاجِرہ سے) جُدا رہنے ہی میں ہے۔ وَبِاللّٰہِ التَّوفیق (اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی مدد سے توفیق مُیَسَّر آتی ہے) (فتاوٰی رضویہ ج۲۲ ص ۲۰٤ مُلَخَّصًا) مولانا جلالُ الدّین رُومی قُدِّسَ سِرُّہُ العزیز مثنوی شریف میں فرماتے ہیں: ؎

تا توانی دُور شو اَز یارِ بد یارِ بد بدتر بُود اَز مارِ بد

مارِ بد تنہا ہمیں بَر جاں زند یارِ بد بر جان و بر ایماں زند

(یعنی جب تک ممکن ہو بُرے یار (ساتھی) سے دُور رہو کیونکہ بُرا ساتھی بُرے سانپ سے بھی زیادہ خطرناک اور نقصان دہ ہے، اس لئے کہ خطرناک سانپ تو صرف جان یعنی جسم کو تکلیف یا نقصان پہنچاتا ہے جبکہ بُرا ساتھی جان اور ایمان دونوں کو برباد کردیتا ہے) (گلدستہ مثنوی ص ۹٤)

میری زندگی کا مقصد

اسلامی بہنو! بُری صُحبت میں ہلاکت ہی ہلاکت اور اچھی صُحبت اور اچھوں سے مَحَبَّت ونسبت میں ہر طرح سے عافیت ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکتوں کے کیا کہنے! بربادیٔ آخرت پر

Marfat.com

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) جو مجھ پر درودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

چلنے والی کتنی ہی اسلامی بہنوں کو راہِ جنت پر سفر نصیب ہو گیا، ایسی ہی ایک مدنی بہار سنئے، چنانچہ **بابُ المدینہ** (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کا بیان کچھ یُوں ہے کہ میں دنیا کی رنگینیوں میں گُم اور امتحانِ آخرت سے بے فکر ہو کر زندگی کے ایّام گزار رہی تھی۔ ایک دن **دعوتِ اسلامی** کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ کسی اسلامی بہن نے **اِنفرادی کوشش** کرتے ہوئے مجھے عالمی مدنی مرکز **فیضانِ مدینہ** کے تہ خانے میں ہونے والے اسلامی بہنوں کے سُنّتوں بھرے **اجتماع** میں شرکت کی دعوت دی۔ اُن کی شفقت کے نتیجے میں مجھے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی، وہاں **مدنی انعامات** سے مُتعلِّق بیان جاری تھا، میں نے ہمہ تن گوش ہو کر بیان سننا شروع کر دیا۔ بیان انتہائی پُرسوز تھا مجھ پر ایکدم رِقّت طاری ہو گئی اور میرے بدن کا رُواں رُواں **خوفِ خدا** عَزَّوَجَلَّ کی وجہ سے کانپ اُٹھا۔ بیان کے اختِتام پر میں نے سچے دل سے **نیّت** کی کہ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آئندہ زندگی **مدنی اِنعامات** پر عمل کرتے ہوئے گزاروں گی۔ پھر **مدنی اِنعامات** پر عمل کی برکت سے **مدنی**

Marfat.com

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

بُرقع پہننے کی سعادت بھی نصیب ہوگئی ہے۔ اب میں نے اپنی زندگی کو اس مَدَنی مقصد کے تحت گزارنے کا عزم کیا ہوا ہے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** **ان شاء اللہ** عزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کے لئے **مَدَنی انعامات** پر عمل کرنا ہے اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لئے گھر کے مَحرم مردوں کو **مَدَنی قافلے** میں سفر کروانا ہے۔

دے جذبہ "مدنی انعامات" کا تو کرم بہرِ شہِ کرب و بلا ہو
کرم ہو دعوتِ اسلامی پر، یہ شریک اس میں ہر اِک چھوٹا بڑا ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

883 اجتماعات

اسلامی بہنو! ابھی آپ نے ان دنوں کی **مَدَنی بہار** ملاحظہ فرمائی جب **دعوتِ اسلامی** کے **عالمی مَدَنی مرکز** ہی میں اسلامی بہنوں کا ہفتہ وار سنّتوں بھرا اجتماع ہوتا تھا! اب مَدَنی مرکز نے ہر اتوار کو دوپہر ڈھائی بجے ہونے والے اس ایک اجتماع کو تادمِ تحریر تقریباً 37 مقامات پر تقسیم کردیا ہے۔ جُوں جُوں مَدَنی آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی

Marfat.com

عاشقاؤں کی تعداد بڑھتی جائیگی اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ توں توں تقسیم کا سلسلہ بھی مزید جاری رہے گا۔ علاوہ ازیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہر بدھ کی دوپہر کو بابُ المدینہ کراچی میں ذیلی سطح پر بھی تادمِ تحریر تقریباً 883 مقامات پر ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات ہوتے ہیں۔

مَدَنی اِنعامات کس کیلئے کتنے؟

اس پُرفِتن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقۂ کار پر مشتمل شریعت وطریقت کا جامع مجموعہ بنام **''مَدَنی انعامات''** بصورتِ سُوالات مُرتّب کیا گیا ہے۔ اسلامی بھائیوں کیلئے **72**، اسلامی بہنوں کیلئے **63**، طَلَبۂ علمِ دین کیلئے **92**، دینی طالبات کیلئے **83**، مَدَنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں کیلئے **40** جبکہ خُصوصی اسلامی بھائیوں (یعنی گونگے بہروں) کے لئے **27 مَدَنی اِنعامات** ہیں۔ بے شمار اسلامی بھائی، اسلامی بہنیں اور طَلَبہ **مَدَنی اِنعامات** کے مطابق عمل کر کے روزانہ سونے سے قبل **''فکرِ مدینہ کرتے ہوئے''** یعنی اپنے اَعمال کا جائزہ لے کر **مَدَنی اِنعامات** کے جیبی سائز رسالے میں دیئے گئے خانے پُر کرتے ہیں۔ ان مَدَنی اِنعامات کو اِخلاص کے

Marfat.com

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

ساتھ اپنا لینے کے بعد نیک بننے اور گناہوں سے بچنے کی راہ میں حائل رُکاوٹیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے اکثر دُور ہو جاتی ہیں اور اس کی بَرَکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذِہن بھی بنتا ہے۔ سبھی کو چاہئے کہ باکردار مسلمان بننے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ حاصل کریں اور روزانہ **فکرِ مدینہ** (یعنی اپنا مُحاسبہ) کرتے ہوئے اس میں دیئے گئے خانے پُر کریں اور ہجری سن کے مطابق ہر مَدَنی یعنی قمری ماہ کے ابتِدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے **مَدَنی اِنعامات** کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنائیں۔

ولی اپنا بنا لے تُو اس کو ربِّ لَم یَزَل عزوجل
مَدَنی اِنعامات پر کرتا رہے جو بھی عمل

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عامِلینِ مَدَنی اِنعامات کے لئے بِشارتِ عُظمیٰ

مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے والے کس قَدَر خوش قسمت ہوتے ہیں اس کا اندازہ اس **مَدَنی بہار** سے لگایئے چُنانچہ حیدرآباد (بابُ

Marfat.com

الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح حلفیہ (یعنی قسمیہ) بیان ہے کہ ماہِ رجبُ المرجّب ۱۴۲۶ ھ کی ایک شب مجھے خواب میں **مُصطَفٰے جانِ رحمت** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وٰالہٖ وسلَّم کی زِیارت کی عظیم سعادت ملی۔ لَبہائے مبارَکہ کو جُنبِش ہوئی اور رَحمت کے پُھول جھڑنے لگے، اور مِیٹھے بول کے الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: **جو اِس ماہ روزانہ پابندی سے مَدَنی اِنعامات سے مُتَعَلِّق فکرِ مدینہ کرے گا، اللہ** عزَّوَجَلَّ **اُس کی مغفِرت فرمادیگا۔**

"مَدَنی انعامات" کی بھی مرحبا کیا بات ہے
قُربِ حق کے طالبوں کے واسطے سوغات ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کیا اُستاد سے بھی پردہ ہے؟

سُوال: کیا نامَحرم اُستاد سے بھی پردہ ہے؟

جواب: جی ہاں۔ مَثَلاً بچپن میں کسی نامَحرم سے قراٰنِ پاک پڑھتی تھی اور اب بالِغہ ہوگئی تو اُس اُستاد سے بھی پردہ فرض ہوگیا۔ **اعلیٰ حضرت**، امامِ

اہلِ سنّت، مُجَدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ''رہا پردہ اُس میں اُستاذ وغیرِ اُستاذ، عالم وغیرِ عالم پیر سب برابر ہیں۔'' (فتاوٰی رضویہ ج۲۳ ص ۶۳۹)

پیر اور مُریدَنی کا پردہ

سُوال: کیا مُریدَنی اور پیر کا بھی پردہ ہے؟

جواب: جی ہاں، نامَحرم پیر سے بھی عورت کا پردہ ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مُجَدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ''پردہ کے باب میں پیر وغیرِ پیر ہر اجنبی کا حکم یکساں ہے۔'' (فتاوٰی رضویہ ج۲۲ ص ۲۰۵)

عورت نامَحرم پیر کا ہاتھ نہیں چوم سکتی

سُوال: کیا اسلامی بہن اپنے مُرشِد کا ہاتھ چوم سکتی ہے؟

جواب: **اسلامی بہن کو نامحرم پیر صاحب کا ہاتھ چومنا حرام ہے۔** نہ روکے تو پیر بھی گنہگار ہے۔ میٹھے میٹھے آقا مکّی مدینے والے مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا طرزِ عمل مُلاحظہ ہو، چُنانچہ اُمُّ المُؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: تاجدارِ

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

رسالت، شہنشاہِ نُبُـوُّت، پیکرِ جُود وسخاوت، سراپا رحمت، محبوبِ ربُّ العزّت عَـزَّوَجَـلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم جن عورتوں کو بیعت (بَے۔عَت) کرتے اُن سے فرماتے، ''جاؤ میں نے تمہیں بیعت کیا۔'' خُدا کی قسم! بَیْعَت کرنے میں آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا مبارک ہاتھ کبھی کسی عورت کے ہاتھ کے ساتھ نہیں چُھوا۔ (ابن ماجہ ج ۳ ص ۳۹۸ حدیث ۲۸۷۵) حضرتِ سیِّدَتُنا اُمَیْمَہ بنتِ رُقَیْقَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں چند خواتین کے ساتھ سرکارِ دو عالَم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم سے بَیْعَت کرنے کے لیے حاضر ہوئی۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: ''اِنِّـی لَا اُصَـافِـحُ النِّسَاء یعنی میں عورتوں سے مُصافَحہ نہیں کرتا۔ یعنی ہاتھ نہیں ملاتا۔

(سُنَن ابن ماجہ ج ۳ ص ۳۹۸ حدیث ۲۸۷۶)

غیر عورتوں سے ہاتھ ملانے کا عذاب

غیر کا عورتوں سے ہاتھ چُھوانا تو دُور رہا صرف ان سے ہاتھ ملائے تو اِس کا عذاب بھی کم خوفناک نہیں۔ چُنانچہ حضرتِ فقیہ ابواللّیث سمرقندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نَقل فرماتے ہیں: دُنیا میں اَجْنَبِیَّہ عورت

Marfat.com

سے ہاتھ مِلانے والا بروزِ قیامت اِس حال میں آئے گا کہ اُس کے ہاتھ اُس کی گردن میں آگ کی زنجیروں کے ساتھ بندھے ہوں گے۔ (قرة العيون مع روض الفائق ص ۳۸۹)

عورت کا قراٰن سیکھنے کیلئے گھر سے نکلنا

سُوال: قراٰنِ پاک دُرُست پڑھنا ضَروری ہے تو کیا اسلامی بہن اسے سیکھنے کے لئے گھر سے نکل سکتی ہے؟

جواب: بہتر یِہی ہے کہ گھر کے کسی مَحْرم کے ذَرِیعے سیکھے ورنہ باَمرِ مجبوری کسی اِسلامی بہن سے سیکھنے کے لئے اِس طرح باہَر نکلے کہ پردے کے تمام شَرعی تقاضے پورے ہوں۔

اِستِقامت کا پھل

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی ماحول** اور بِالْخُصُوص **مَدَنی قافِلوں** میں خوب عِلمِ دین اور سنّتیں سیکھنے کا موقع ملتا ہے، **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی ماحول** کے ساتھ وابَستگی سے زندگی میں وہ وہ حیرت انگیز تبدیلیاں آتی ہیں کہ دیکھنے والے وَرْطۂ حیرت میں پڑ جاتے ہیں، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکتوں سے مالا مال ایک **مَدَنی بہار**

Marfat.com

مُلاحظہ فرمایئے، چنانچہ بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی رنگ میں رنگنے سے پہلے میں بہت **فُضُول گو** تھی، مذاق مَسخری اور طَنز بازی کر کے دوسروں کو تنگ کرنا میرا محبوب مَشغَلہ تھا، نمازوں کی پابندی کا بالکل بھی ذہن نہ تھا۔ منگل کے روز چند اسلامی بہنیں ہمارے گھر **نیکی کی دعوت** دینے آیا کرتیں مگر ہم تینوں بہنیں سُنی اَن سُنی کر دیتیں بلکہ بعض اوقات تو مَطْبَخ (یعنی باورچی خانے) میں جا چُھپتیں۔ امّی جان کو پتا چلتا تو وہ آکر ہمیں سمجھاتیں کہ بے چاریاں خود چل کر ہمارے گھر آئی ہیں، کم از کم اُن کی بات تو سُن لو کہ وہ بھی آخر تمہاری ہی طرح انسان ہیں۔ اُن اسلامی بہنوں کی **اِستقامت** پر قُربان کہ ہمارے لااُبالی پن کے باوُجود ہمت ہارے بغیر اُنہوں نے مَدَنی کوششیں جاری رکھیں، **اَلحمدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ پھر وہ دن بھی آیا کہ میری بڑی بہن نے ان کی ترغیب پر دعوتِ اسلامی کے **مَدرَسۃُ المدینہ** کے مُعلِّمہ کورس میں داخِلہ لے لیا۔ وہاں ان کا **مَدَنی ذِہن بنتا** چلا گیا، انہیں دیکھ کر ہم دونوں بہنوں کو بھی شوق پیدا ہوا چُنانچہ ہم نے بھی مُعلِّمہ کورس میں

داخلہ لے لیا۔ **اَلحمدُلِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ وقت کے ساتھ ساتھ ہم تینوں بہنیں **مَدَنی رنگ** میں رنگ گئیں **مَدَنی برقع** بھی اپنا لیا اور **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی کام کرتے کرتے آج میں علاقائی مشاوَرت کی خادِمہ کے طور پر اسلامی بہنوں میں **نیکی کی دعوت** کی دُھومیں مچانے کے لئے کوشاں ہوں۔

تمہیں لُطف آ جائیگا زندگی کا
قریب آ کے دیکھو ذرا مَدَنی ماحول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

ہر بات پر ایک سال کی عِبادت کا ثواب

اسلامی بہنو! اس مَدَنی بہار میں اُن اِسلامی بہنوں اوراِسلامی بھائیوں کے لئے **دَرس** پوشیدہ ہے جو یہ کہتے سُنائی دیتے ہیں کہ ہماری تو کوئی **سُنتا** ہی نہیں! عرصہ ہوگیا فُلاں پر **اِنفِرادی کوشش** کرتے ہوئے مگر کوئی **نتیجہ** نہیں نکلا! ایسوں کی خدمت میں اَدَب سے درخواست ہے کہ **"ہمارا کام نیکی کی دعوت پہنچانا ہے، منوانا ہمارا منصب نہیں۔"** اگر ہمت ہارے بغیر اِستِقامت کے ساتھ **اِنفِرادی کوشش**

Marfat.com

جاری رکھیں گے تو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک دن کوششیں بھی رنگ لائیں گی بصورتِ دیگر نیکی کی دعوت دینے کا ثواب تو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مل ہی جائے گا۔ چنانچہ بارگاہِ ربُّ الانام عَزَّوَجَلَّ میں حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جو اپنے بھائی کو نیکی کا حکم کرے اور بُرائی سے روکے اس کی جزا کیا ہے؟ اللہ تبارَکَ وَتعالٰی نے ارشاد فرمایا: میں اُس کے ہر ہر کلمہ کے بدلے **ایک ایک سال کی عبادت کا ثواب** لکھتا ہوں اور اُسے جہنّم کی سزا دینے میں مجھے حیا آتی ہے۔ (مُکاشَفَۃُ القُلُوب ص ۴۸)

عورت کا پیر سے علم حاصل کرنا

سوال: کیا اسلامی بہن اپنے پیر صاحب سے عِلمِ دین حاصل کر سکتی ہے؟

جواب: اِس کی بعض شرائط ہیں۔ چنانچہ میرے آقا **اعلیٰ حضرت**، امامِ اہلِ سنّت، مُجَدِّدِ دِین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ”اگر بدن موٹے اور ڈھیلے کپڑوں سے ڈھکا ہے، نہ ایسے باریک (کپڑے) کہ بدن یا بالوں کی رنگت چمکے نہ ایسے تنگ (کپڑے) کہ بدن کی حالت دِکھائیں اور جانا تنہائی میں نہ ہو اور پیر جوان نہ

Marfat.com

ہو (یعنی ایسا بوڑھا ضَعیف جس سے طَرَفَین یعنی پیر اور مُریدَنی میں سے کسی ایک کی جانب سے بھی شَہوت کا اندیشہ نہ ہو) غَرَض کوئی فِتنہ نہ فِی الحال ہو نہ اسکا اندیشہ (آیندہ کیلئے) ہو تو عِلمِ دین (اور) اُمورِ راہِ خُدا عزوجل سیکھنے کے لئے جانے اور بُلانے میں حَرَج نہیں۔" (فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص ۲۴۰)

عورت پِیر سے بات چیت کرے یا نہ؟

سُوال: کیا اسلامی بہن نامَحرم پیر یا دیگر لوگوں سے بات کرسکتی ہے؟

جواب: بِقَدرِ ضَرورت کے وَقت کرسکتی ہے۔ اِس کی صُورَتیں بیان کرتے ہوئے میرے آقا **اعلیٰ حضرت**، امامِ اہلِ سنّت، مُجَدِّدِ دین ومِلّت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرحمٰن فرماتے ہیں: "تمام مَحارِم (سے گفتگو کرسکتی ہے) اور (اگر) حاجت ہو اور اندیشۂ فِتنہ نہ ہو، نہ خَلْوَت (یعنی تنہائی) ہو تو پردے کے اندر سے بعض نامَحرم سے بھی (بات کرسکتی ہے)۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص ۲۴۳) پیر صاحب سے اُن کی اِجازت کے بِغیر بات چیت نہ کی جائے نیز اُن کو گفتگو کے لئے مجبور بھی نہ کیا جائے، ہوسکتا ہے کہ اُن کے نزدیک گفتگو نہ کرنے ہی میں بہتری ہو۔

پیر اور مُریدنی کی فون پر بات چیت

سُوال: کیا اِسلامی بہن پیر سے بَذَرِیعۂ فون اپنی پریشانی کے حل کے لئے دُعا کی

Marfat.com

درخواست کرسکتی ہے؟

جواب: کر تو سکتی ہے۔ مگر نامَحرم پیر صاحِب (یا کسی بھی غیر مرد سے ضَرورتاً بھی بات کرنی پڑ جائے تو اُس) سے لب ولَہجہ قدرے رُوکھا سا ہو۔ آواز لوچ دار و نرم اور اَنداز بے تکلُّفانہ نہ ہو۔ (رَدُّالْمُحتار ج ۲ ص ۹۷ مُلَخّصاً) چُونکہ اِس کی رِعایت بہُت مُشکِل ہے لہٰذا بہتر یہ ہے کہ ان مسائل کو اپنے مَحارِم کے ذَرِیعے پیر صاحِب تک پہنچائے۔ نیز بِلا حاجت نامَحرم پیر صاحِب سے بھی گفتگو نہیں کرسکتی۔ مَثَلاً محض سلام دُعا اور مزاج پُرسی وغیرہ کیلئے فون پر بھی بات نہ کرے کہ یہ حاجت میں داخِل نہیں۔

عورت کے لئے فون وُصُول کرنے کا طریقہ؟

سُوال: اسلامی بہن غیر مردوں کے فون وُصُول کرسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: اِسی اِحتیاط کے ساتھ کرسکتی ہے۔ یعنی آواز نرم نہ ہو۔ مَثَلاً نرمی کے ساتھ "ہیلو ہیلو" کہنے کے بجائے رُوکھے انداز میں پوچھے، "کون؟" یہاں مُعامَلہ ذرا دُشوار ہے کیوں کہ امکان ہے کہ سامنے والا گھر کے کسی مرد سے بات کروانے کا مطالَبہ کرے، اپنا نام و پیغام بیان کرے اور بات کرنے کا وَقت وغیرہ پوچھے۔ نیز یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خدانخواستہ باحیا اور باعمل اسلامی بہن کے بھِنچے ہوئے رُوکھے اندازِ

Marfat.com

گفتگو کا بُرا مَنائے، اور شرعی مسائل سے ناواقِف ہونے کے سبب مُنہ پھٹ ہو تو "کچھ" بول بھی پڑے جیسا کہ بعض اسلامی بھائیوں نے اپنا تجرِبہ بیان کیا ہے کہ نامَحرم عورتوں سے ضَرورتاً فون پر بات کرنے کی نوبت آنے پر ہمارے غیر نرم اور رُوکھے لہجے پر عورتوں نے مَعاذَاللّٰہ عزوجل اس طرح کی باتیں سنادی ہیں: (مَثَلاً) مولانا! آپ کو غُصّہ کیوں آرہا ہے! بہرحال عافیت اِسی میں معلوم ہوتی ہے کہ "آنسورِنگ مشین" لگادی جائے اور اُس میں مَرد کی آواز میں یہ جُملہ بھر دیا جائے: "پیغام ریکارڈ کروادیجئے۔" بعد میں مَردوں کے ریکارڈ شُدہ پیغامات گھر کے مرد اپنی سہولت سے سُن لیا کریں۔ **اُمّہاتُ المؤمنین** رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی غیر مردوں سے گفتگو کے مُتَعلِّق پارہ 22 سُورَۃُ الْاَحْزاب کی آیت نمبر 32 میں ارشاد ہوتا ہے:

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۳۲﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اے نبی کی بیبیو! تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر **اللّٰہ** (عزوجل) سے ڈرو تو بات میں ایسی نرمی نہ کرو کہ دل کا روگی کچھ لالچ کرے ہاں اچھی بات کہو۔

Marfat.com

بد نصیب عابِد اور جوان لڑکی

سُوال: عورت کو بُزُرگ سے خطرہ ہوتا ہے یا بُزرگ کو عورت سے؟

جواب: دونوں کو ایک دوسرے سے خطرہ ہوتا ہے۔ کسی کو بھی اپنے نَفس پر اِعتماد نہیں کرنا چاہئے۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبوعہ 561 صَفحات پر مشتمل کتاب، **"ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت"** صَفْحہ 454 پر میرے آقا **اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزّت فرماتے ہیں: "جو اپنے نَفْس پر اِعْتماد کرے اس نے بڑے کذّاب (یعنی بہت بڑے جھوٹے) پر اعتماد کیا" (الملفوظ) شیطان کس طرح انسان کو پھانس کر برباد کرتا ہے اِس کو سمجھنے کیلئے ایک عبرتناک حِکایت مُلاحَظہ فرمائیے۔ چُنانچِہ منقول ہے: بنی اسرائیل میں ایک بَہُت بڑا **عابِد** یعنی عبادت گزار شخص تھا۔ اُسی عَلاقے کے تین بھائی ایکبار اُس **عابِد** کی خدمت میں حاضِر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ ہمیں سفر دَرپیش ہے، واپَسی تک ہماری **جوان بہن** کو ہم آپ کے پاس چھوڑ کر جانا چاہتے ہیں۔ **عابِد** نے خوفِ فِتنہ کے سبب مُعْذِرَت چاہی مگر اُن کے پَیہم اِصرار پر وہ تیار ہو گیا اور کہا کہ میں اپنے ساتھ تو نہیں رکھوں گا

Marfat.com

کسی قریبی گھر میں اُس کو ٹھہرا دیجئے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ **عابد** کھانا اپنے عبادت خانے کے دروازے کے باہَر رکھ دیتا اور وہ اٹھا کر لے جاتی۔ کچھ دن کے بعد شیطان نے **عابِد** کے دل میں ہمدردی کے انداز میں وَسوَسہ ڈالا کہ کھانے کے اوقات میں جوان لڑکی اپنے گھر سے نِکل کر آتی ہے کہیں کسی بدکار مرد کے ہَتّھے نہ چڑھ جائے، بہتر یہ ہے کہ اپنے دروازے کے بجائے اُس کے دروازے کے باہَر کھانا رکھ دیا جائے، اِس اچّھی نیّت کا کافی ثواب ملیگا۔ چنانچِہ اُس نے اب کھانا اُس کے دروازے پر پہنچانا شُروع کیا۔ چند روز بعد شیطان نے پھر وسوسے کے ذَرِیعے **عابِد** کا جذبۂ ہمدردی اُبھارا کہ بے چاری چُپ چاپ اکیلی پڑی رہتی ہے، آخر اس کی وَحشت دُور کرنے کی اچّھی نیّت کے ساتھ بات چیت کرنے میں کیا گناہ ہے! یہ تو کارِثواب ہے، یوں بھی تم بہُت پرہیز گار آدمی ہو، نَفس پر حاوِی ہو، نیّت بھی صاف ہے یہ تمہاری بہن کی جگہ ہے۔ چنانچِہ بات چیت کا سِلسِلہ شُروع ہوا۔ جوان لڑکی کی سُرِیلی آواز نے **عابِد** کے کانوں میں رَس گھولنا شروع کر دیا، دل میں ہَیجان برپا ہوا، شیطان نے مزید

Marfat.com

اُکسایا یہاں تک کہ "نہ ہونے کا ہو گیا۔" حتّٰی کہ لڑکی نے بچّہ بھی جَنْ دیا۔ شیطان نے دل میں وَسْوَسوں کے ذَرِیعے خوف دلایا کہ اگر لڑکی کے بھائیوں نے بچّہ دیکھ لیا تو بڑی رُسوائی ہوگی لٰہذا عزّت پیاری ہے تو نومولود کا گلا کاٹ کر زمین میں گاڑ دے۔ وہ ذِہنی طور پر تیار ہو گیا پھر فوراً وَسوسہ ڈالا، کہیں ایسا نہ ہو کہ لڑکی ہی اپنے بھائیوں کو بتا دے بس عافیت اِسی میں ہے کہ "نہ رہے بانس نہ بجے بانسری" دونوں ہی کو ذبح کر ڈال۔ اَلْغَرَض عابِد نے جوان لڑکی اور ننھے بچّے کو بے دردی کے ساتھ ذَبح کر کے اُسی مکان میں ایک گڑھا کھود کر دفن کر کے زمین برابر کر دی۔ جب تینوں بھائی سفر سے لوٹ کر **عابِد** کے پاس آئے تو اُس نے اظہارِ افسوس کرتے ہوئے کہا: آپ کی بہن فوت ہو گئی ہے، آیئے اُس کی قَبْر پر فاتحہ پڑھ لیجئے۔ چُنانچہ **عابِد** انہیں قبرستان لے گیا اور ایک قَبْر دِکھا کر جھوٹ موٹ کہا: یہ آپ کی مرحومہ بہن کی قَبْر ہے۔ چُنانچہ اُنہوں نے فاتحہ پڑھی اور رَنجیدہ رَنجیدہ واپَس آگئے۔ رات شیطان ایک مسافر کی صُورت میں تینوں بھائیوں کے خوابوں میں آیا اور اُس نے **عابِد** کے تمام سیاہ کارنامے بیان کر

Marfat.com

دیئے اور تدفین والی جگہ کی نشاندہی بھی کر دی کہ یہاں کھودو۔ چُنانچہ تینوں اُٹھے اور ایک دوسرے کو اپنا خواب سنایا۔ تینوں نے مل کر خواب میں کی گئی نشاندہی کے مطابق زمین کھودی **تو واقعی وہاں بہن اور بچے کی ذبح شدہ لاشیں موجود تھیں**۔ وہ تینوں **عابد** پر چڑھ دوڑے، اُس نے اقبالِ جُرم کرلیا۔ انہوں نے بادشاہ کے دربار میں نالش کر دی۔ **عابد** کو اُس کے عبادت خانے سے گھسیٹ کر نکالا گیا اور سُولی دینے کا فیصلہ ہوا۔ جب سُولی پر چڑھانے کیلئے لایا گیا تو شیطان اُس پر ظاہر ہوا اور کہنے لگا: مجھے پہچان! میں تیرا وُہی شیطان ہوں جس نے تجھے عورت کے فتنے میں ڈال کر ذِلّت کی آخری منزل تک پہنچایا ہے، خیر گھبرا مت میں بچا سکتا ہوں مگر شرط یہ ہے کہ تجھے میری اطاعت کرنی ہوگی۔ مرتا کیا نہ کرتا! **عابد** نے کہا: میں تیری ہر بات ماننے کیلئے تیار ہوں۔ اُس نے کہا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا انکار کر دے اور کافر ہو جا۔ **بدنصیب عابد** نے کہا: میں **خُدا کا اِنکار کرتا ہوں اور کافر ہوتا ہوں**۔ شیطان ایکدم غائب ہو گیا اور سپاہیوں نے فوراً اُس **بدنصیب عابد** کو دار پر کھینچ لیا۔ (مُلَخَّص از تلبیسِ ابلیس ص ۳۸۔۴۰)

Marfat.com

شہوت پرستی کُفر تک لے گئی

دیکھا آپ نے! شیطان کے پاس مَردوں کو برباد کرنے کیلئے سب سے بڑا اور بُرا ہتھیار ''عورت'' ہے۔ **بدنصیب عابِد** اپنے پاس جوان لڑکی کو رکھنے کیلئے تیار ہو گیا اور پھر شیطان کے داؤ میں آکر کھانا اُس کے دروازے تک پہنچانے لگا اور بس یوں اُس نے شیطان کو صِرف اُنگلی پکڑائی تھی کہ اُس چالباز نے ہاتھ خود ہی پکڑ لیا اور آخر کار پَروَرْدگار عزوجل کا اِنکار کروا کر اُس کو دار (یعنی سُولی۔ وہ نوکدار لکڑی جسے زمین پر میخ کی طرح گاڑ کر اُس پر مُجرِم کی جان لیا کرتے تھے۔) پر کھنچوا کر ذِلّت کی موت مَروا دیا۔ **شَہوت پرستی کُفر تک لے گئی** حضرتِ سیِّدُنا ابوالدَّرْدَاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بالکل بجا فرمایا ہے کہ **گھڑی بھر کیلئے شَہوت کی تسکین طویل غم کا باعِث ہوتی ہے۔** یقیناً کوئی عام شخص ہو یا نامَحرم رِشتے دار بس پردے ہی میں دونوں جہاں کی بھلائی ہے۔ ورنہ مرد و عورت کا آپس میں بے تَکَلُّف ہونا بے حد خطرناک نتائج لا سکتا ہے۔ **بدنصیب عابِد** والی حِکایت سے یہ دَرْس بھی ملتا ہے کہ عورت کے فِتنے کی وجہ سے قتل و غارتگری تک نَوبت پہنچ سکتی ہے، فریقین کے دَرْدناک اَنجام کا سامان اور بربادیٔ ایمان کا

قوی اِمکان رہتا ہے ۔

کر لے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہو گی کڑی

عالِم زادی اگر بے پردہ ہو تو؟

سُوال: آج کل تو بعض عالِم زادِیاں بھی پردے کے تقاضے پورے نہیں کرتیں!

جواب: کسی عالِم زادی یا پیر زادی کو بھی بالفرض بے پردَگی میں مُلَوَّث پائیں تو اپنی آخرت برباد کرنے کیلئے خدارا! اسے دلیل نہ بنائیں اور نہ ہی اس کے والدِ محترم یعنی اُن عالِم دین اور جامعِ شرائط پیر کے بارے میں بدگمانی فرمائیں۔ دَور بڑا نازُک ہے، فی زمانہ اولاد کم ہی فرماں بردار واطاعت گزار ہوتی ہے۔ عالِم وپیر اپنی اولاد کو شَریعت کے دائرے میں رہ کر سمجھا سکتے ہیں، بعض صورتوں میں سزا بھی دے سکتے ہیں مگر جان سے نہیں مار سکتے۔ عین ممکن ہے کہ وہ عالِم یا پیر صاحِب تَفہِیم (یعنی سمجھانے) کے شَرعی تقاضے پورے کر چکے ہوں۔

عالِم باپ کا دردناک انجام

سُوال: اگر کسی عالِم یا پیر کے اہلِ خانہ خلافِ شرع حرکتیں کرتے ہیں تو آج کل

Marfat.com

اکثر لوگ علماء اور مشائخ کو اس طرح سے بُرا بھلا بولنے لگتے ہیں کہ یہ لوگ دُنیا کو تو تبلیغ کرتے ہیں مگر اپنے گھر والوں کو نہیں سُدھارتے۔

جواب: اُن لوگوں کی کم نصیبی ہے جو بلا وجہ بدگمانیاں کر کے عُلماء و مشائخ کے خلاف ہو جاتے ہیں۔ دیکھئے! وعظ و نصیحت کرنا بِاِذْنِہٖ تعالٰی عُلمائے کرام کا کام ہے جبکہ لوگوں کو ہدایت دینا، دِلوں کو پھیرنا اور بگڑے ہوؤں کو سُدھارنا یہ رَبُّ الْاَنام عَزَّوَجَلَّ کا کام ہے۔ اگر کوئی عالم یا پیر بلکہ ہر وہ مسلمان جو واقعی اپنی اولاد کی اِصلاح کی کَمَا حَقُّہٗ کوشش نہیں کرتا بے شک خطا کار ہے مگر بلا اجازتِ شَرعی اُسے بُرا بھلا کہنے کا ہمیں کوئی اِختیار نہیں۔ عالم ہو یا غیرِ عالم سبھی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بے نیازی سے لرزاں و تَرساں رہنا چاہئے۔ اِس ضِمن میں ایک **عبرت آموز حکایت** مُلاحظہ فرمایئے:۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن دِینار علیہ رحمۃ الغفار فرماتے ہیں: منقول ہے کہ بنی اِسرائیل میں ایک عالم صاحِب اپنے گھر میں اجتماع کر کے اِس میں بیان کیا کرتے تھے۔ ایک دن اُن عالم صاحِب کے نوجوان لڑکے نے ایک خوبصورت لڑکی کی طرف اِشارہ کیا، اُس عالم صاحِب نے دیکھ لیا اور کہا: "اے بیٹے!

Marfat.com

صَبْر کر۔'' یہ کہتے ہی عالم صاحب اپنے تخت سے مُنہ کے بل گر پڑے یہاں تک کہ اُن کا سر پھٹ گیا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُس وقت کے نبی (علیہ السّلام) پر وَحی فرمائی کہ فُلاں عالِم کو خبر کر دو کہ میں اُس کی نَسل سے کبھی صِدِّیق (سب سے اعلیٰ دَرَجے کا ولی) پیدا نہیں کروں گا، کیا میرے لئے صِرف اتنا ہی ناراض ہونا کافی تھا کہ وہ بیٹے کو کہہ دے، ''اے بیٹے صَبْر کر۔'' (مطلب یہ کہ اپنے بیٹے پر سختی کیوں نہیں کی اور اس بُری حَرکت سے اُسے اچھی طرح باز کیوں نہ رکھا)

(حِلیۃُ الاولیاء ج ۲ ص ۴۲۲ رقم ۲۸۲۲ مُلَخصاً)

عورَت عُمرہ کرے یا نہ کرے؟

سُوال: کیا عورت رَمَضانُ الْمبارَک میں اپنے شوہر یا قابلِ اطمینان مَحرم کے ساتھ عمرے کے لئے سفر کر سکتی ہے؟

جواب: کر سکتی ہے۔ عُمرہ چُونکہ فرض یا واجِب نہیں اگر عورت اِس کے لئے نہ نکلے تو کسی قسم کا گُناہ بھی نہیں۔ قابلِ توجُّہ اَمر یہ ہے کہ فی زمانہ اور وہ بھی رَمَضانُ الْمبارَک میں عورت عُمرے کیلئے جائے اور بے پردَگی اور غیر مَردوں کے اِختِلاط سے بھی بچی رہے یہ قریب بہ ناممکن ہے۔ لٰہذا

مشورۃً عرض ہے کہ عُمرے یا نفلی حج سے عورت اِجتناب کرے۔ ہاں جو شَرعی پردے کی مکمّل معلومات رکھتی ہے اور اس کے تمام تقاضے بھی پورے کرسکتی ہے، غیر مردوں کے اختلاط سے بھی بچ سکتی ہے۔ فلیٹ یا کمرہ بھی الگ کرائے پر لے سکتی ہے تو بے شک وہ اگر عُمرے یا نفلی حج کیلئے جائے تو حَرَج نہیں۔ **افسوس!** آج کل حَرَمینِ طیّبین زادھُما اللّٰہُ شرفاً و تعظیماً میں کرائے کے مکانات میں اکثر اجنبی اور اَجنبیہ ایک ہی کمرہ کے اندر اکٹھے رہتے ہیں۔ یہی حال **مِنیٰ شریف** اور **عَرَفات شریف** کے خیموں میں ہوتا ہے۔ حقیقی معنوں میں باحیا اور شَرعی پردے کا **مَدَنی ذہن** رکھنے والی اسلامی بہنوں اور اسلامی بھائیوں کیلئے سخت امتحان ہوتا ہے۔ اگر عُمرے یا نفلی حج سے مقصود صِرف رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ ہے تو اِس نیک کام میں صَرف ہونے والی رقم کسی غُربت کے مارے علاج کیلئے مجبور گمبھیر بیمار یا بے روزگار یا قرضدار یا سخت لاچار کو بہ نیّتِ ثواب پیش کر کے اَجر کا اَنمول خزانہ اور دُکھی دل کی دُعائیں لی جاسکتی ہیں۔

Marfat.com

ہے ''نیکی کی دعوت'' تو جہاں رکھے مگر اے کاش!

میں خوابوں میں پہنچتا ہی رہوں اکثر مدینے میں

اُمُّ المُؤمِنِین عُمر بھر گھر سے باہَر نہ نکلیں

سوال: کیا بُزرگ خواتین میں کوئی ایسی مثال ملتی ہے کہ وہ نفلی حج کیلئے نہ نکلی ہوں۔

جواب: جی ہاں مثال موجود ہے۔ حالانکہ آج کے مُقابلے میں وہ دَور بے حد پُراَمن تھا۔ چُنانچہ اُمُّ المُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا **سودہ** رضی اللہ تعالٰی عنہا **فرض حج** ادا کرچکی تھیں۔ جب آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے دوبارہ **نفلی حج** وعمرہ کے لئے عرض کی گئی تو فرمایا کہ: میں **فرض حج کرچکی ہوں۔** میرے رب عزوجل نے مجھے گھر میں رہنے کا حکم فرمایا ہے۔ **خدا عزوجل کی قسم!** اب میرے بجائے میرا جنازہ ہی گھر سے نکلے گا۔ راوی فرماتے ہیں، **خدا عزوجل کی قسم!** اس کے بعد زندگی کے آخری سانس تک آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا گھر سے باہَر نہیں نکلیں۔ (تفسیرِ درِّمنثور ج ٦ ص ٥٩٩)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ جب اُس پاکیزہ دور میں بھی اُمُّ المُؤمِنِین رضی اللہ تعالٰی عنہا کی **پردے** کے مُعامَلے میں اِس قدر اِحتیاط تھی تو آج

Marfat.com

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

اِس گئے گزرے دَور میں جس میں پردے کا تصوُّر ہی مِٹتا جارہا ہے، مردوعورت کی آپَس کی بے تکلُّفی اور بدنِگاہی کو مَعاذَاللہ عزوجل عیب ہی نہیں سمجھا جارہا ایسے نامُساعِد حالات میں ہر حیادار و پردہ دار اسلامی بہن سمجھ سکتی ہے کہ اُس کو کتنی مُحتاط زندگی گزارنی چاہئے۔

عورت کو مَسجِد کی حاضِری مَنع ہونے کی وجہ

سُوال: عورت کو مسجِد میں نَماز باجماعت سے کیوں روکا گیا ہے؟

جواب: شَریعت کو پردے کی حُرمت کا بے حد لحاظ ہے۔ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کی حیاتِ ظاہری کے دَور میں عورت مسجِد میں باجماعت نَمازیں ادا کرتی تھی پھر تَغَیُّرِ زمان (یعنی تبدیلی حالات) کے سبب عُلَمائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلام نے عورتوں کو مسجِد کی حاضِری سے مَنع فرمادیا۔ حالانکہ عورتوں کو مسجِد کی صَفوں میں سب سے آخِر میں کھڑا ہونا ہوتا تھا۔ چُنانچہ فُقَہائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلام فرماتے ہیں: مرد اور بچّے اور خُنثیٰ اور عورتیں (نَماز کیلئے) جَمع ہوں تو صَفوں کی ترتیب یہ ہے کہ پہلے مَردوں کی صف ہو پھر بچّوں کی پھر خُنثیٰ کی پھر عورتوں کی۔ (دُرِّمُختار ج ۲ ص ۳۷۷، بہارِشریعت حصّہ ۳ ص ۱۳۲) عورتوں اور مَردوں کا

Marfat.com

جہاں اِختِلاط ہو (یعنی دونوں ہی مِکس ہوں) ایسی عام محفِلوں وغیرہ میں باپردہ جانے سے بھی اسلامی بہنوں کو باز رہنے کے تعلُّق سے سمجھاتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''مساجد سے بہتر عام محفِل کہاں ہوگی! اور (مسجد کی نماز میں) سِتر بھی کیسا (یعنی پردے کیلئے ترکیب بھی کیسی زبردست) کہ (نماز کے دَوران) مَردوں کی اُدھر ایسی پیٹھ کہ (وہ عورتوں کی طرف) مُنہ نہیں کر سکتے اور انہیں (یعنی مردوں کو یہ بھی) حکم کہ بعدِ سلام جب تک عورتیں (مسجد سے باہَر) نہ نکل جائیں نہ اُٹھو۔ مگر عُلَما نے اوّلاً (یعنی شروع شروع میں) کچھ تخصیصیں کیں (یعنی احتیاطی شرائط مقرّر فرمائیں) جب زمانہ فِتَن کا (یعنی فتنوں کا دور) آیا (اور بے پردگی کے گناہوں نے زور پکڑا) تو مسجد میں نماز کیلئے عورتوں کی حاضِری کو) مُطلَقاً (یعنی مکمَّل طور پر) ناجائز فرمایا۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص ۲۲۹) میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: اُمُّ الْمُؤمِنِین صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ارشاد اپنے زمانے میں تھا: اگر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم ملاحظہ فرماتے جو باتیں عورتوں نے اب پیدا کی

Marfat.com

ہیں تو ضرور انھیں مسجد سے منع فرمادیتے جیسے بنی اسرائیل کی عورتیں منع کردی گئیں۔ پھر تابعین ہی کے زمانے سے اَئِمّہ (یعنی اماموں) نے (مساجد میں آنے کی بِتَدرِیج) مُمانَعت شروع فرمادی، پہلے **جوان** عورتوں کو پھر **بوڑھیوں** کو بھی، پہلے دن میں پھر رات کو بھی، یہاں تک کہ حکمِ مُمانَعت عام ہوگیا۔ کیا اُس زمانے کی عورتیں گربے والیوں کی طرح گانے ناچنے والیاں یا فاحشہ دَلاّلہ تھیں (اور) اب (یعنی موجودہ دور میں) صالحات (یعنی نیک پرہیزگار) ہیں یا جب (یعنی گزشتہ دور میں) فاحِشات (بے حیا عورات) زائد تھیں اب صالحات (نیک عورات) زیادہ ہیں یا جب (یعنی گزشتہ دور میں) فُیُوض و بَرَکات نہ تھے اب ہیں یا جب (یعنی گزشتہ دور میں) کم تھے اب زائد ہیں، حاشا (یعنی ہرگز نہیں) بلکہ قطعاً یقیناً اب مُعامَلہ بِالعکس (یعنی گزشتہ سے الٹ) ہے۔ اب اگر ایک صالحہ (نیک خاتون) ہے تو جب (یعنی گزشتہ دور میں) ہزار تھیں، جب (یعنی گزشتہ دور میں) اگر ایک فاسِقہ تھی اب ہزار ہیں، اب (یعنی موجودہ دور میں) اگر ایک حِصّہ فیض ہے جب (یعنی گزشتہ دور میں) ہزار حصّے تھا۔ **رسول اللہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم فرماتے ہیں: لَا یَأْتِیْ عَامٌ اِلَّا

وَالَّذِیْ بَعْدَهٗ شَرٌّ مِّنْهُ یعنی ''جو سال بھی آئے اس کے بعد والا اس سے بُرا ہی ہوگا۔'' بلکہ عنایہ اِمام اَکمَلُ الدّین بابَرتی میں ہے کہ اَمِیرُ الْمُؤمِنِین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عورتوں کو مسجد سے منع فرمایا، وہ اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس شکایت لے گئیں، (تو فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تائید میں) فرمایا: اگر زمانۂ اقدس میں بھی حالت یہ (یعنی بِگاڑ والی) ہوتی (تو) حُضور (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) عورتوں کو مسجد میں آنے کی اجازت نہ دیتے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۹ ص ۵۴۹)

مسجدوں وغیرہ میں باجماعت نماز پڑھنے کی خواہش نہ رکھنے والیوں یا عُمرہ اور نفلی حج کیلئے جانے والیوں کو میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مذکورہ فتوے پر غور کر لینا چاہئے۔ کہ حالات بدلنے کے سبب مسجِد جیسی پُر اَمن جگہ پر فَرض نماز جیسی عظیم ترین عبادت میں سخت پردے کے ساتھ بھی عورتوں کو غیر مردوں کے ساتھ شامل ہونے سے روک دیا گیا اور یہ بھی صدیوں پُرانی بات ہوگئی، اب تو حالات دن بدن بگڑتے جارہے ہیں، شرعی پردے کا تصوُّر ہی ختم ہوتا جارہا ہے سچ پوچھو تو حالت ایسی ہے کہ مُبالَغے کے ساتھ عرض کروں تو اِس نازک

Marfat.com

ترین دَور میں عورت کو ہزار پردوں میں چھپا دیا جائے تب بھی کم ہے!

15 دن کے بعد جب قَبْر کھلی۔۔۔

اسلامی بہنو! میرا مَدَنی مشورہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دونوں جہاں میں بیڑا پار ہو جائیگا۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکتوں کے کیا کہنے! یقیناً اچھی صُحبت رنگ لا کر رہتی ہے۔ زندگی اپنی جگہ پر مگر بعض اَموات بھی قابلِ رشک ہوا کرتی ہیں، ایسی ہی ایک قابلِ رشک مَوت کا تذکرہ سنئے اور رَشک کیجئے، چنانچہ **عطّار آباد** (جیکب آباد، باب الاسلام سندھ) کے مُقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میری امّی جان غالباً 2004ء میں قادریہ رضویہ عطّاریہ سلسلے میں بیعت ہو کر عطّاریہ بنیں۔ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول کی برکت سے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ پنج وقتہ **نماز** کی پابندی کے ساتھ ساتھ **نوافل** کی ادائیگی کا بھی معمول بن گیا۔ 17 صفر المظفر 1430ھ، 13 فروری 2009ء کی صبح امّی جان نے مجھے نمازِ فجر کے لیے **بیدار** کیا اور خود نمازِ فجر پڑھنے میں مشغول ہو گئیں۔ میں نماز پڑھ کر لَوٹا تو وہ ابھی مُصلّے ہی پر تھیں۔

کچھ دیر بعد انہوں نے دوبارہ وُضو کیا اور **نمازِ اِشراق** کی نیّت باندھ لی۔ جب پہلی رَکعت میں **سجدہ کیا تو سر نہ اٹھایا۔** گھر والے سمجھے کہ شاید امّی جان کو دورانِ نماز **نیند** آ گئی ہے، جب بیدار کرنے کی غَرَض سے اُنہیں ہلایا جُلایا تو وہ ایک طرف لُڑھک گئیں، گھبرا کر دیکھا تو اُن کی رُوح قَفَسِ عُنصُری سے **پرواز** کر چکی تھی! اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن۔ یوں لگتا ہے کہ میری امّی جان کو شَہَنشاہِ بغداد **حُضُورِ غوثِ اعظم** علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کی نِسبت اور **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابَستگی کام آ گئی۔ خوش قسمت کہ عین **سجدے** کی حالت میں انہوں نے دَاعِیِ اَجل کو لَبَّیْک کہا۔ مزید کرم بالائے کرم یہ ہوا کہ انتقال کے بعد اُن کا چہرہ بھی بہت **نُورانی** ہو گیا تھا۔ اِنتِقال کے تقریباً 15 روز کے بعد یعنی **2** ربیع النور شریف 1430ھ، (28 فروری 2009ء) بروز ہفتہ اُن کی **قبر** کی سِل گر گئی اور قبر میں مٹّی بھر گئی۔ دُرُستی کیلئے یُوں ہی **قبر** کھولی گئی تو ہر طرف گلاب کے پھولوں کی **خُوشبو** پھیل گئی! نیز یہ ایمان افروز مَنظر دیکھ کر ہم خُوشی کے مارے جُھوم اُٹھے کہ **امّی جان کا کفن و بدن سلامت تھا۔** جب قبر سے مٹّی نکال لی گئی تو میرے

Marfat.com

بھائی نے امی جان کے قدموں کو چھوا تو **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اُن کا جسم زندہ انسانوں کی طرح نرم تھا، میرے ابو جان کا بیان ہے کہ جب میں نے چہرے کی طرف سے کپڑا ہٹا کر دیکھا تو چہرہ مزید **نُورانی** ہو چکا تھا۔ **اسلامی** بھائی کا مزید بیان ہے: حیرت انگیز بات یہ تھی کہ جو سِلیں قبر میں گری تھیں، امی جان کا جسم ان کی چوٹ سے **محفوظ** رہا تھا وہ یوں کہ اُن کا مبارک و تَر و تازہ لاشہ قبر کی دیوار کی سَمت کِھسکا ہوا تھا جیسے وہ خُود اُس **طرف** ہوئی ہوں یا کسی نے کر دیا ہو حالانکہ تدفین کے وقت ان کو قبر کے **بیچ** میں لٹایا گیا تھا!

دَہَن میلا نہیں ہوتا بَدَن میلا نہیں ہوتا
خدا عَزَّوَجَلَّ کے پاک بندوں کا کَفَن میلا نہیں ہوتا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے

اسلامی بہنو! خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے، تِل کو گُلاب کے پھول میں رکھ دیجئے تو اُس کی صُحبت میں رہ کر گُلابی ہو جائے گا۔ اِسی طرح اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ

Marfat.com

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدبخت ہو گیا۔

وسلّم کی مہربانی سے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے والا بے وَقعت پتّھر بھی **اَنمول ہیرا** بن جاتا، خُوب جگمگاتا اور بسا اَوقات ایسی شان سے پیکِ اَجَل کو **لبّیک** کہتا ہے کہ دیکھنے سننے والا اس پر رَشک کرتا اور جینے کے بجائے ایسی موت کی آرزو کرنے لگتا ہے۔ اِس عاشِقۂ رسول کی دنیا سے **ایمان افروز رُخصتی** اور بعدِ دفن جب مجبوراً قبر کھولی گئی تو قبر سے گُلاب کے پھولوں کی **خوشبو** کا آنا کَفَن وبَدَن کا **سلامت** ملنا مُسلکِ حق اہلسنّت کی صَداقت کی غیبی تائید ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس خُوش نصیب اسلامی بہن کو پُل صِراط، حَشر اور میزان ہر جگہ سُرخرو فرما کر جَنّتُ الفِردَوس میں اپنے پیارے **حبیب**، حبیبِ لَبیب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا **پڑوس** عطا فرمائے اور یہ تمام دعائیں عطّارِ خطا کار گنہگاروں کے سردار کے حق میں بھی قبول فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبیِّ الْاَمین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم

ذات آپ کی تو رحمت وشفقت ہے سَربَسَر
میں گرچہ ہوں تمہارا خطا وار یا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

Marfat.com

فرمانِ مصطفٰی (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم): جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام دُرود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

دنیا بہُت آگے نکل چکی ہے!

سوال: بعض لوگوں کا کہنا ہے: دنیا بہُت آگے نکل چکی ہے، پردے کے مُعاملے میں اِس قدر سختی نہیں کرنی چاہئے۔

جواب: اللہ و رسول عزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا کوئی بھی حُکم ایسا نہیں جو مسلمان پر اُس کی طاقت سے زائد ہو۔ جیسا کہ پارہ 3 سورۃُ البقرہ کی آیت نمبر 286 میں ربُّ العِباد کا ارشادِ حقیقت بنیاد ہے:

لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَاؕ ترجَمۂ کنزالایمان: اللہ (عزَّوَجَلَّ) کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر۔ (پ ۳ البقرہ ۲۸۶)

البتّہ شَرعی پردہ بے پردَگی کرنے والیوں کے نَفس پر ضرور گِراں یعنی سخت گزرتا ہے۔

شوہَر باہَر نہ نکلنے دے تو......؟

سوال: شوہر اگر دَیور، جَیٹھ کے سامنے آنے وغیرہ سے منع کرتا ہو تو بیوی کو کیا کرنا چاہئے؟ خاندان کے بعض اَفراد بیوی کو شوہر کے خلاف اُکساتے ہیں کہ یہ بہُت سختی کرتے ہیں ان سے طَلاق لے لو وغیرہ تو ایسوں کیلئے کیا حکم ہے؟

Marfat.com

جواب: بیوی کو اپنے شوہر کی اطاعت کرنی ہوگی۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "کوئی عورت ایسی ہو بھی کہ ان (یعنی پردے کے) اُمور کی پوری احتیاط رکھے، کپڑے موٹے سر سے پاؤں تک پہنے رہے کہ منہ کی ٹکلی اور ہتھیلیوں (اور پاؤں کے) تلووں کے سوا جسم کا کوئی بال کبھی نہ ظاہر ہو تو اس صورت میں دیور، جیٹھ کے سامنے آنا جائز تو ہو گیا مگر جبکہ شوہر ان لوگوں کے سامنے آنے کو منع کرتا اور ناراض ہوتا ہے تو اب (شوہر کے حکم کی وجہ سے) یوں (غیر مردوں کے) سامنے (باپردہ) آنا بھی حرام ہو گیا، **عورت اگر** (شوہر کا حکم) **نہ مانے گی اللہ قہار عزوجل کے غَضَب میں گرفتار ہو گی۔ جب تک شوہر ناراض رہے گا عورت کی کوئی نماز قبول نہ ہوگی۔ اللہ عزوجل کے فرشتے عورت پر لعنت کرینگے، اگر طلاق مانگے گی مُنافِقہ ہو گی، جو لوگ عورت کو بھڑکاتے شوہر سے بگاڑ پر اُبھارتے ہیں وہ شیطان کے پیارے ہیں۔"** (فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص ۲۱۷)

بات بات پر شوہر کے سَر ہو جانے والیاں سات رِوایات سُنیں، خوفِ خُدا عزوجل سے لرزیں اور اپنے شوہر سے مُعافی تلافی کر کے اپنی

Marfat.com

آخِرت کی بہتری کی خاطر اُس کی اِطاعت وخدمت میں مشغول ہوں۔

"توبہ کرو" کے سات حُروف کی نسبت سے 7 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

﴿1﴾ **تین** شخصوں کی نماز اُن کے کانوں سے اُوپر نہیں اٹھتی، آقا سے بھاگا ہوا غلام جب تک پلٹ کر آئے، اور عورت کہ سوئے اور اس کا شوہر اس سے ناراض ہو اور جو کسی قوم کی اِمامت کرے اور وہ اس کے عَیب کے باعِث اُس کی اِمامت پر راضی نہ ہوں۔ (1) ﴿2﴾ **تین** آدمیوں کی نماز اُن کے سروں سے بالشت بھر اُوپر بُلند نہیں ہوتی، ایک وُہی امام، اور عورت کہ سوئے اور شوہر ناراض ہے، اور دو (مسلمان) بھائی کہ آپس میں عِلاقہ مَحبَّت قطع کیے ہوں (2) (یعنی بلا اجازتِ شَرعی تعلُّقات توڑ ڈالے ہوں) ﴿3﴾ **تین** شخصوں کی کوئی نماز قبول نہیں ہوتی، نہ کوئی نیکی آسمان کو چڑھے۔ نشے والا جب تک ہوش میں آئے اور عورت جس سے اس کا خاوند ناراض ہو یہاں تک کہ راضی ہو جائے، اور بھاگا ہوا غلام جب تک اپنے آقاؤں کی

(1) تِرمِذی ج ۱ ص ۳۷۵ حدیث ۳۶۰ (2) ابنِ ماجہ ج ۱ ص ۵۱٦ حدیث ۹۷۱

Marfat.com

طرف پلٹ کر اپنے آپ کو اُن کے قابو میں دے۔(1) ﴿4﴾ **جب** شوہر عورت کو اپنے بستر کی طرف بلائے اور وہ (بغیر عُذر کے) اِنکار کردے اور خاوند ناراض ہو کر رات گزرے تو فرشتے صبح تک اس عورت پر لعنت بھیجتے ہیں۔(2) مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مُفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یہاں رات کو بلانے کا خصوصیّت سے ذکر اس لئے ہوا کہ عُموماً بیویوں کے پاس رہنا سونا رات کو ہی کو ہوتا ہے دِن میں کم ورنہ اگر دِن میں خاوند بلائے عورت نہ آئے تو شام تک فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں رات کی لعنت صبح کو اس لئے ختم ہو جاتی ہے کہ صبح ہونے پر خاوند کام و کاج میں لگ جاتا ہے رات کا غصہ ختم یا کم ہو جاتا ہے۔(مراۃ ج۵ ص۹۱)

﴿5﴾ **جو** عورت (بلا حاجتِ شرعی) اپنے گھر سے باہَر جائے اور اس کے شوہر کو ناگوار ہو جب تک پَلٹ کر نہ آئے آسمان میں ہر فِرِشتہ اُس پر لعنت کرے اور جِنّ و آدمی کے سوا جس جس چیز پر گزرے سب اُس پر لعنت کریں۔(1) ﴿6﴾ **جو** عورت بے ضَرورتِ شَرعی (یعنی

---

(1) المُعجَمُ الْاَوسط ج۶ ص ۴۰۸ حدیث ۹۲۳۱، الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان ج۷ ص ۳۷۰ حدیث ۵۳۳۱ (2) صَحِیحُ البُخارِیّ ج ۲ ص ۳۸۸ حدیث ۳۲۳۷

Marfat.com

بغیر سخت تکلیف کے) خاوند سے **طلاق** مانگے اس پر جنّت کی خُوشبو حرام ہے۔[2] ﴿7﴾ **اگر** شوہر اپنی عورت کو یہ حکم دے کہ وہ زرد رنگ کے پہاڑ سے پتھر اٹھا کر سیاہ پہاڑ پر لے جائے اور سیاہ پہاڑ سے پتھر اٹھا کر سفید پہاڑ پر لے جائے تو عورت کو اپنے شوہر کا یہ حکم بھی بجالانا چاہیے۔[3] مُفَسِّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مُفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یہ فرمانِ مبارک مُبالغے کے طور پر ہے، سیاہ و سفید پہاڑ قریب قریب نہیں ہوتے بلکہ دور دور ہوتے ہیں ہیں مقصد یہ ہے کہ اگر خاوند (شریعت کے دائرے میں رہ کر) مُشکل سے مُشکل کام کا بھی حکم دے تب بھی بیوی اُسے کرے، کالے پہاڑ کا پتّھر سفید پہاڑ پر پہنچانا سخت مشکل ہے کہ بھاری بوجھ لے کر سفر کرنا ہے۔ (مراۃ ج ۵ ص ۱۰۶)

میاں کا حق زیادہ یا ماں باپ کا؟

سوال: اسلامی بہن پر شوہر کے حُقوق کی کیا تفصیل ہے؟ کیا شوہر کا حق ماں

مدینہ

(1) المُعجَمُ الاوسط ج ۱ ص ۱۵۸ حدیث ۵۱۳ (2) سُنَنُ التِّرمِذی ج ۲ ص ۴۰۲ حدیث ۱۱۹۱ (3) مُسندِ اِمام احمد ج ۹ ص ۳۵۳ حدیث ۲۴۵۲۵

Marfat.com

باپ سے بھی بڑھ کر ہے؟

جواب: شوہر کے حُقُوق کا بیان کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: ''عورت پر مرد کا حق خاص اُمورِ مُتَعَلِّقَہ زَوجِیَّت میں اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے بعد تمام حُقُوق حتّٰی کہ ماں باپ کے حق سے زائد ہے ان اُمُور میں اُس کے اَحکام کی اِطاعت اور اُس کے نَامُوس کی نگہداشت (یعنی اس کی عزت کی حفاظت) عورت پر فرضِ اَھَم ہے، بے اس کے اِذْن کے مَحارِم کے سوا کہیں نہیں جاسکتی اور مَحارِم کے یہاں بھی (اگر بغیر اجازت جانا پڑ جائے تو) ماں باپ کے یہاں ہر آٹھویں دن وہ بھی صُبح سے شام تک کے لئے اور بہن بھائی، چچا، ماموں، خالہ، پھوپھی کے یہاں سال بھر بعد (جاسکتی ہے) اور (بلا اجازت) شب کو کہیں (یعنی ماں باپ کے یہاں بھی) نہیں جاسکتی۔ (ہاں اجازت سے جہاں جانا ہو وہاں روزانہ بھی اور رات کے وقت بھی جاسکتی ہے) نبیِ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: اگر میں کسی کو غیرِ خدا کے سَجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سَجدہ کرے۔ اور ایک

حدیث میں ہے: اگر شوہر کے نتھنوں سے خون اور پیپ بہ کر اس کی ایڑیوں تک جسم بھر گیا ہو اور عورت اپنی زبان سے چاٹ کر اسے صاف کرے تو بھی اس کا حق ادا نہ ہوگا۔" (فتاوٰی رضویہ ج ۲۴ ص ۳۸۰)

شوہر پر بیوی کے حُقُوق

سُوال: ہمارے یہاں عُمُوماً شوہر کے حُقُوق تو بیان کئے جاتے ہیں مگر بیوی کے حُقُوق بیان نہیں ہوتے! آیا شوہر پر بھی بیوی کے کچھ حُقُوق ہیں یا نہیں؟

جواب: بے شک جس طرح شریعتِ مُطَہَّرہ نے بیوی پر مرد کے حُقُوق لازِم کیے ہیں اسی طرح شوہر پر بھی بیوی کے حُقُوق لاگو فرمائے ہیں مَثَلاً اس کے نان نَفَقَہ (یعنی کھانے پینے رہنے وغیرہ) کی خبر گیری، مہر کی ادائیگی، حُسنِ مُعاشَرت (یعنی اچھی طرح رہنا سہنا، حُسنِ سلوک) نیک باتوں کی تعلیم، پردے اور شرم وحیا کی تاکید اور ہر جائز بات میں اس کی دِلجُوئی وغیرہ کرنا یہ تمام باتیں مرد پر عورت کا حق ہیں جیسا کہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولٰینا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن

سے سُوال کیا گیا کہ بی بی کے حُقُوق شوہر پر کیا ہیں؟ فرمایا: ''نَفَقَہ سُکنیٰ (یعنی کھانا، لباس و مکان)، مہر، حُسنِ مُعاشَرت، نیک باتوں اور حیاء وحجاب کی تعلیم وتاکید اور اس کے خلاف سے منع وتہدید، ہر جائز بات میں اس کی دِلجوئی اور مردانِ خدا کی سنّت پر عمل کی توفیق ہو تو ماورائے مَناہیِ شَرعیہ میں اس کی ایذا کا تَحَمُّل (تَ۔حَم۔مُل) کمالِ خیر ہے اگرچہ یہ حقِّ زَن نہیں (یعنی جن باتوں کو شریعت نے منع کیا ہے ان میں کوئی رعایت نہ دے، ان کے علاوہ جو مُعاملات ہیں ان میں اگر بیوی کی طرف سے کسی خلافِ مزاج بات کے سبب تکلیف پہنچے تو صبر کرنا بہُت بڑی بھلائی ہے۔ البتہ یہ عورت کے حُقُوق میں سے نہیں) (فتاوٰی رضویہ ج ۲۴ ص ۳۷۱)

گھر اَمن کا گَہْوارہ کیسے بنے؟

سوال: اسلامی نقطۂ نظر سے میاں بیوی کو گھر میں کس طرح رہنا چاہیے کہ لڑائی جھگڑا وغیرہ نہ ہو؟

جواب: میاں بیوی کو چاہیے کہ آپس میں رُواداری ومحبت سے رہیں، دونوں ایک دوسرے کے حُقُوق پر نظر رکھیں اور اُن کو ادا بھی کرتے رہیں یہ نہ

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم): جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

ہو کہ عورت کو مرد محض ''لونڈی'' بنا کر رکھے کیونکہ جس طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مردوں کو حاکمیت (حا۔کِ۔مِی۔یَت) دی ہے اسی طرح یہ بھی فرمایا ہے کہ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ترجمۂ کنز الایمان: اور ان (یعنی عورتوں) سے اچھا برتاؤ کرو (پ ٤ النساء آیت ١٩) حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: تم میں اچھے لوگ وہ ہیں جو عورتوں سے اچھی طرح پیش آئیں۔ (سُنَن ابن ماجہ ج ٢ ص ٤٧٨ حدیث ١٩٧٨) مرد اپنی عورت کو نیکی کی دعوت دیتا، اس کو ضروری مسائل سکھاتا رہے، اس کے کھانے پینے کا لحاظ رکھے اور اگر کبھی کوئی خلافِ مزاج بات ہو جائے تو دَرگزر سے کام لے یہ نہ ہو کہ مار پٹائی پر اُتر آئے کہ اس طرح ضد پیدا ہو جاتی ہے اور سُلجھی ہوئی بات اُلجھ جاتی ہے۔ دو فرامینِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم ملاحَظہ ہوں:

﴿1﴾ عورت پسلی سے پیدا کی گئی وہ تیرے لئے کبھی سیدھی نہیں ہو سکتی اگر تو اسے برتنا چاہے تو اسی حالت میں برت سکتا ہے اور سیدھا کرنا چاہے گا تو توڑ دے گا اور توڑنا طلاق دینا ہے۔ (صَحیح مُسلِم ص ٧٧٥ حدیث ١٤٦٨) ﴿2﴾ مسلمان مرد (اپنی) عورتِ مومنہ کو مَبغوض

نہ رکھے (یعنی اِس سے نفرت وبُغض نہ رکھے) اگر اس کی ایک عادت بُری معلوم ہوتی ہے، دوسری پسند ہوگی (ایضاً حدیث ۱۴۶۹) مطلب یہ ہے کہ اگر بیوی کی کوئی ایک آدھ عادت خراب محسوس ہوتی ہے تو بعض خصلتیں اچّھی بھی لگتی ہوں گی لہٰذا اُس کی اچھائیوں پر نظر کرے اور خامیوں کی مناسِب طریقے سے اِصلاح کی کوشش جاری رکھے۔

نمک زیادہ ڈالدیا

اپنی زوجہ کے خلافِ مزاج حرکت پر صبر کرنے والے ایک خوش نصیب شخص کی ایمان افروز حکایت پڑھیے اور جھومیے، دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 472 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بیاناتِ عطّاریہ'' حصّہ دُوُم کے صَفْحہ 164 پر ہے: ایک آدمی کی بیوی نے کھانے میں **نمک زیادہ ڈالدیا**۔ اسے **غُصّہ** تو بہُت آیا مگر یہ سوچتے ہوئے وہ **غُصّے** کو پی گیا کہ میں بھی تو خطائیں کرتا رہتا ہوں اگر آج میں نے بیوی کی خطا پر سختی سے گرِفت کی تو کہیں ایسا نہ ہو کہ کل بروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی میری خطاؤں پر گرِفت فرمالے۔ چُنانچِہ اُس نے دل ہی دل میں اپنی زوجہ کی خطا مُعاف کردی۔ اِنتِقال

Marfat.com

کے بعد اس کو کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ اُس نے جواب دیا کہ گناہوں کی کثرت کے سبب عذاب ہونے ہی والا تھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: میری بندی نے سالن میں **نمک** زیادہ ڈال دیا تھا اور تم نے اُس کی خطا **مُعاف** کردی تھی، جاؤ میں بھی اُس کے صِلے میں تم کو آج **مُعاف** کرتا ہوں۔

اللہ عزّوجلّ کی رحمت سے تو جنّت ہی ملے گی
اے کاش! محلّے میں جگہ اُن کے ملی ہو

بیوی کیلئے جنّت کی بشارت

بیوی کو بھی چاہیے کہ وہ بھی اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرکے اسے راضی رکھے۔ حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ نبیِّ رَحمت، شفیعِ امت، شہنشاہِ نُبُوَّت، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جو عورت اِس حال میں مرے کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو وہ جنّت میں داخل ہوگی۔ (سُنَنُ التِّرمِذِی ج ۲ ص ۳۸٦ حدیث ۱۱٦٤) بیوی شوہر کو اپنا "غُلام" نہ بنالے کہ جو میں چاہوں وُہی ہو، چاہے کچھ ہو جائے مگر میری بات میں فرق نہ آئے بلکہ اس کے

Marfat.com

لیے بھی یہی حکم ہے کہ اپنے شوہر کے حُقُوق کا خیال رکھے، اس کی جائز خواہشات کو پورا کرتی رہے اور اس کی نافرمانی سے بچتی رہے۔

حضرتِ سیِّدُنا قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سلطانِ انبیائے کرام، شاہِ خیرُ الْاَنام صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ عظیم الشّان ہے: ''اگر میں کسی کو حکم کرتا کہ غیر خدا کے لئے سجدہ کرے تو حکم دیتا کہ عورت اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔'' (سُنَن ابن ماجہ ج ۲ ص ۴۱۱ حدیث ۱۸۵۳) اس حدیثِ پاک سے شوہروں کی اَہمیّت خوب واضح ہوتی ہے لہٰذا اسلامی بہنوں کو چاہیے کہ ان کے حُقُوق میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کریں۔ میاں بیوی دونوں ایک دوسرے کے والدین کو اپنے والدین سمجھ کر اُن کے آداب بجا لاتے رہیں اور ساتھ ہی دعا بھی کرتے رہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے مابین پیار محبت قائم و دائم فرمائے اور ہمارے گھر کو امن کا گہوارہ بنائے۔

اسلامی بہنوں کا مَدَنی سِہرا

(مَدَنی ماحول کی بے شمار دلہنوں کو پیش کیا جانے والا مدنی پھولوں کی خوشبوؤں سے مہکتا **مدنی سہرا** مُلاحظہ فرمایئے اِس سہرے میں سجے ہوئے **مَدَنی پھول** اگر کوئی اسلامی بہن اپنے دل کے مَدَنی

Marfat.com

گلدستے میں سجالے تو اِن شاءَ اللہ عزوجل وہ اپنے ازدِواجی معاملات میں کبھی بھی دُکھی نہ ہوگی)

فضلِ ربّ عزوجل سے بنتِ .... دلہن بنی | پھول سہرے کے کھلے چادر حیا کی ہے تنی
تجھ کو ہو شادی مبارک ہورہی ہے رُخصتی | رُخصتی میں پنہاں قبْر کی ہے رُخصتی
گھر ترا ہو مُشکبار اور زندگی بھی پُر بہار | ربّ عزوجل ہو راضی خوش ہوں تجھ سے دو جہاں کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم
مدَنی بیٹی کا خُدایا گھر سدا آباد رکھ | فاطمہ زَہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا صدقہ دو جہاں میں شاد رکھ
یہ میاں بیوی الٰہی عزوجل مکرِ شیطاں سے بچیں | یہ نمازیں بھی پڑھیں اور سنّتوں پر بھی چلیں
یہ میاں بیوی چلیں حج کو الٰہی عزوجل! بار بار | بار بار ان کو مدینہ تو دکھا پروَرْدگار عزوجل
میکا و سُسرال تیرے دونوں ہی خُوشحال ہوں | دو جہاں کی نعمتوں سے خُوب مالا مال ہوں
اپنے شوہر کی اِطاعت سے نہ غفلت کرنا تُو | حشر میں پچھتائے گی اے مدَنی بیٹی ورنہ تُو
مدَنی بیٹی یا الٰہی عزوجل! نا بنے غُصّے کی تیز | یہ کرے سُسرال میں ہردم لڑائی سے گُریز
یاد رکھ! تو آج سے بس تیرا گھر سُسرال ہے | نفرتِ سُسرال سُن لے آفتوں کا جال ہے
ماں سمجھ کے ساس کی خِدمت جو کرتی ہے بہو | راج سارے ہی گھرانے پر تُو سُن لے وہ کرتی ہے بہو
ساس اور نندوں کی تُو خدمت کر کے ہو جا کامیاب | اُن کی غیبت کرکے مَت کر بیٹھنا خانہ خراب
ساس اور نندیں اگر سختی کریں تو صبْر کر | صبْر کر بس صبْر کر چلتا رہے گا تیرا گھر
ساس اور نندوں کا شکوہ اپنے میکے میں نہ کر | اِس طرح برباد ہوسکتا ہے بیٹی تیرا گھر

میکے کے مت کر فضائل تو بیاں سُسرال میں ۔ اب تو اس گھر کو سمجھ اپنا ہی گھر ہر حال میں

یاد رکھ تو نے زباں کھولی اگر سُسرال میں ۔ پھنس کے رہ فتنوں کے سَن رہ جائے گی جنجال میں

ساس جیجی تُو بھی بپھری اور لڑائی ٹھن گئی ۔ ہے کہاں بھول ایک کی دو ہاتھ سے تالی بجی

میری مَدَنی بیٹی سن" فیضانِ سنّت" پڑھ کے تو ۔ اِلتجا ہے روز دینا دَرس اپنے گھر پہ تو

گر نصیحت پر عمل عطّار کی ہوگا ترا

اِن شاءَ اللہ عزوجل اپنے گھر میں تو سکھی ہوگی سَدا

سچّی نِیّت کی بَرَکت سے گُمشُدہ ہار مل گیا

اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی سے وابَستہ اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو میٹھے میٹھے مُصْطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی غلامی پر ناز ہے۔ دَعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اجتماعات میں دعائیں مانگنے سے بے شُمار اسلامی بہنوں کی مُشکلات حل ہونے کے واقعات ہیں، ایسی ہی ایک مَدَنی بہار ملاحظہ کیجئے، چنانچہ **بابُ المدینہ** (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا لُبِّ لباب ہے کہ ایک دن اچانک میرا **قیمتی ہار** گم ہوگیا جو کہ تلاشِ بِسیار کے باوُجُود نہ مل سکا۔ جن دنوں میں بہت

Marfat.com

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔

پریشان تھی انہیں دنوں مجھے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے **سُنّتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ اِجتماع میں تلاوت ونعت کے بعد ایک مبلِّغہ دعوتِ اسلامی نے **مکتبۃُ المدینہ** کے ایک مطبوعہ رسالے سے دیکھ کر بیان فرمایا۔ بیان کے اختتام پر اُنہوں نے موجود اسلامی بہنوں کو ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں پابندی کے ساتھ شرکت کرنے کی **نیت** کروائی، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عزَّوَجَلَّ میں نے بھی سچے دل سے **نیت** کر لی۔ میرا حُسنِ ظن ہے کہ یہ اُس نیّت ہی کی بَرَکت تھی کہ جب میں اجتماع سے واپس گھر پہنچی اور بستر دُرست کرنے کے لئے اپنے تکیے کو اٹھایا تو مارے خُوشی کے اُچھل پڑی کیوں کہ میرا **گمشدہ ہار** تکیے کے نیچے موجود تھا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عزَّوَجَلَّ اب میں **دعوتِ اسلامی** کے اسلامی بہنوں کے سنّتوں بھرے **اِجتماع** میں شریک ہوتی ہوں اور نیک بننے کی کوششوں میں مصروف ہوں۔

بلندی پہ اپنا نصیب آ گیا ہے دیارِ مدینہ قریب آ گیا ہے
کرم یا حبیبی کرم یا حبیبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم کہ دَر پر تمہارے غریب آ گیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

Marfat.com

اچھی نِیّت کے فضائِل

اسلامی بہنو! اَلحَمدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** کے اسلامی بہنوں کے سنّتوں بھرے **اجتماعات** میں رحمتوں کی خُوب برسات ہوتی اور بَرَکات کا نُزول ہوتا ہے۔ **اچھی نیّت** کی عظمت کے بھی کیا کہنے! اُس اسلامی بہن کا حُسنِ ظن ہے کہ انہیں اجتماع میں پابندی سے شرکت کی نیّت کی بَرَکت سے گمشدہ ہار مل گیا! دنیا کا ہار کیا چیز ہے، اچّھی نیّت تو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جنّت میں پہنچادے گی۔ چنانچِہ مَحبوبِ ربُّ العٰلمین، جنابِ صادق و امین عزوجل وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ مُبین ہے: "**اچھی نیّت** انسان کو جنّت میں داخل کرے گی۔"(1) اچّھی نیّت کے مزید بھی فضائل ملاحظہ فرمایئے:

شفیعُ المُذنِبین، انیسُ الغَریبین، سراجُ السّالِکین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "سچّی نیّت افضل عمل ہے۔"(2)

مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ بابرکت ہے: "مسلمان کی **نیّت** اسکے عمل سے بہتر ہے۔"(3)

---

(1) اَلجامِعُ الصَّغیر لِلسُّیُوطی، ص۵۵۷ حدیث ۹۳۲۶ (2) اَلجامِعُ الصَّغیر ص ۸۱ حدیث ۱۲۸٤ (3) اَلمُعجَمُ الکَبیر لِلطّبَرانی ج۶ ص۱۸۵ حدیث ۵۹٤۲)

Marfat.com

گمشدہ چیز ملنے کیلئے چار اَوراد

(1) **یَارَقِیْبُ:** کوئی چیز گُم ہوگئی ہو تو بکثرت پڑھے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مل جائے گی۔

(2) **یَا جَامِعُ:** کوئی چیز گُم جائے تو بکثرت پڑھا کرے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مل جائے گی۔

(3) کوئی چیز اگر اِدھر اُدھر رہ گئی ہو تو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن پڑھ کر تلاش کی جائے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مل جائے گی ورنہ غیب سے کوئی عمدہ چیز عطا ہوگی۔

(4) سورۃُ الضُّحٰی سات بار پڑھے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گُما ہوا آدمی یا چیز مل جائے گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خوفِ خدا عزوجل کے سبب عورت کا نکاح سے باز رہنا کیسا؟

سوال: ''شوہر کے حُقُوق میں کوتاہی کے سبب کہیں گنہگار نہ ہو جاؤں،'' یہ کہتے ہوئے محض **خوفِ خدا** عزوجل کے سبب کوئی اسلامی بہن نکاح نہ کرنا چاہے تو کیا اس کی گنجائش ہے؟

Marfat.com

جواب: نکاح کرنے یا نہ کرنے کو ترجیح دینے کے تعلق سے مختلف مواقع پر مختلف اَحکام ہیں ۔نکاح کرنا کبھی فرض کبھی واجِب کبھی مکروہ اور کبھی حرام بھی ہوتا ہے۔(تفصیل کے لئے فتاوٰی رضویہ مخرجہ جلد 12 صفحہ 291 نیز دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 112 صَفحات کی کتاب، ''**بہارِشریعت**'' حصہ 7 صَفحہ 4 تا 5 ملاحظہ فرما لیجئے) نکاح میں شرعی رکاوٹ نہ ہونے کی صورت میں محض شوہر کے حُقُوق میں کوتاہی سَرزَد ہو جانے کا خوف رکھنے والی اسلامی بہن کو چاہیے کہ ایسے موقع پر بجائے نکاح نہ کرنے کا ذِہن رکھنے کے حُقوق پورے کرنے کا ذِہن بنائے اور اِس کے لئے عِلمِ دین حاصل کرتے ہوئے شوہر کے حُقُوق کی معلومات کرے۔ اور یوں بھی ہر نکاح کرنے والی کے لئے ان چیزوں کا علم حاصِل کرنا **فرض** ہے۔صرف **شوہر کے حقوق** ہی نہیں بلکہ **صَبْر** اور **شکر** کیا ہوتا ہے،اس کی صورَتیں کیا کیا ہیں، اس بارے میں کون کون سی باتیں قابلِ توجُّہ ہیں ان سے بھی آگاہی حاصل کرے۔اس کے لئے **اِحیاءُ العلوم** وغیرہ کا مُطالعہ انتہائی مُفید ہے۔ آج کے مُعاشرے میں بے نکاح عورت کا گُزارا بہُت مشکل ہے،

Marfat.com

اس سے گھریلو مسائل کھڑے ہونے کے ساتھ ساتھ کئی گناہوں میں جا پڑنے کا بھی اندیشہ ہے۔ لہٰذا جہاں کمی ہے اسے پورا کیا جائے بجائے اس کے کہ بھلائی کو ہی چھوڑ دیا جائے۔

کیا نکاح نہ کرکے عورت گنہگار ہوگی

البتہ جسے حقوق پورا کرنے میں کوتاہی کا اندیشہ ہو وہ اگر شادی نہ کرے تو اس بنا پر گناہ گار نہیں کہلائے گی جب تک کہ وہ اَحوال نہ پائے جائیں جس میں نکاح کرنا شرعاً واجِب یا فرض ہو چکا ہو۔ تاریخِ اسلام نے اپنے دامن میں ایسے واقعات کو محفوظ کر رکھا ہے جسے پڑھ کر دینِ اسلام کی تعلیمات پر عمل کرنے کا جذبہ مزید بیدار ہو جاتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایسی نیک بندیاں بھی ہوئی ہیں جن کو اپنے اوپر لازِم ہونے والے حُقوق کی ادائیگی کی فکر لاحق رہتی اور وہ اپنی پسند و ناپسند کا فیصلہ اللہ ربُّ الاَنام اور اس کے محبوب سُلطانِ انبیائے کرام صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے اَحکام کو سامنے رکھ کر کرتیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولینا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن **فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ** جلد 12 صَفْحَہ 297 پر فرماتے ہیں: اَحادیث

Marfat.com

میں وارِد کہ حُقُوقِ شوہراوران کی شدّت سُن کر مُتَعَدِّد بیبیوں (رضی اللہ تعالٰی عنہن) نے حُضُورِ اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سامنے عمر بھر نکاح نہ کرنے کا عہد کیا اور **حُضُورِ پُرنور** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اِنکار نہ فرمایا۔ اس ضِمن میں جلد 12 صَفْحَہ 297 تا 305 پر پیش کردہ روایات میں سے تین پیش کی جاتی ہیں، چُنانچہ نقل کرتے ہیں:

(1) بے اِذنِ شوہر گھر سے نکلنے کا وبال

ایک زَن (یعنی خاتون) خَثْعَمِیَّہ نے خدمتِ اقدسِ حُضُور سرورِ عالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں حاضر ہو کر عرض کی: **یارسولَ اللہ!** حُضُور مجھے سُنائیں کہ شوہر کا حق عورت پر کیا ہے کہ میں زنِ بے شوہر ہوں اُس کے ادا کی اپنے میں طاقت دیکھوں تو نکاح کروں ورنہ یوں ہی بیٹھی رہوں۔ **فرمایا:** تو بیشک شوہر کا حق زَوجہ پر یہ ہے کہ عورت کَجاوہ (1) پر بیٹھی ہو اور مرد اُسی سواری پر اس سے نزدیکی چاہے تو اِنکار نہ کرے، اور مرد کا حق عورت پر یہ ہے کہ اس کے بے اجازت کے نفل روزہ نہ رکھے اگر رکھے گی تو عَبَث (بے کار) بھوکی پیاسی رہی روزہ قبول نہ ہوگا اور

مدینہ

(1) کَجاوہ یعنی اونٹ کی کاٹھی جس پر دو افراد آمنے سامنے بیٹھتے ہیں۔

Marfat.com

گھر سے بے اِذن (یعنی بے اجازت) شوہر کہیں نہ جائے اگر جائے گی تو آسمان کے فِرِشتے۔ رحمت کے فِرِشتے، عذاب کے فِرِشتے سب اُس پر لعنت کرینگے جب تک پَلَٹ کر آئے۔

یہ ارشاد سُن کر اُن بی بی نے عرض کی: ٹھیک یہ ہے کہ میں کبھی نکاح نہ کرونگی۔ (مَجمَعُ الزَّوائِد ج ٤ ص ٥٦٣ حدیث ٧٦٣٨)

(2) نتھنوں کا خون پیپ چاٹے تب بھی۔۔۔۔

ایک بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دربارِ دُربار سَیِّدُ الْاَبرار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم میں حاضر ہو کر عرض کی: میں فُلاں دُخترِ فُلاں ہوں۔ فرمایا: میں نے تجھے پہچانا اپنا کام بتا۔ عرض کی: مجھے اپنے چچا کے بیٹے فُلاں عابد سے کام ہے۔ فرمایا: میں نے اُسے بھی پہچانا یعنی مطلب کہہ۔ عرض کی: اس نے مجھے پیام دیا ہے۔ تو حضور (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم) ارشاد فرمائیں کہ شوہر کا حق عورت پر کیا ہے، اگر وُہ (حق) کوئی چیز میرے قابو کی ہو تو میں اُس سے نکاح کرلوں۔ فرمایا: مرد کے حق کا ایک ٹکڑا یہ ہے کہ اگر اُس کے دونوں نتھنے خون یا پیپ سے بہتے ہوں اور عورت اُسے اپنی زبان سے چاٹے تو شوہر کے حق سے ادا نہ ہوئی، اگر آدمی کا آدمی

Marfat.com

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

کو سجدہ روا ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ مرد جب باہر سے اس کے سامنے آئے، اسے سجدہ کرے کہ خدا (عزوجل) نے مرد کو فضیلت ہی ایسی دی ہے۔ یہ ارشاد سُن کر وہ بی بی (رضی اللہ تعالٰی عنہا) بولیں: قسم اس کی جس نے حُضُور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) کو حق کے ساتھ بھیجا میں رہتی دنیا تک نکاح کا نام نہ لُوں گی (اس کو بزاز اور حاکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت فرمایا) (اَلْمُسْتَدْرَك لِلْحاكِم ج۲ ص ۵۴۷ حدیث ۲۸۲۲)

(3) میں کبھی شادی نہ کروں گی

ایک صاحب (رضی اللہ تعالٰی عنہ) اپنی صاحبزادی (رضی اللہ تعالٰی عنہا) کو لے کر درگاہِ عالم پناہ حضور سیّد العٰلمین صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم میں حاضر ہوئے اور عرض کی: میری یہ بیٹی (رضی اللہ تعالٰی عنہا) نکاح کرنے سے انکار رکھتی ہے۔ حُضُور صلوات اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: اَطِیْعِی اَبَاكِ (یعنی) اپنے باپ کا حکم مان۔ اُس لڑکی (رضی اللہ تعالٰی عنہا) نے عرض کی: قسم اُس کی جس نے حُضُور صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کو حق کے ساتھ بھیجا، میں (اس وقت تک) نکاح نہ کروں گی جب تک حُضُور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) یہ نہ بتائیں کہ خاوند کا حق عورت پر کیا ہے۔ فرمایا: شوہر کا حق عورت

Marfat.com

پر یہ ہے اگر اس کے کوئی پھوڑا ہو عورت اسے چاٹ کر صاف کرے یا اُس کے نتھنوں سے پیپ یا خون نکلے عورت اُسے نگل لے تو مرد کے حق سے ادا نہ ہوئی۔ اس لڑکی (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے عرض کی: قسم اس کی جس نے حُضور (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم) کو حق کے ساتھ بھیجا میں کبھی شادی نہ کروں گی۔ حُضورِ پُرنور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: عورتوں کا نکاح نہ کرو جب تک ان کی مرضی نہ ہو۔

(مَجْمَعُ الزَّوائِد ج ٤ ص ٥٦٤ حدیث ٧٦٣٩)

اسلامی بہنو! ان احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ صحابیات رضوان اللہ تعالیٰ علیہن اجمعین کی سیرتِ طیبہ جہاں ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ انہیں پیش آمدہ مسائل کے بارے میں علمِ دین حاصل کرنے کی جُستجو رہتی تھی وہیں یہ واقعات شوہر کے حُقوق کے بارے میں صحابیات رضوان اللہ تعالیٰ علیہن کی مَدَنی سوچ کا پتا دیتے ہیں کہ وہ اپنے آپ فیصلے کرنے میں اللہ عزّوجلّ اور اس کے رسول صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی نافرمانی سے بچنے کو سامنے رکھتیں تھیں۔ اور اندیشۂ گناہ سے بھی محتاط رہا کرتی تھیں۔ ان احادیثِ مقدسہ میں شوہر والیوں کے

Marfat.com

لئے بھی یہ درس ہے کہ وہ اپنے شوہر کے حُقُوق میں ہرگز کمی نہ کریں۔

مَیکے والے مُحتاط رہیں

سُوال: آج کل اکثر مَیکے والے شوہر کے خلاف کان بھرتے رہتے ہیں اس کے بارے میں کچھ مَدَنی پھول دے دیجئے۔

جواب: اوّل تو اسلامی بہن کو چاہئے کہ اگر سُسرال میں کوئی پریشانی ہے بھی تو اُس پر صَبْر کرکے اَجر کمائے۔ کیوں کہ وہ جب مَیکے میں آکر بھڑاس نکالتی ہے تو اکثر غیبتوں، تُہمتوں، بدگمانیوں اور پردہ دَریوں وغیرہ کبیرہ گناہوں کا سلسلہ شُروع ہو جاتا ہے اور پھر مَیکے والے شوہَر یا سُسرال کے خلاف کان بھرنے کا کام سنبھال لیتے اور یوں مزید گُناہوں اور فتنوں کے راستے کُھلتے ہیں۔ مَیکے والوں کو چاہئے کہ جب کان بھرنے یعنی شوہر یا سُسرال کے خلاف بولنے کا ذِہن بنے تو کم از کم اِن دو رِوایات کو پیشِ نظر رکھ لیا کریں ﴿1﴾ حضرتِ سیِّدُنا بُریدَہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ رَحمتِ عالَم، نُورِ مُجسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: ”جو کسی شخص کی بیوی کو اس کے خلاف بھڑکائے وہ ہم میں سے نہیں۔“ (مُسنَد

Marfat.com

إمام احمد ج۹ ص ۱۶ حدیث ۲۳۰۴۱) ﴿2﴾ حضرتِ سیِّدُنا جابِر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، دو عالَم کے مالِک و مختار، شَہَنشاہِ اَبرار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عِبرت نشان ہے: ''شیطان اپنا تخت پانی پر بچھاتا ہے، پھر اپنے لشکر بھیجتا ہے، ان لشکروں میں ابلیس کے زیادہ قریب اُس کا دَرَجہ ہوتا ہے جو سب سے زیادہ فتنے باز ہوتا ہے۔ اس کے لشکر میں سے ایک آ کر کہتا ہے: میں نے ایسا ایسا کیا ہے تو شیطان کہتا ہے: ''تُو نے کچھ بھی نہیں کیا۔'' پھر ایک اور لشکر آتا ہے اور کہتا ہے: ''میں نے ایک آدمی کو اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جُدائی نہیں ڈال دی۔'' یہ سن کر ابلیس اسے اپنے قریب کر لیتا ہے اور کہتا ہے: ''تُو کتنا اچھا ہے۔'' اور اپنے ساتھ چمٹا لیتا ہے۔ (صَحِیح مُسلِم ص ۱۱۰۹ حدیث ۶۷۔(۲۸۱۳))

شوہر بے پردگی کا حکم دے تو......؟

سوال: اگر شوہر یا سُسرال والے یا ماں باپ پردے کے بارے میں کوئی خلافِ شرع حکم دیں تو کیا کرے؟

جواب: اس بات میں اُن کی اِطاعت نہیں کی جائیگی کہ گناہوں کے مُعامَلات

Marfat.com

میں شوہر یا والِدَین وغیرہ کا حکم ماننا ثواب کے بجائے گناہ ہے۔

امیرُالْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے، سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعطّر پسینہ، باعِثِ نُزولِ سکینہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: "لَاطَاعَةَ فِی مَعْصِیَةِ اللّٰهِ اِنَّمَاالطَّاعَةُ فِی الْمَعْرُوْفِ." یعنی اللہ عزّوجلّ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں اِطاعت تو صرف نیکی کے کاموں میں ہے۔(مُسلِم ص ۱۰۲۳ حدیث ۱۸۴۰) اِس حدیثِ پاک میں ارشاد فرمودہ لفظ "مَعروف" کی تعریف بیان کرتے ہوئے مُفسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں، "مَعروف وہ کام ہے جسے شریعت مَنْع نہ کرے، مَعْصِیَت وہ کام ہے جسے شریعت مَنْع فرمادے۔" (مراۃ ج۵ص ۳۴۰)

بچوں کا پہلا مکتب ماں کی گود ہے

سوال: ایک اسلامی بہن کے لئے علمِ دین کے حُصُول کا بنیادی ذریعہ کون سا ہے؟

Marfat.com

جواب: ضَرورت کی قَدَر علمِ دین حاصل کرنا یقیناً ہر مسلمان مرد وعورت پر **فرض** ہے جیسا کہ حدیثِ پاک میں فرمایا گیا طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ ۔یعنی علم طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔(سُنَن ابن ماجہ ج۱ ص۱٤٦ حدیث ۲۲٤) لٰہٰذا اس کے لئے سعی (یعنی کوشش) کرنا لازِمی ہے۔ حُصُولِ علم کے مختلف ذرائع میں سے ایک ذَرِیعہ والِدَین بھی ہیں، بچّے کا پہلا مکتب ''ماں کی گود'' ہے۔

ماں باپ کیلئے ضَروری ہے کہ اپنی اولاد کی صحیح اسلامی تربیت کریں۔ اس ضِمن میں **دو فرامینِ مصطفےٰ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم مُلاحَظہ کیجئے: ﴿1﴾ ''اپنی اولاد کو تین باتیں سکھاؤ (۱) اپنے نبی (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم) کی مَحَبَّت (۲) اہلِ بیت (رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِین) کی مَحَبَّت اور (۳) قِراءَتِ قرآن (اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی ص۲۵ حدیث ۳۱۱) ﴿2﴾ اپنی اولاد کے ساتھ نیک سُلوک کرو اور اُنھیں آدابِ زندگی سکھاؤ۔'' (سُنَن ابن ماجہ ج٤ ص۱۸۹ حدیث ۳٦۷۱)

عورت شوہر سے عِلْم حاصل کرے

سوال: شادی شُدہ عورت کس طرح علم حاصل کرے؟

Marfat.com

جواب: جتنا ممکن ہو اپنے شوہر سے عِلْمِ دین حاصل کرے۔ شوہر پر اس سلسلے میں بڑی بھاری ذمے داری عائد ہوتی ہے قرآنِ مجید فرقانِ حمید پارہ 28 سورۃُ التحریم کی چھٹی آیت: ﴿قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ ﴾ کے تحت حضرتِ علّامہ **جلالُ الدّین سُیُوطی الشّافِعی** علیہ رحمۃ اللّٰہِ القوی تفسیرِ دُرِّ مَنثور میں نقل فرماتے ہیں کہ حضرتِ عَلِیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْكَرِیْم اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اس آیت کا تقاضا ہے کہ اپنے آپ کو اور اپنے اہلِ خانہ کو خیر (یعنی بھلائی) کی تعلیم دیجئے اور انہیں آدابِ زندگی سکھایئے۔ (تفسیر درمنثور ج۸ ص۲۲۵)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملت مولیٰنا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن **فتاوٰی رضویہ شریف** میں شوہر پر بیوی کے حُقوق بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: "نفقہ سُکنٰی (یعنی گزارے کے اخراجات و رہائش کیلئے مناسب جگہ)، مہر، حُسنِ مُعاشَرت (یعنی اچھی طرح رہنے سہنے کا ڈھنگ)، نیک باتوں اور **حیاء و حجاب** (یعنی شرم و

پردے) کی تعلیم و تاکید اور اس کے خِلاف (عمل کرنے) سے منع التہدید (یعنی سمجھائے دھمکائے نیز) ہر جائز بات میں اِس کی دِلجوئی (کرے)۔"

(فتاوی رضویہ ج ٢٤ ص ٣٧١)

شرعی مسئلہ درپیش ہو تو اس کی معلومات کی ترکیب **بہارِ شریعت** میں یہ بیان کی گئی ہے: "عورت کو مسئلہ (مَس۔ءَ۔لَہ) پوچھنے کی ضرورت ہو تو اگر شوہر عالم ہو تو اُس سے پوچھ لے اور عالم نہیں تو اُس سے کہے وہ پوچھ آئے اور ان صورتوں میں اُسے خود عالم کے یہاں جانے کی اجازت نہیں اور یہ صُورتیں نہ ہوں تو جاسکتی ہے۔"

(بہارِ شریعت حصہ ٧ ص ٩٩، عالمگیری ج ١ ص ٣٤١)

عورت کا عالِمہ کے پاس جا کر پڑھنا

سوال: کیا عورت علمِ دین سیکھنے عالمہ کے پاس جاسکتی ہے؟

جواب: ماں باپ اور شوہر کے ذَریعے فرض عُلوم سیکھنا ممکن نہ ہو تو صحیحُ العقیدہ **سُنّی عالمہ** سے علمِ دین حاصل کرنے کیلئے جاسکتی ہے۔ صَحابہ کرام علیہم الرضوان کے دَور میں **اُمّھاتُ المؤمنین** رضی اللہ تعالیٰ عنھن کے پاس خواتین حاضر ہوتیں اور ان سے دین کی تعلیم حاصل کر کے اپنی پیاس

Marfat.com

بجھاتی تھیں۔ موجودہ دور میں بھی اسلامی بہنیں دینی تعلیم کے لئے نیک سیرت عالمات (عا۔لِ۔مات) سے دین حاصل کرسکتی ہیں اور وہ سُنّی ادارے جہاں پردے کے شرعی تقاضے پورے کئے جاتے ہوں وہاں جا کر بھی **فرض** علوم سیکھے جاسکتے ہیں۔ **دعوتِ اسلامی** کے زیر اہتمام **جامعۃ المدینہ** لِلْبَنات بھی اسلامی بہنوں کے لئے **فرض علوم** سیکھنے کا بہترین ذَرِیعہ ہیں جہاں مکمَّل پردے کے ساتھ اسلامی بہنیں ہی تدریس کے فرائض انجام دیتی ہیں۔

علم سیکھنے کا ذریعہ سنّتوں بھرے اجتماعات بھی ہیں

سوال: کیا دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے سنّتوں بھرے اجتماعات بھی **فرض علوم** سیکھنے کا ذَرِیعہ ہیں؟

جواب: کیوں نہیں مگر یہ ضَروری ہے کہ ان میں حاضری کیلئے آتے جاتے ہوئے اور اس سنّتوں بھرے اجتماع کے اندر بھی اسلامی بہنوں کے شرعی پردے کے تمام شرائط پورے ہوتے ہوں۔ **مبلِّغہ** کیلئے لازمی ہے کہ صحیح العقیدہ سُنّی عالمہ ہو اور جو کچھ بیان کرے وہ بھی دُرُست ہو یا اگر عالمہ نہ تو کسی صحیح العقیدہ سُنّی عالم کی کتاب سے دیکھ کر مِن وعَن

Marfat.com

(یعنی جُوں کاتوں) بیان کرتی ہو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اسلامی بہنوں کے سنّتوں بھرے اجتماعات میں ان شرائط کی پابندی کی بَہُت سخت تاکید ہے۔ دعوتِ اسلامی کے **مُبلِّغین و مُبلِّغات** کو زَبانی بیان کرنے کی اجازت نہیں۔ انہیں عُلَمائے اہلسنّت کی کتابوں سے حسبِ ضَرورت فوٹو کاپیاں کروا کر اپنی ڈائری میں چسپاں کرکے دیکھ کر بیان کرنا ہوتا ہے۔

زیارتِ مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

اسلامی بہنو! کاش! ہر مسلمان تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے ساتھ وابَستہ ہو کر سنّتیں سیکھنے سکھانے والے عاشقانِ رسول میں شامل ہو جائے، ہر دَرس اور ہر سنّتوں بھرے اجتماع میں اوّل تا آخر حاضِری کی سعادت حاصِل کرے اور اِس کیلئے صِدقِ دل سے جِدّ وجُہد کرے، ایک اسلامی بہن پر سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے لُطف وکرم کا ایمان اَفروز واقِعہ سنئے اور جھومئے، چنانچہ بِھمبَر (کشمیر) کی ایک اسلامی بہن کا تحریری بیان کچھ اس طرح ہے کہ ہمارے گھر سے کچھ فاصلے پر اسلامی بہنوں کا ہفتہ

Marfat.com

وار سنّتوں بھرا **اجتماع** ہوتا ہے۔ ایک دن چند اسلامی بہنیں ہمارے گھر بھی آئیں اور ہمیں سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی **دعوت** پیش کی۔ ان کی **ملنساری** اور عاجزی بھرے لہجے کا اثر تھا کہ میری دو بہنیں پابندی کے ساتھ **سنّتوں بھرے اجتماع** میں شریک ہونے لگیں مگر میں اکثر **غیر حاضر** ہو جایا کرتی تھی۔ ایک روز ذرا آرام کرنے کے لئے لیٹی تو آنکھ لگ گئی، میں سو تو کیا گئی میرا سویا ہوا بھاگ یعنی (نصیبہ) جاگ اُٹھا سچ کہتی ہوں مجھے خواب میں جنابِ رسالتِ مآب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کی زِیارت نصیب ہوگئی۔ میں نے اپنے چند **مسائل** اپنے غم خوار آقا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں عرض کیے تو آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کے مُبارک ہونٹوں کو جُنبش ہوئی، رحمت بھرے **میٹھے بول** میرے کانوں میں رس گھولنے لگے جن کے الفاظ کچھ یوں تھے: "**دعوتِ اسلامی کے اجتماع میں شرکت کیا کرو۔**" پھر میری آنکھ کھل گئی۔ اُسی وقت میں نے **نیت** کی کہ آئندہ پابندی سے سنّتوں بھرے اجتماع میں **شرکت** کروں گی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اب مجھے پابندی سے سنّتوں بھرے

اجتماع میں شرکت کی سعادت حاصل ہورہی ہے۔ میں نے یہ بھی نیّت کی ہے کہ اگر **مَدَنی مرکز** نے اجازت بخشی تو ان شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جلد ہی اپنے گھر میں **سنتوں بھرا اجتماع** شروع کردوں گی۔

عالم نہ مُتّقی ہوں نہ زاہد نہ پارسا
ہوں امّتی تمہارا گنہگار یارسول صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آقا اُمّت کی حالت سے باخبر رہتے ہیں

سُبْحٰنَ اللہ ! آج بھی ہمارے غیب دان آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم اپنی اُمّت کے حال سے باخبر ہیں اور خوابوں میں جاکر خیر خواہی فرماتے ہیں۔ چُنانچہ ایک بُزُرگ فرماتے ہیں: میں حمام میں گر گیا، میرے ہاتھ پر سخت چوٹ آئی جس سے سُوجن آگئی، بہت سخت درد ہو رہا تھا، دریں اثنا میری آنکھ لگ گئی، خواب میں محبوبِ ربُّ الارباب، نُبُوّت کے ماہتاب، رسالت کے آفتاب، راحتِ قلبِ بے تاب، جنابِ رسالت مآب عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا جلوۂ عالم تاب نظر آیا، لب ہائے مبارک کو جُنبش ہوئی رحمت کے پھول جھڑنے لگے میٹھے

بول کچھ یوں ترتیب پائے: ''بیٹا! تمہارے دُرُود نے مجھے مُتَوَجِّہ کیا۔'' صبح اٹھا تو مصطفٰے جانِ رَحمت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی بَرَکت سے نہ درد تھا نہ وَرَم (یعنی سُوجن)۔ (سعادۃُ الدّارین ص ۱۴۰)

اجازت کے بِغیر اجتماع کیلئے گھر سے نکلنا

سُوال: اگر عورت کو اس کے ماں باپ یا شوہر علمِ دین کی مجلس (سنّتوں بھرے اجتماع) سے روکتے ہوں تو کیا کرے؟

جواب: اُن کی اِطاعت کرے۔ ہاں **فرض علوم** مَثَلاً طہارت، نَماز، روزہ وغیرہ سے مُتَعَلِّق ضَروری معلومات اگر گھر سے نکلے بِغیر حاصل نہ ہوسکتی ہوں تو اب ان فرض عُلُوم کو سیکھنے کیلئے جانے میں اِجازت کی حاجت نہیں۔

سُوال: آج کل اسلامی بہنوں کے اجتماع میں مائک کے ذَرِیعے اسلامی بھائیوں کے بیان سنائے جاتے ہیں کیا ایسا کرنا شرعاً درست ہے؟

جواب: شَرعی تقاضے پورے ہوتے ہوں تو دُرُست ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مُجَدِّدِ دین ومِلّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ''عورتیں نَمازِ مسجد سے ممنوع ہیں اور

Marfat.com

واعِظ (یعنی وَعظ کہنے والا) یا میلاد خواں اگر عالِم سُنّی صحیحُ العَقِیدہ ہو اور اُس کا وَعظ و بیان صحیح و مطابِقِ شَرع ہو اور (عورت کی آنے) جانے میں پوری اِحتیاط اور کامل پردہ ہو اور کوئی اِحتمالِ فِتنہ (یعنی فتنے کا خوف) نہ ہو اور مجلسِ رِجال (یعنی مَردوں کی بیٹھک) سے دُور (جہاں ایک دوسرے پر نظر نہ پڑتی ہو ایسی جگہ) ان کی نِشَست ہو تو حَرَج نہیں۔''

(فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص ۲۳۹)

مَرد کے پاس عورت کا پڑھنا

سوال: پردے کے پیچھے رہ کر عورت کا مرد سے پڑھنا کیسا؟

جواب: اگر پردے میں رَہ کر پڑھانے والا مرد جوان ہے تو اسلامی بہنوں کو اس کے پاس جانے کی شرعاً اجازت نہیں اور نہ ہی پڑھانے کے اس انداز کو ''مجلسِ وعظ'' کی رُخصت پر قیاس کرنا دُرُست۔ مجلسِ وعظ یا سنّتوں بھرے اجتماع میں پردے کی پابندی کے ساتھ ایک آدھ اِجتماعی بیان ہوتا ہے جبکہ پڑھنے پڑھانے کا مُعامَلہ جُدا ہے، اس میں پردے کے باوُجُود پڑھنے والیاں لگی بندھی اور جانی پہچانی ہوتی ہیں لہٰذا خطرات بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ میرے آقا، اعلیٰ حضرت،

Marfat.com

امامِ اہلسنت ،مجدِّدِ دین وملت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے اِسی بِنا پر پردے کی تمام تر پابندی کے باوُجُود عورت کو علمِ دین سیکھنے کیلئے **جوان پیر** کے پاس جانے کی اجازت نہیں دی۔ چُنانچِہ **فتاوی رضویہ شریف** میں فرماتے ہیں: ''اگر بدن موٹے اور ڈِھیلے کپڑوں سے ڈھکا ہے، نہ ایسے باریک (کپڑے) کہ بدن یا بالوں کی رنگت چمکے نہ ایسے تنگ (کپڑے) کہ بدن کی حالت (یعنی کسی عضو کی گولائی یا اُبھار وغیرہ) دِکھائیں اور جانا تنہائی میں نہ ہو اور **پیر جوان** نہ ہو (یعنی ایسا کریہُ المنظر ضعیف مَثَلاً چہرے پر جُھرّیں والا اور شَہوت کے تعلُّق سے بالکل بے کشش ہونا چاہئے کہ جس سے طرفین یعنی پیر اور مُریدنی میں سے کسی ایک کی جانب سے بھی شَہوت کا اندیشہ نہ ہو) غَرَض کوئی فتنہ نہ فی الحال ہو نہ اس کا اندیشہ (آئندہ کیلئے) ہو تو علمِ دین (اور) اُمورِ راہِ خدا عزوجل سیکھنے کے لئے جانے اور بُلانے میں کوئی حَرَج نہیں۔'' (فتاوی رضویہ ج ۲۲ ص ۲۴۰)

عورت عالم کا بیان سننے کیلئے نکل سکتی ہے یا نہیں؟

سوال: کیا اسلامی بہن عالم کا بیان سننے کے لئے پردے میں رہتے ہوئے گھر

Marfat.com

سے باہَر نکل سکتی ہے؟

جواب: بعض قُیُود ات کے ساتھ حُصولِ علمِ دین کی نیّت سے گھر سے نکل سکتی ہے۔ چُنانچِہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مُجَدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ''عورتیں نمازِ مسجِد سے ممنوع ہیں اور واعِظ (یعنی وعظ کہنے والا) یا میلاد خواں اگر عالمِ سُنّی صحیحُ العَقیدہ ہو اور اُس کا وَعظ و بیان صحیح و مطابِقِ شَرع ہو اور (عورت کی آنے) جانے میں پوری اِحتیاط اور کامل پردہ ہو اور کوئی اِحتمالِ فِتنہ (یعنی فتنے کا خوف) نہ ہو اور مجلسِ رِجال (یعنی مردوں کی بیٹھک) سے دُور (جہاں ایک دوسرے پر نظر نہ پڑتی ہو) ان کی نِشَسْت ہو تو حَرَج نہیں۔'' (فتاوٰی رضویہ ج۲۲ ص ۲۳۹)

جنّت میں لے جانے والے اعمال

اسلامی بہنو! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کے ساتھ وابَستگی سے زندگی میں وہ وہ حیرت انگیز تبدیلیاں آتی ہیں کہ کئی اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: کاش! ہمیں بہُت پہلے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول مُیَسَّر آ گیا ہوتا! دعوتِ

اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکتوں سے مالا مال ایک مَدَنی بہار مُلاحظہ فرمایئے چُنانچِہ بابُ الاسلام (سندھ) کی ایک اسلامی بہن دعوتِ اسلامی کے مشکبار مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہونے کا سبب کچھ یوں بیان کرتی ہیں: میں نمازیں قضا کرنے، بے پردگی اور فلم بینی جیسے کثیر گناہوں میں گرفتار ہو کر وقت کے اَنمول ہیروں کو بربادیٔ آخرت کا سامان خریدنے میں صَرْف (یعنی خرچ) کرنے اور جہنَّم میں لے جانے والے اَعمال کی بجا آوری میں مصروف تھی۔ افسوس! گُناہوں کی دَلدَل میں گلے گلے تک دھنس جانے کے باوُجُود مجھے اِحساس تک نہ تھا کہ یہ تمام اَفعال خدا و مصطفےٰ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کو ناراض کرنے والے ہیں۔ میری اِصلاح کا سبب وہ قیمتی لمحات بنے جو میں نے دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اِجتماع میں گزارے۔ اس اجتماع میں شریک ہونے کا وسیلہ ایک مبلّغۂ دعوتِ اسلامی کی اِنفرادی کوشش بنی۔ اجتماع میں شرکت کی سعادت تو کیا ملی میرا دل چوٹ کھا کر رہ گیا! بے وفا دنیا سے میرا دل ٹوٹ گیا، وہ دل جو کبھی دنیا کی رنگینیوں

Marfat.com

میں گُم رہتا تھا، اب اُس سے اُچاٹ ہو چکا تھا۔ مجھے یہ احساس ہو چلا تھا کہ ؎

ایک جھونکے میں اِدھر سے اُدھر چار دن کی بہار ہے دنیا
زندگی نام ہے اِس کا مگر موت کا انتظار ہے دنیا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں گناہوں سے توبہ کر کے جنّت میں لے جانے والے اعمال میں لگ گئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام کرنا شروع کر دیا، تادمِ تحریر ایک حلقہ مُشاوَرت کی ذِمّہ دار کی حیثیت سے سُنّتوں کی خدمت کی سعادت حاصل کر رہی ہوں۔

گناہوں نے کہیں کا بھی نہ چھوڑا کرم مجھ پر حبیبِ کبریا ہو صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم
مِری بد عادتیں ساری چُھٹیں گی اگر لُطف آپ کا یا مصطفےٰ ہو صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دعوتِ اسلامی کا %99 کام انفرادی کوشش سے ہے

اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! اِنفرادی کوشش کی کیسی بَرَکتیں نصیب ہوئیں! بربادیٔ آخرت کے سنگلاخ راستے پر گامزن اسلامی بہن

Marfat.com

کو **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **جنت** میں لے جانے والی شاہراہ چلنے کی توفیق مل گئی۔ یقیناً **نیکی کی دعوت** کے مَدَنی کام میں **اِنفرادی کوشش** کو بڑا عمل دخل ہے حتّٰی کہ ہمارے **میٹھے میٹھے آقا**، مدینے والے مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نیز سب کے سب اَنبیاءِ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے **نیکی کی دعوت** کے کام میں **اِنفرادی کوشش** فرمائی ہے۔ "بے شک دعوتِ اسلامی کا تقریباً 99% (ننانوے فیصد) مَدَنی کام **اِنفرادی کوشش** کے ذَریعے ہی ممکن ہے۔" اجتماعی کوشش کے مقابلے میں **اِنفرادی کوشش** بے حد آسان ہے کیونکہ اجتماع میں بہُت ساری اسلامی بہنوں کے سامنے "بیان" کرنے کی صلاحیت ہر ایک میں نہیں ہوتی جبکہ **اِنفرادی کوشش** ہر وہ اسلامی بہن بھی کرسکتی ہے جسے بیان کرنا کُجا بولنا بھی نہ آتا ہو۔ ہر اسلامی بہن کو چاہئے کہ **مَدَنی مرکز** کے دیئے ہوئے طریقۂ کار کے مطابق اسلامی بہنوں (خواہ ان کا تعلّق زندگی کے کسی بھی شُعبے سے ہو) کو بے دھڑک **نیکی کی دعوت** پیش کرے۔ کیا عجب کہ آپ کے چند کلمات کسی کی **دنیا و آخرت** سنوارنے اور آپ کے لئے کثیر **ثوابِ جاریہ** پانے کا ذَریعہ بن جائیں۔

Marfat.com

اِنفرادی کوشِش کرتی رہیں
نیکیوں سے جھولیاں بھرتی رہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خطرناک زَہریلا سانپ

سوال: بیوی کے گھر سے باہَر نکلنے پر شوہر کے بُرا منانے کے تعلُّق سے صَحابۂ کرام علیہم الرضوان کا کوئی واقِعہ بتا دیجئے۔

جواب: ایک غیرتمند صَحابی کی حِکایت سنئے اور عبرت سے سر دُھنئے۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا **ابوسعید خدری** رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ایک نوجوان صَحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی **نئی نئی شادی** ہوئی تھی۔ ایک بار جب وہ اپنے گھر تشریف لائے تو دیکھا کہ اُن کی دُلہن گھر کے دروازے پر کھڑی ہے، مارے جلال کے نَیزہ تان کر اپنی دُلہن کی طرف لپکے۔ وہ گھبرا کر پیچھے ہٹ گئی اور رو کر پکاری: **میرے سرتاج!** مجھے مت ماریئے، میں بے قُصُور ہوں، ذرا گھر کے اندر چل کر دیکھئے کہ کس چیز نے مجھے باہَر نکالا ہے! چُنانچہ وہ صَحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اندر تشریف لے گئے، **کیا دیکھتے ہیں کہ ایک خطرناک زَہریلا سانپ کُنڈلی مارے بچھونے پر**

Marfat.com

بیٹھا ہے۔ بے قرار ہو کر سانپ پر وار کر کے اس کو نیزے میں پَرو لیا۔ سانپ نے تڑپ کر اُن کو ڈس لیا۔ **زخمی سانپ** تڑپ تڑپ کر مر گیا اور وہ غیرت مند صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ بھی سانپ کے زَہر کے اثر سے جامِ شہادت نوش کر گئے۔ (صَحِیح مُسلِم ص۱۲۲۸ حدیث ۲۲۳۶) اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی ان پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کیا پردہ ترقّی میں رُکاوٹ ہے؟

سُوال: بعض لوگ کہتے ہیں، کُفّار بہُت آگے نکل چکے ہیں، پردے پر سختی مسلمانوں کی ترقّی میں رُکاوٹ ہے!

جواب: مسلمانوں کی **ترقّی** میں **پردہ** نہیں درحقیقت **بے پردَگی** رُکاوٹ بنی ہوئی ہے! جی ہاں، جب تک مسلمانوں میں شرم وحیا اور پردے کا دَور دَورہ رہا تب تک وہ فُتُوحات پر فُتُوحات کرتے چلے گئے یہاں تک کہ دنیا کے بے شُمار ممالِک پر پرچمِ اِسلام لہرانے لگا۔ **پردہ نشین ماؤں** نے بڑے بڑے بہادُر جَرنَیل وسِپہ سالار، عظیم حکمران، عُلَمائے رَبّانِیِّین (رَبّانی۔یِیْن) اور اَولیائے کامِلین کو جَنم دیا، تمام اُمّہات

اُمُّ الْمُؤمنین و جملہ صحابیاتِ سیِّدُ المرسلین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہن باپردہ تھیں، **حَسَنَین کریمَین** رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی والِدۂ ماجِدہ خاتونِ **جنّت سیِّدہ فاطمہ زَہرا** رضی اللہ تعالیٰ عنہا باپردہ تھیں، سرکارِ بغداد حُضُورِ غوثِ اعظم علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ الْاَکرم کی والِدۂ محترمہ سیِّدَتُنا **اُمُّ الْخَیر فاطمہ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا باپردہ تھیں۔ اَلْغَرَض جب تک **پردہ** قائم تھا اور عِفّت مآب خواتین **چادر اور چار دیواری** کے اندر تھیں، مسلمان خوب ترقّی کی مَنازِل طے کرتا رہا اور کافِروں پر غالِب رہا۔ جب سے کُفّارِ مکّار کے زیرِ اثر آکر مسلمانوں نے بے پردَگی کا سلسلہ شروع کیا ہے، مُسلسل تَنَزُّل کے گہرے گڑھے میں گرتے چلے جارہے ہیں، کل تک جو کُفّارِ بدانجام مسلمان کے نام سے لرزہ بَراَندام تھے آج وہ مسلمانوں کی بے پردگیوں اور بدعملیوں کے باعِث غالِب آچکے ہیں، **اسلامی ممالک** پر باقاعِدہ جارِحانہ حملے ہورہے ہیں اور ظالمانہ قبضے کئے جارہے ہیں مگر مسلمان ہے کہ ہوش کے ناخن نہیں لیتا۔ **آہ! آج کا نادان مسلمان T.V.، V.C.R. اور INTER NET** پر **فلمیں ڈرامے چلا کر، بے ہُودہ فلمی گیت گنگنا کر، شادیوں میں ناچ**

رنگ کی محفلیں جما کر، کافروں کی نقّالی میں داڑھی مُنڈا کر، کفّار جیسا بے شرمانہ لباس بدن پر چڑھا کر، اسکوٹر کے پیچھے بے پردہ بیگم کو بٹھا کر، بے حیا بیوی کو میک اپ کروا کر مَخلوط تفریح گاہ میں لے جا کر، اپنی اولاد کو دُنیوی تعلیم کی خاطر کفّار کے ممالک میں کافروں کے سپرد کروا کر نہ جانے کس قسم کی ترقّی کا مُتَلاشی ہے!

وہ قوم جو کل تک کھیلتی تھی شمشیروں کے ساتھ
سینما دیکھتی ہے آج وہ ہَمشیروں کے ساتھ

حقیقت میں کامیاب کون؟

افسوس صد کروڑ افسوس! آج کثیر مسلمان جھوٹ، غیبت، تہمت، خیانت، زِنا، شراب، جُوا، فلمیں ڈِرامے دیکھنے اور گانے باجے وغیرہ سننے کے گناہ بے باکانہ کئے جا رہے ہیں، اکثر مسلمان عورتوں نے مَردوں کے شانہ بہ شانہ چلنے کی ناپاک دُھن میں حیا کی چادر اُتار پھینکی ہے اور اب دیدہ زیب ساڑھیوں، نیم عُریاں غراروں، مردانہ وَضع کے لباسوں، مرد جیسے بالوں کے ساتھ شادی ہالوں، ہوٹلوں،

Marfat.com

تفریح گاہوں اور سینما گھروں میں اپنی آخرت برباد کرنے میں مشغول ہیں۔ خدا عزوجل کی قسم! موجودہ رَوِش میں نہ ترقّی ہے نہ کامیابی۔ ترقّی اور کامیابی صِرف وصِرف اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی فرماں برداری کرتے ہوئے اِس مختصر ترین زندَگی کو سنّتوں کے مطابق گزار کر ایمان سلامت لئے قَبر میں جانے اور جہنّم کے ہولناک عذاب سے بچ کر جنّتُ الفِردوس پانے میں ہے۔ چنانچہ پارہ 4 سورۃ الِ عمران کی آیت نمبر 185 میں ارشادِ خدائے رحمٰن عزوجل ہے:

فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ

ترجَمۂ کنزُ الایمان: جو آگ سے بچا کر جنّت میں داخل کیا گیا وہ مُراد کو پہنچا۔ (پ٤ الِ عمران ١٨٥)

جہنّم میں عورتوں کی کثرت

آہ! آہ! آہ! عورتوں میں بے پردَگی اور گناہوں کی کثرت ہونا انتہائی تشویشناک ہے، خدا کی قسم! جہنّم کا عذاب برداشت نہیں ہوسکے گا۔ صحیح مسلم میں ہے: حُضُورِ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلَّم کا ارشادِ عبرت بُنیاد ہے: میں نے جہنّم میں ملاحظہ فرمایا کہ عورتیں جہنّم میں

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر دُرُود شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

زیادہ ہیں۔ (صَحِیح مُسلِم ص ۲۲۸ حدیث ۲۷۳۷)

یہ شرحِ آیۂ عصمت ہے جو ہے بیش نہ کم
دل و نظر کی تباہی ہے قُربِ نا مَحرَم

حیا ہے آنکھ میں باقی نہ دل میں خوفِ خدا عزوجل
بہت دنوں سے نظامِ حیات ہے برہم

یہ سیر گاہیں کہ مَقتَل ہیں شرم و غیرت کے
یہ مَعصِیَت کے مَناظِر ہیں زینتِ عالَم

یہ نیم باز سا بُرقع یہ دیدہ زیب نقاب
جھلک رہا ہے جھلا جھل قمیص کا ریشم

نہ دیکھ رَشک سے تہذیب کی نُمائش کو
کہ سارے پھول یہ کاغذ کے ہیں خدا عزوجل کی قسم

وُہی ہے راہ ترے عزم و شوق کی منزل
جہاں ہیں عائشہ و فاطمہ رضی اللہ عنہما کے نقشِ قدم

تری حیات ہے کردارِ رابعہ بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا

ترے فسانے کا موضوع عِصمتِ مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بے غیرتی کی انتہا

کافروں کی اُلٹی تَرقّی کی رِیس کرتے ہوئے بے پردَگی اور بے حیائی کا بازار گرم کرنے والے ذرا غور تو فرمائیں۔ **یورپ، امریکہ**

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم): جس نے مجھ پر ایک دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

اور ان سے مُتأَثِّر ہونے والے ملکوں میں کیا ہو رہا ہے! رقص گاہوں میں لوگ اپنی آنکھوں سے اپنی بہو بیٹیوں کو دوسروں کی آغوش میں دیکھتے ہیں اور ٹَس سے مَس نہیں ہوتے بلکہ وہ ڈَیُّوث فخر سے اِتراتے ہوئے داد دے رہے ہوتے ہیں! بے پردہ اور فیشن ایبل عورتوں کے ''منہ کالے'' ہونے کی حیا سوز خبریں آئے دن اخبارات میں چھپتی ہیں۔ وہ عورت جو مرد کی شَہوت رانی کا شکار ہوتی ہے اُسے اگر حَمل ٹھہر گیا تو وہ کہاں سر چُھپائے گی؟ حَمل گرانے کی صورت میں وہ اپنی جان بھی کھو سکتی ہے۔ چلئے مانا کہ **یورپ** کے ترقّی یافتہ ممالِک میں ایسے اَسپتال موجود ہیں جو اِسقاطِ حَمل (یعنی حَمل گرانے) کی ''خدمت'' انجام دیتے ہیں اور ایسی پناہ گاہیں بھی موجود ہیں جہاں غیر شادی شُدہ ماؤں کو ''پناہ'' مل جاتی ہے لیکن کیا مُعاشَرے میں انھیں کوئی قابلِ احترام مقام بھی نصیب ہو سکتا ہے! مانا کہ رُسوا ہو کر ان دونوں (یعنی غیر شادی شدہ جوڑے) نے اپنے کیے کی دنیا میں ہاتھوں ہاتھ سزا پائی لیکن وہ بچہ جو اِس طرح پیدا ہوا ہے اگر زندہ بچ بھی گیا تو اُس کا کیا بنے گا؟ اس کے ہَوَس کار باپ نے بھی اس سے آنکھیں پھیر لیں، بدکار ماں بھی

Marfat.com

اُسے کچرا کونڈی یا کسی محتاج خانے میں چھوڑ کر چلی گئی!

سَتّر ہزار حرامی بچّے

دوسری جنگِ عظیم میں امریکہ کے سپاہی اپنے دوست ملک برطانیہ کی مدد کے لئے ''تشریف'' لائے تھے۔ وہ چند سال برطانیہ میں ٹھہرے اور جب گئے تو سرکاری اَعداد وشُمار کے مطابق سَتّر ہزار حرامی بچّے چھوڑ کر گئے! یورپ کے بعض ملکوں میں حرامی بچّوں کی شَرحِ پیدائش ساٹھ فی صد سے بھی مُتَجاوِز ہو گئی ہے اور کنواری ماؤں کی تعداد میں ہوشرُبا اضافہ ہو رہا ہے۔ طلاقوں کی کثرت ہے، گھروں میں سُکون کی دولت نہیں ملتی، میاں بیوی میں اِعتماد مَفقود (یعنی غائب) ہے زوجہ اور خاوند میں سچّی مَحَبَّت کا فُقدان ہے۔ برداشت اور ایثار کا جذبہ خَتْم ہو چکا ہے، کوئی بات کسی کی مرضی کے خِلاف ہو گئی جھٹ طلاق حاصل کر لی۔ غور فرمایئے! میاں بیوی کی ذِہنی ہم آہنگی جو کہ مُعاشَرہ کی خِشتِ اوّل (یعنی پہلی اینٹ) ہے اور مُحکَم اَساس (یعنی مضبوط بُنیاد) بھی یِہی ہے کہ جس پر مُعاشَرے کا محل تعمیر کیا جاسکتا ہے، اگر یہ بنیاد ہی کمزور ہو گی تو صحت مند مُعاشَرہ کیسے تعمیر ہو گا؟

Marfat.com

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسلام نے جن چیزوں کے بجالانے کا حکم دیا ہے ان میں ہمارا بھلا ہے اور جن چیزوں سے روکا ہے انہیں کرنے میں ہمارا نقصان ہے۔ یہ دین اَبد تک کے لئے ہے اِس لئے کوئی ایسا وقت نہیں آسکتا کہ اس کی حرام کی ہوئی چیزیں حلال ہو جائیں یا ان پر مُرتَّب ہونے والے نُقصانات خَتْم ہو جائیں۔

اُٹھا کر پھینک دے اللہ عزوجل کے بندے

نئی تہذیب کے انڈے ہیں گندے

چادر اور چار دیواری کی تعلیم کس نے دی؟

سوال: بعض آزاد مَنِش مرد و عورت کہتے ہیں کہ عُلَمائے کرام عورَتوں کو چار دیواری میں بٹھا دینا چاہتے ہیں!

جواب: اِس میں عُلَمائے کرام کا اپنا کوئی ذاتی مَفاد نہیں۔ یہ دُنیا کے کسی عالِم دین کا نہیں، ربُّ العٰلمین جَلَّ جلالُہٗ کا ارشادِ حقیقت بُنیاد ہے:

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى

ترجَمۂ کنزالایمان: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیّت کی بے پردگی۔ (پ ۲۲ الاحزاب ۳۳)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

دیکھا آپ نے ! عورت کیلئے **چادر اور چاردیواری** کا حکم کسی عام شخص کا نہیں، ہم سب کے پالنے والے ربِّ مُصْطَفٰے عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عالی ہے۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّى اللهُ تعالٰى على محمَّد

تُوبُوا اِلَى الله ! اَسْتَغْفِرُ الله

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّى اللهُ تعالٰى على محمَّد

عورت کی مُلازَمت کے بارے میں سُوال جواب

سُوال: کیا عورت مُلازمت کرسکتی ہے؟

جواب: پانچ شرطوں کے ساتھ اجازت ہے۔ چُنانچہ میرے آقا اعلیٰ **حضرت**، امامِ اہلِ سنّت، مُجَدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ”یہاں پانچ شرطیں ہیں ﴿1﴾ کپڑے باریک نہ ہوں جن سے سر کے بال یا کلائی وغیرہ سِتْر کا کوئی حصّہ چمکے ﴿2﴾ کپڑے تنگ وچُست نہ ہوں جو بدن کی ہَیْئات (یعنی سینے کا اُبھار یا پنڈلی وغیرہ کی گولائی وغیرہ) ظاہر کریں ﴿3﴾ بالوں یا گلے یا پیٹ یا کلائی یا پنڈلی کا کوئی حصّہ ظاہر نہ ہوتا ہو ﴿4﴾ کبھی نامَحْرَم

کے ساتھ خفیف (یعنی معمولی سی) دیر کے لئے بھی تنہائی نہ ہوتی ہو ﴿5﴾ اُس کے وہاں رہنے یا باہر آنے جانے میں کوئی مَظِنّۂ فِتنہ (فتنے کا گمان) نہ ہو۔ یہ **پانچوں شرطیں** اگر جمع ہیں تو حَرَج نہیں اور ان میں ایک بھی کم ہے تو (مُلازمت وغیرہ) حرام''۔ (فتاوی رضویہ ج ۲۲ ص ۲۴۸) جہالت و بے باکی کا دَور ہے مذکورہ پانچ شرائط پر عمل فی زمانہ مشکل ترین ہے، آج کل دفاتر وغیرہ میں مرد و عورت **مَعاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ اکٹھے کام کرتے ہیں اور یوں ان دونوں کیلئے بے پردگی، بے تکلّفی اور بد نگاہی سے بچنا قریب بہ ناممکن ہے لہٰذا عورت کو چاہئے کہ گھر اور دفتر وغیرہ میں نوکری کے بجائے کوئی **گھریلو کَسْب** اختیار کرے۔

گھر میں کام والی رکھ سکتے ہیں یا نہیں؟

سوال: گھر میں ''کام والی'' رکھ سکتے ہیں؟

جواب: رکھ تو سکتے ہیں مگر ابھی جو 5 شرائط بیان ہوئیں اُن کو پیشِ نظر رکھنا چاہئے۔ اگر بے پردگی کرنے والی ہوئی تو گھر کے مَردوں کا بد نگاہیوں اور جہنّم میں لے جانے والی حرکتوں سے بچنا سخت دشوار ہوگا۔ بلکہ مَعاذَاللہ

Marfat.com

عَزَّوَجَلَّ گھر کی پردہ نشین خواتین کے اَخلاق بھی تباہ کردیگی۔ غیر عورت کے ساتھ مرد کی خفیف یعنی معمولی سی تنہائی بھی حرام ہے اور گھر میں رہنے والے مرد کا آج کل اس سے بچنا تقریباً ناممکن ہوتا ہے۔ لہٰذا گھر میں کام والی نہ رکھنے ہی میں عافیت ہے۔

ایئر ہوسٹس کی نوکری کرنا کیسا؟

سُوال: کیا ایئر ہوسٹس کی نوکری جائز ہے؟

جواب: فی زمانہ ایئر ہوسٹس کی نوکری حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے کیونکہ اِس میں بے پردگی شَرط ہوتی ہے۔ نیز اُس کو بغیر شوہر یا محرم کے غیر مردوں کے ساتھ سفر بھی کرنا پڑتا ہے۔

مرد کا ایئر ہوسٹس سے خدمت لینا کیسا؟

سُوال: ہوائی جہاز کا مرد مُسافر ایئر ہوسٹس کی خدمات لے سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: ہر باحیا اور غیرتمند مسلمان اِس سُوال کا جواب اپنے ضمیر سے لے سکتا ہے۔ ظاہر ہے ایک بے پردہ عورت جس کی تربیّت میں غیر مردوں کے ساتھ بھی لَوچدار اور مُلائم انداز میں گفتگو کرنا شامل ہو اُس سے بلا حاجت شدیدہ پانی، کولڈ ڈرنک، چائے اور کافی یا کھانا وغیرہ طلب

Marfat.com

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

کرنا خطرات میں ڈال سکتا ہے ہاں خود آکر کھانا وغیرہ رکھ دے تو کھا لے۔ یا خود آکر کچھ پوچھے تو نظریں ایک دم نیچی کئے یا آنکھیں بند کر کے ایک دو الفاظ میں جواب دیکر جان چُھڑا لے۔ ہرگز اُس سے سوال جواب نہ کرے نیز اُس سے کچھ منگوائے بھی نہیں ورنہ وہ دینے کیلئے آئے گی جس کے سبب مزید بات چیت کرنے یا نِگاہ پڑنے کے مسائل کھڑے ہو سکتے ہیں۔ ایسے موقع پر جب نَفس طرح طرح کے حیلے سکھا کر بے پردہ عورت کو دیکھنے اور اس سے بات چیت کرنے کی ترغیب دے اِس روایت کو یاد کر لینا بہُت مُفید ہے چُنانچہ منقول ہے:

''جو شخص شَہوت سے کسی اَجْنَبِیّہ کے حُسن و جمال کو دیکھے گا قیامت کے دن اسکی آنکھوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔''

(ھِدایہ ج۲ ص۳۶۸)

عورت کا تنہا سفر کرنا کیسا؟

سوال: کیا اسلامی بہن کا بغیر مَحرم کے سفر کرنا گناہ ہے؟

جواب: جی ہاں۔ بغیر شوہر یا مَحرم کے عورت کا تین دن کی مَسافت پر واقع کسی جگہ جانا حرام ہے یہی ظاہرُ الرِّوایہ ہے یہاں تک کہ اگر عورت کے

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

پاس **سفرِ حج** کے اَسباب ہیں مگر شوہر یا کوئی قابلِ اطمینان مَحرم ساتھ نہیں تو حج کے لئے بھی نہیں جاسکتی اگر گئی تو گناہ گار ہوگی اگرچہ **فرض حج** ادا ہو جائے گا۔ البتہ فُقَہاءِ مُتأَخِّرین (مُ۔تَ۔اَخ۔خِ۔رِین) نے ایک دن کی مَسافت پر عورت کے بے مَحرم جانے کو بھی ممنوع قرار دیا ہے۔

(ماخوذ از رَدُّالمُحتار ج ۳ ص ۵۳۳ وغیرہ)

مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ **بہارِ شریعت**" جلد اوّل صَفحہ 752 پر ہے کہ عورت کو بغیر محرم کے تین دن یا زیادہ کی راہ جانا، ناجائز ہے بلکہ ایک دن کی راہ جانا بھی۔ نابالغ بچّہ یا مَعتُوہ کے ساتھ بھی سفر نہیں کرسکتی، ہمراہی میں بالغ محرم یا شوہر کا ہونا ضروری ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۴۲، فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ ج ۱۰ ص ۷۰۶) محرم کے لیے ضرور ہے کہ سخت فاسق بے باک غیر مامون نہ ہو۔

سُوال: تین دن کی مَسافت سے کیا مراد ہے؟

جواب: بَرّی یعنی خشکی میں سفر پر تین دن کی مَسافت سے مُراد ساڑھے ستاون میل کا فاصلہ ہے (فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ ج ۸ ص ۲۷۰) کلومیٹر کے حساب سے یہ مقدار تقریباً 92 کلومیٹر بنتی ہے۔

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

سُوال: مندرجہ بالا جواب میں جو ''ظاہِرُ الرِّوایہ'' کی اصطلاح بیان کی گئی ہے اِس کی وضاحت کر دیجئے۔

جواب: فقہ حنفی میں ظاہِرُ الرِّوایہ ان مسائل کو کہا جاتا ہے جو حضرتِ سیِّدنا امام **مُحمّد بِن حَسَن شَیْبانِی** قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانی کی چھ کتابوں (1) جَامِع صَغِیر (2) جَامِع کَبِیر (3) سِیَر کَبِیر (4) سِیَر صَغِیر (5) زِیادات (6) مَبْسُوط میں مذکور ہوں۔

سُوال: بہارِ شریعت کے جزئیہ میں یہ جو ''مَعْتُوہ'' بیان کیا گیا ہے یہ کون ہوتا ہے؟

جواب: جو شخص کم سمجھ ہو، تدبیر ٹھیک نہ ہو، کبھی عاقلوں کی سی باتیں کرے، کبھی مدہوشوں کی سی اگر جنون کی حد تک نہ پہنچا ہو، لوگوں کو بے سبب مارتا گالیاں دیتا نہ ہو، وہ مَعْتُوہ کہلاتا ہے۔ شرعاً اس کا حکم سمجھ وال (سمجھ دار) بچے کی مثل ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۱۹ ص ۶۳۶)

عورت کا ہوائی جہاز میں تنہا سفر کرنا کیسا؟

سُوال: اگر کسی دوسرے شہر یا دوسرے ملک میں عورت کا مَحرم یا شوہر ہے اور وہ اسے بُلا رہا ہے تو کیا عورت، بس، کار، ریل گاڑی، کشتی یا ہوائی جہاز

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

وغیرہ ذرائع سے بھی تنہا نہیں جاسکتی؟

جواب: نہیں جاسکتی۔

سُوال: تو کیا یہ شوہر کی نافرمانی نہیں کہلائے گی؟

جواب: جی نہیں۔ امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم سے روایت ہے، سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعطَّر پسینہ، باعثِ نُزُولِ سکینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ''**لَاطَاعَةَ فِیْ مَعْصِیَةِ اللّٰہِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِی الْمَعْرُوْفِ.**'' یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں اطاعت تو صرف نیکی کے کاموں میں ہے۔ (صَحِیح مُسلِم ص ۱۰۲۳ حدیث ۱۸۴۰) اِس حدیثِ پاک میں ارشاد فرمودہ لفظ ''معروف'' کی تعریف بیان کرتے ہوئے **مُفَسِّرِ** شہیر حکیمُ **الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: ''**مَعروف**'' وہ کام ہے جسے شریعت مَنع نہ کرے، ''**مَعْصِیَت**'' وہ کام ہے جسے شریعت مَنع فرمائے۔ (مراٰۃ المناجیح ج۵ص ۳۴۰)

عورت کا بغرضِ علاج گلی میں ٹہلنا کیسا؟

سُوال: طبیب نے روزانہ مخصوص وَقت کیلئے پیدل چلنے کی تاکید کی ہو اور گھر میں ایسا ممکن نہ ہو تو کیا کرے؟

جواب: پردے کی تمام تر قُیُودات کے ساتھ باہَر پیدل چلنے میں حرج نہیں جبکہ کوئی اور مانِعِ شَرعی موجود نہ ہو۔

ہم اب صرف مَدنی چینل دیکھتے ہیں

اسلامی بہنو! سنّتوں بھری تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہردم وابستہ رہئے، اِن شاءَ اللہ عزَّوَجَلَّ بَرَکتیں اور سعادتیں ہی سَعادتیں پائیں گی۔ مُعاشرہ کے کئی بگڑے ہوئے گھرانے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے اَلحمدُ للہ عَزَّوَجَلَّ راہِ راست پر آچکے ہیں، چنانچہ **شہداد پور** (باب الاسلام سندھ) کی ایک اسلامی بہن (عمر تقریباً 45 سال) کے بیان کا خلاصہ ہے کہ ہمارے گھر میں نَمازوں کی ادائیگی کی کوئی ترکیب نہیں تھی، کیبل کے ذَرِیعے T.V. پر خوب فلمیں اور ڈِرامے دیکھے جاتے۔ علمِ دین سے محرومی اور نیک صُحبت سے دُوری کی بِنا پر آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا تھا۔ ہماری خوش نصیبی کہ اپریل 2009ء میں ہمارے علاقے کے اندر دعوتِ

Marfat.com

اسلامی کی اسلامی بہنوں کا **مَدَنی قافِلہ** تشریف لایا۔ ''عَلاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت'' کے دَوران **مدنی قافلے** کی اسلامی بہنیں ہمارے گھر بھی آئیں۔ ان کی دعوت پر میں **مَدَنی قافلے** کی جائے قِیام پر ہونے والے بیان میں شریک ہوئی۔ اِس بیان نے میرے دل کی دُنیا بدل ڈالی، میں دریائے غم میں ڈوب گئی کہ افسوس! میری ساری عمر گناہوں میں گزر گئی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اسلامی بہنوں کے **مَدَنی قافلے** کی بَرَکت سے مجھے **توبہ** کی سعادت ملی، نہ صرف میں نے بلکہ میری بیٹیوں نے بھی **پانچوں وقت کی نماز** پڑھنا شروع کردی اور اب ہمارے گھر کوئی اور نہیں صرف دعوتِ اسلامی کا **مَدَنی چینل** دیکھا جاتا ہے۔

دل کی کالک دُھلے سُکھ سے جینا ملے　　آؤ آؤ چلیں قافِلے میں چلو
چُھوٹیں بد عادتیں سب نمازی بنیں　　پاؤ گے رحمتیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

نماز برائیوں سے بچاتی ہے

اسلامی بہنو! دیکھی آپ نے! **مَدَنی قافلے** کی بَرَکت! ربُّ العزت عَزَّوَجَلَّ کی عبادت سے دُور رہنے والے گھرانے میں

Marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **نمازوں کی بہار آگئی!** ہر مسلمان کو نماز پڑھنی چاہئے اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نماز کی بَرَکت سے برائیاں بھی چھوٹ جائیں گی چُنانچِہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 21 سورۃُ العنکبوت آیت نمبر 45 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ؕ ترجمۂ کنزالایمان: بے شک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بری بات سے۔

اِتّباعِ نبوی میں خشک ٹہنی ہلائی

نماز کی فضیلت کے کیا کہنے! چُنانچہ **دعوتِ اسلامی** کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 743 صَفحات پر مشتمل کتاب، "**جنّت میں لے جانے والے اعمال**" صَفْحَہ 76 پر ہے: حضرت سَیِّدُنا ابوعثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سَیِّدُنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے کھڑا تھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس درخت کی ایک خشک ٹہنی کو پکڑا اور اسے ہلایا یہاں تک کہ اُس کے پتے جھڑ گئے پھر فرمایا: اے ابوعثمان! کیا تم مجھ سے نہیں پوچھو گے کہ میں نے ایسا کیوں کیا؟ میں نے پوچھا کہ آپ نے

Marfat.com

فرمانِ مصطفٰی: (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلّم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

ایسا کیوں کیا؟ تو فرمایا: ایک مرتبہ میں رحمتِ عالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے ساتھ ایک دَرَخت کے نیچے کھڑا تھا تو سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے اسی طرح کیا اور اس دَرَخت کی ایک خشک ٹہنی کو پکڑ کر ہلایا یہاں تک کہ اس کے پتے جھڑ گئے پھر فرمایا: اے سلمان! کیا تم مجھ سے نہیں پوچھو گے کہ میں نے یہ عمل کیوں کیا؟ میں نے عرض کی: آپ نے ایسا کیوں کیا؟ ارشاد فرمایا: بیشک جب مسلمان اچھی طرح وضو کرتا ہے اور پانچ نمازیں ادا کرتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح یہ پتے جھڑ جاتے ہیں۔ پھر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے یہ آیتِ مبارکہ پڑھی:

وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّیْلِؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِیْنَ ۚ﴿۱۱۴﴾

(پ ۱۲ ھود ۱۱۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصّوں میں بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کو۔

(مسند احمد ج ۹ ص ۱۷۸ حدیث ۲۳۷۶۸)

Marfat.com

کیا عورت ڈاکٹر کے پاس جاسکتی ہے؟

سُوال: عورت کیا مرد ڈاکٹر کو نَبض دِکھا سکتی ہے؟

جواب: اگر لیڈی ڈاکٹر سے علاج ممکن نہ رہے تو اب مرد ڈاکٹر سے رُجوع کرنے کی اِجازت ہے۔ ضَرورتاً وہ مرد ڈاکٹر مریضہ کو دیکھ بھی سکتا ہے اور مرض کی جگہ کو چھو بھی سکتا ہے، مگر مرد ڈاکٹر کے سامنے عورت صِرف ضَرورت کا حصّہ، جسم کھولے۔ ڈاکٹر بھی اگر غیر ضَروری حصّے پر قصداً نظر کرے گا یا چُھوئے گا تو گنہگار ہوگا۔ انجکشن وغیرہ عورت کے ذَرِیعے لگوائے کہ یہاں عُموماً مرد کی حاجت نہیں ہوتی۔

عورت کا مرد سے انجکشن لگوانا

سُوال: اگر نرس نہ ہو اور اِنجکشن لگوانا ضَروری ہو تو عورت کیا کرے؟

جواب: صحیح مجبوری کی صورت میں غیر مرد سے لگوالے۔

مرد کا نرس سے انجکشن لگوانا

سُوال: کیا مَرد نرس سے اِنجکشن لگوا سکتا ہے؟

جواب: نہ اِنجکشن لگوا سکتا ہے، نہ پٹّی بندھوا سکتا ہے، نہ بلڈ پریشر نپوا سکتا ہے، نہ ٹیسٹ کروانے کیلئے خون نکلوا سکتا ہے۔ **اَلْفَرض بِلا اجازت**

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

شَرعی مرد و عورت کو ایک دوسرے کا بدن چھُونا حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔

سر میں لوہے کی کیل

فرمانِ مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم: ''تم میں سے کسی کے سر میں **لوہے کی کیل** کا ٹھونک دیا جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی ایسی عورت کو چھوئے جو اس کے لیے حلال نہیں۔''

(اَلْمُعْجَمُ الْکبیر ج ۲۰ ص ۲۱۱ حدیث ۴۸۶)

نرس کی نوکری کرنا کیسا؟

سُوال: تو کیا عورت **نرس** کی نوکری بھی نہیں کرسکتی؟

جواب: اسی کتاب کے صَفحہ 160 پر عورت کی ملازمت کی جو پانچ شرائط بیان کی گئیں اگر ان کی رعایت ہوتی ہو تو ''نرس'' کی نوکری جائز ہے۔ فی زمانہ نرس کیلئے ان قُیُودات کا نبھانا بے حد دُشوار نظر آتا ہے۔ شَرعی تقاضوں کا لحاظ کئے بغیر نرس کی ملازمت اختیار کرنا گنہگار ہونا اور اپنے اوپر بے شمار فتنوں کا دروازہ کھولنا ہے۔

زخمیوں کی خدمات اور صَحابیات

سُوال: کیا جہاد میں صَحابِیّات رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِنَّ اَجْمَعِین کی زخمیوں کی

Marfat.com

خدمات ثابت نہیں؟ اگر ثابت ہیں تو نرسوں کو مریضوں کی خدمتوں کی آزادی کیوں نہیں دی جارہی؟

جواب: صحابیات رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِنَّ اَجْمَعِیْن کا مقصد حُصولِ جنّت اور نرسوں کا مقصود تحصیلِ دولت، وہاں پردہ نہایت سخت، یہاں عام طور پر بے پردگی شرط۔ پھر جہاد اوراسپتال (اَس۔ پَ۔ تال) میں زمین وآسمان کا فرق بھی ہے۔ اگر آج بھی جہاد فرضِ عین ہو جائے تو بالغ مردوں کو والدین اور شوہر والیوں کو شوہر روکیں تب بھی جہاد میں جانا ضروری ہو جائے گا جبکہ اسپتال میں یہ صورت نہیں۔ پھر بھی تمام شرعی تقاضے پورے ہو سکتے ہوں تو **نرس** بننے کیلئے اجازت کی صورت آگے بیان کردی گئی ہے۔

نرس کی نوکری کے جواز کی ایک صورت

سُوال: نرس کی نوکری کے جواز کی آیا کوئی صورت بھی ہے یا نہیں؟

جواب: بالفرض کوئی ایسا اسپتال ہو جہاں بالکل بے پردگی نہ ہوتی ہو، غیر مرد کو چُھونے، انجکشن لگانے، پٹّی وغیرہ باندھنے کی بھی نوبت نہ آتی ہو، اِس کے علاوہ بھی اگر کوئی مانعِ شرعی نہ ہو تو وہاں نرس کی نوکری جائز ہے۔

Marfat.com

ابو کو بیرونِ ملک نوکری مل گئی

اسلامی بہنو! الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی بَرَکت سے ہر طرف سنّتوں کی دُھوم دھام ہے۔ آیئے دعوتِ اسلامی کی ایک ایمان افروز ''بہار'' سے اپنے قلب و جِگر کو گُلِ گلزار کیجئے۔ چُنانچہ بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ کچھ عرصے پہلے ہم اپنے ابو جان کی بے رُوزگاری کی وجہ سے کافی آزمائش میں مبتلا تھے۔ گھر کے کثیر اَخراجات پورے کرنے کی خاطر ابّو جان ایک مدّت سے بیرونِ ملک نوکری کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہے تھے مگر بات بنتی نظر نہ آتی تھی۔ ایک دن کسی اسلامی بہن نے امّی جان کو بتایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اجتماعات میں شریک ہونے والیوں کی دعاؤں کی قَبولیت کے کئی واقِعات ہیں، لہٰذا آپ بھی اِجتماع میں شریک ہو کر اپنے مسئلے کیلئے دعا کیجئے۔ اس پر امّی جان نے اِجتماع میں حاضری دی اور وہاں پر ہمارے ابّو جان کی نوکری کے لئے بھی دُعا کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اجتماع میں شرکت کی بَرَکت سے کچھ ہی دِنوں میں بیرونِ

ملک ابو جان کی نوکری کی ترکیب بن گئی۔ اب تو تمام گھر والوں کے دلوں میں دعوتِ اسلامی کی مَحبَّت گھر کر گئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ دعوتِ اسلامی کا صدقہ ہے کہ آج ہمارے گھر میں مَدَنی ماحول ہے اور میں بھی دعوتِ اسلامی کی ایک اَدنیٰ مبلِّغہ کی حیثیت سے مَدَنی کام کرنے کے لئے کوشاں ہوں۔

غیبی امداد ہو گھر بھی آباد ہو، لُطفِ حق دیکھ لیں اِجتماعات میں
چل کے خود دیکھ لیں، رِزق کے دَر کھلیں، بَرکتیں بھی ملیں اِجتماعات میں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اسلامی بہنو! سنّتوں بھرے اجتماعوں میں دونوں جہانوں کی برکتوں کی بارِشوں کے بھی کیا کہنے! مَدَنی آقا صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی عاشِقاؤں کے قُرب میں مانگی جانے والی دعائیں کیوں رنگ نہ لائیں۔ اچھی صحبت پھر اچھی صحبت ہوتی ہے۔ اچھوں کی نزدیکی مرحبا صد کروڑ مرحبا! اِس ضمن میں اچھے پڑوسیوں کے مُتعلِّق ایک ایمان افروز روایت پڑھئے اور ایمان تازہ کیجئے:

حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجْوَر، مَحبوبِ رَبِّ اکبر عزوجل وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نیک مسلمان کی وجہ سے

اس کے پڑوس کے 100 گھروں سے بلا دور فرما دیتا ہے۔"

(اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط لِلطَّبَرانی ج۳ ص ۱۲۹ حدیث ۴۰۸۰)

مَخْلُوط تعلیم کا شَرْعی حُکْم

سُوال: مخلوط تعلیم (CO-EDUCATION) کے بارے کیا حکم ہے؟

جواب: بالِغان کی مخلوط تعلیم کامُرَوَّجہ سلسلہ سراسر ناجائز وحرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔

عورت اور کالج

سُوال: فی زمانہ عورت کو اسکول کالج کی تعلیم میں کن کن خطرات کا سامنا ہے؟

جواب: عورت جب سے اسکول، کالج اور یونیورسٹی میں پہنچی ہے، فتنوں کا وہ دروازہ کُھلا ہے کہ اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیظ۔ اوّل تو تعلیمی اداروں کی وَردی بے پردَگی والی اور اگر کہیں بُرقَع وغیرہ ہے بھی تو وہ جاذِبِ نظر ہونے کے سبب نامناسِب۔ پھر جوان عورت کا آزادی کے ساتھ گھر کے باہَر آنا جانا ہزار فتنے کھڑے کرتا ہے، کالج کی وہ طالِبات جو وہاں کے لڑکوں سے بے تکلُّف ہو جاتی ہیں ان میں سے شاید ہی کسی کی "آبرو" سلامت رہتی ہو! ان کے عِشق وفِسق کے قِصّے روز ہی اَخبارات میں

Marfat.com

چھپتے ہیں، مرضی کی شادی میں اگر ماں باپ رُکاوٹ بنتے ہیں تو جذبات میں آ کر کئی لڑکے اور لڑکیاں خودکشی کی راہ لیتے ہیں۔ لڑکی پڑھ لکھ کر اگر دفتری نوکری اختیار کرے تو پھر اُس میں گناہوں کے سلسلے کا مزید اندیشہ ہے، دفاتر میں بے پردگی اور غیر مردوں کے ساتھ بے تکلُّفی سے بچنا قریب بہ ناممکن ہوتا ہے۔ ہر غیرت مند مسلمان اِس کے دُنیوی اور اُخروی (اُخ۔رَ۔وی) نقصانات کو سمجھ سکتا ہے۔ اکبر الٰہ آبادی نے بھی کیا خوب کان مروڑے ہیں۔

تعلیمِ دُختراں سے یہ اُمّید ہے ضَرور
ناچے دُلہن خوشی سے خود اپنی برات میں

پردہ نشین لڑکی کی شادی نہیں ہوتی

سوال: گھر والے پردہ کرنے سے یہ کہہ کر روکتے ہیں کہ کالج کی تعلیم سے بے بہرہ، فیشن پرستی سے دُور، سادہ اور شَرعی پردہ کرنے والی لڑکی کا رِشتہ نہیں ہوتا! کیا یہ درست سوچ ہے؟

جواب: یہ سوچ غَلَط ہے، لَوحِ محفوظ پر جہاں جوڑا لکھا ہوا ہے ہر حال میں اُس جگہ شادی ہو کر رہے گی اور اگر نہیں لکھا تو لاکھ پڑھی لکھی اور فیشن کی

Marfat.com

پُتلی ہو دنیا کی کوئی طاقت شادی نہیں کرواسکتی، اور اگر مقدّر میں تاخیر ہے تو تاخیر ہی سے شادی ہوگی۔ روزانہ نہ جانے کتنی ہی پڑھی لکھی فیشن کی مَتوالیاں اور کنواریاں حادِثوں یا بیماریوں کے ذَرِیعے موت کے گھاٹ اُتر جاتیں اور کئی جوان لڑکیاں ساحلِ سُمندر پر تیراکی کے شوق میں ڈوب مرتی ہیں۔ یا بے پردَگی اور فیشن پرستی کے باعِث ''عشقِ مَجازی'' کے چکّر میں خود کو پھنسا کر اور پھر مرضی کی شادی کی راہیں مَسدُود (یعنی بند) پا کر خودکُشی کی راہ لیتی ہیں! ہرگز یہ باطِل سوچ نہیں رکھنی چاہئے کہ بے پردَگی اور فیشن پرستی وغیرہ گناہوں کے ذرائع استعمال کریں گے جبھی کام ہوگا۔ میری بات کو اِس **عبرت آموز حِکایت** سے سمجھنے کی کوشش کیجئے۔ چُنانچہ میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نَقل کرتے ہیں،

حُکّام کی مُلازَمت

حضرتِ سیِّدُنا امام **سُفیان ثَوری** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو نوکریٔ حُکّام سے مَنع فرمایا کیوں کہ حُکّام کا دَرباری بننے میں ظلم و گناہ سے بچنا دشوار ہوتا ہے۔ یہ سن کر اُس نے کہا: بال بچّوں کو کیا کروں! فرمایا:

Marfat.com

ذرا سُنیو! یہ شخص کہتا ہے کہ میں خدا عزوجل کی نافرمانی کروں جب تو (وہ) میرے اہل وعیال کو رِزق پہنچائے گا (اور اگر) اطاعت کروں تو بے رُوزگار ہی چھوڑ دے گا۔ (فتاوی رضویہ ج ۲۳ ص ۵۲۸)

آزمائش میں نہ ڈریں

چاہے کتنی ہی سخت آزمائش آن پڑے اسلامی بہنوں کو چاہیے شرعی پردہ ترک نہ کریں، اللہ عزوجل شہزادی کونین، بی بی فاطمہ اور اُمّ المؤمنین بی بی عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہما کے صدقے آسانی فرمادے گا۔

پارہ 30 سورۂ اَلَمْ نَشْرَح میں اِرشاد ہوتا ہے:

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۙ﴿۵﴾ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ؕ﴿۶﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تو بے شک دُشواری کے ساتھ آسانی ہے، بے شک دُشواری کے ساتھ آسانی ہے۔

(پ ۳۰ الم نشرح ۶،۵)

ناوِلیں پڑھنا کیسا؟

سوال: عورتیں آج کل ڈائجسٹ اور ناوِلیں وغیرہ پڑھتی ہیں ان کے بارے میں کچھ بتایئے۔

جواب: اخباری مضمونوں، ڈائجسٹوں اور ناوِلوں میں بارہا کُفریات دیکھے

Marfat.com

جاتے ہیں۔ ان میں بدمذہبوں کے مَضامین بھی ہوتے ہیں جنھیں پڑھنے سے دین وایمان کی بربادی کا خطرہ رہتا ہے۔ شریعت کی رُو سے بدمذہبوں کی مذہبی کتاب اوران کا لکھا ہوا نام نہاد اسلامی مضمون پڑھنا مرد وعورت دونوں کیلئے **حرام** ہے، ہاں مُتَصلِّب سُنّی عالم عِندَ الضَّرورت (یعنی بوقتِ ضرورت) بقدرِ ضَرورت دیکھ سکتا ہے۔ بَہَر حال عورت کا مُعامَلہ بہُت ہی نازُک ہے۔ میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ لڑکیوں کو سورۂ یوسُف کا ترجَمہ (وتفسیر) نہ پڑھائیں کہ اس میں مَکرِ زناں (یعنی عورتوں کے دھوکہ دینے) کا ذِکر فرمایا ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۴ ص ۴۵۵)

مقامِ غور ہے، لڑکیوں کو قراٰنِ مجید کی ایک سُورت سورۂ یوسُف کا ترجمہ اور تفسیر پڑھنے سے اس لئے مَنْع کر دیا گیا ہے۔ کہ کہیں یہ مَنفی (یعنی اُلٹ) اثر نہ لے لیں۔ اب آپ ہی اندازہ لگائیے کہ انہیں بے ڈھنگی تصویروں اور حیاسوز فلمی اشتہاروں وغیرہ ہزاروں تباہ کاریوں سے بھرپور اخباروں، بازاری ماہناموں، ناوِلوں اور ڈائجسٹوں کی اجازت کیسے دی جاسکتی ہے! یادرہے! ان جَرائد کا مُطالَعہ مردوں

Marfat.com

کی آخرت کیلئے بھی کم تباہ کُن نہیں۔

سوال: بچیوں کو کس سُورت کی تعلیم دی جائے؟

جواب: بچیوں کو سُورۃُ النُّور کی تعلیم دی جائے اور اس سورت کا ترجمہ وتفسیر پڑھایا جائے چُنانچہ حُضُور مُفیضُ النُّور، فیض گنجُور، شاہِ غَیُور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ نورٌ علیٰ نُور ہے: اپنی عورَتوں کو کاتنا (پرانے زمانے میں کپڑا گھروں میں بُنا جاتا تھا اسے کاتنا کہتے ہیں ان حدیث کا مقصود یہ ہے کہ انہیں سینا، پرِ دنا وغیرہ خانگی اُمور سکھاؤ) سکھاؤ اور انہیں "**سورۃُ النُّور**" کی تعلیم دو۔ (اَلْمُسْتَدْرَك ج ۲ ص ۱۰۸ حدیث ۳۵۴٦) منقول ہے: حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے **سورۃُ النُّور** کو موسِمِ حج میں مِنبر پر تلاوت فرمایا اور اس کی ایسے نفیس پَیرایے میں تشریح فرمائی کہ اگر رُومی اسے سُن لیتے تو مسلمان ہو جاتے۔ (تفسیرِ مدارک ص ۷۹۳)

سورۂ نور اٹھارھویں پارے میں ہے، اِس میں **9 رُکوع** اور **64 آیات** مُبارَکہ ہیں۔ لڑکیوں کو اس کی ضَرور تعلیم دی جائے بلکہ تمام ہی اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو اس کا ترجمہ وتفسیر پڑھنا چاہئے۔

سوال: سورۂ نور کی تفسیر کون سی پڑھیں؟

Marfat.com

جواب: **خَزائنُ العِرفان** یا **نورُالعِرفان** سے پڑھ لیجئے۔ مزید مُفَصَّل تفسیر پڑھنا چاہیں تو خلیلُ العُلَماء حضرتِ خلیلِ ملّت **مفتی محمد خلیل خان** قادِری بَرَکاتی مارَہروی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی **"سورۃُ النُّور"** کی تفسیر **"چادراور چاردیواری"** کا مطالعہ فرمایئے۔ اِس تفسیر کی خاص خوبی یہ ہے کہ اِس میں ترجمہ **کنزالایمان** شریف سے لیا گیا ہے۔

میں فیشن ایبل تھی

اسلامی بہنو! سنّتوں بھری تحریک، دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** سے ہر دم وابستہ رہئے، ایک مبلّغہ **دعوتِ اسلامی** نے دعوتِ اسلامی میں اپنی شُمُولیّت کے جو اسباب بیان کئے وہ سُننے سے تعلُّق رکھتے ہیں، چُنانچِہ **ایک** اسلامی بہن کے تحریری بیان کالُبِّ لُباب ہے کہ میں نت نئے **فیشن** کے کپڑے پہنا کرتی اور **بے پردہ** ہی گھر سے نکل جایا کرتی تھی۔ ایک مرتبہ چند اسلامی بہنیں ہمارے گھر آئیں اور **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول کی بَرَکتیں بتاتے ہوئے ہمارے گھر میں سنّتوں بھرا **اجتماع** کرنے کی اجازت مانگی۔ ہم نے بخُوشی اِجازت دی، آخر اجتماع کا دن بھی آگیا، میں خُود بھی اس اجتماع میں شریک

Marfat.com

ہوئی، مجھے اسلامی بہنوں کی سادگی، **حُسنِ اَخلاق** اور مَدَنی کام کرنے کا انداز بَہُت پسند آیا بِالخُصُوص رقّت انگیز دُعا سے میں بَہُت مُتَأَثِّر ہوئی، ایسی دُعا میں نے پہلی مرتبہ سُنی تھی۔ یُوں اس اجتماع کی بَرَکت سے مجھے گناہوں سے **توبہ** نصیب ہوئی اور میں **مَدَنی ماحول** سے وابستہ ہوگئی۔ **فیشن** ترک کر کے میں نے بھی سادگی اپنالی اور اب ذَیلی سطح کی ذمّے دار کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کا **مَدَنی کام** کر کے اپنی آخرت بنانے کے لئے کوشاں ہوں، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ مکتبۃ المدینہ کا جاری کردہ ایک **کیسٹ بیان** روزانہ سُننے کا بھی معمول ہے۔ میں **اللہ** تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوں کہ اس نے مجھے اتنا پیارا **مَدَنی ماحول** عطا کیا، اے کاش! ہر اسلامی بہن **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مسکرا کر بات کرنا سنّت ہے

اسلامی بہنو! مَثَل مشہور ہے کہ ''پیاسے کو کنویں پر جانا پڑتا ہے'' مگر اِس **مَدَنی بہار** میں یہ کمال موجود ہے کہ کنواں خود چل کر پیاسی کے گھر

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

آ پہنچا! یعنی اسلامی بہنوں نے خود آ کر اس ماڈرن اسلامی بہن کے گھر میں سنّتوں بھرا اجتماع کیا جو کہ اُس کی تقدیر سنورنے اور اُس پر مَدَنی رنگ چڑھنے کا سبب بن گیا! واقعی گھر جا جا کر، خوش خُلقی کے ساتھ **مسکرا** کر مَدَنی پھول لُٹانا بہُت سوں کی بگڑیاں بنا دیتا ہے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **مسکرا** کر گفتگو کرنا **سنّت** ہے۔ اگر کوئی یوں ہی بطورِ عادت مسکرا کر بات کرے تو اسے ادائے سنّت کا ثواب نہیں ملیگا، بات کرتے وقت دل میں **یہ نیت کرنی ہوگی کہ میں ادائے سنّت کیلئے مسکرا کر بات کروں گا** (یا کروں گی)۔ کاش ہمیں ادائے سنّت کی نیّت سے مسکرا کر بات کرنے کی عادت نصیب ہو جائے۔ اِس ضمن میں ایک **مَدَنی پھول** قبول فرمایئے چُنانچہ حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ دَرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرتِ سیِّدُنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مُتَعَلِّق فرماتی ہیں کہ وہ ہر بات **مُسکرا** کر کیا کرتے، جب میں نے ان سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا، "**میں نے نبیِّ اکرم** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم **کو دیکھا کہ آپ دورانِ گفتگو مسکراتے رہتے تھے۔**"

(مکارم الاخلاق للطبرانی رقم ۲۱)

Marfat.com

کیا آج کل پردہ ضَروری نہیں؟

سُوال: ''آجکل پردہ ضَروری نہیں'' ایسا کہنا کیسا ہے؟

جواب: اس طرح کہنا انتہائی حماقت و جہالت اور نہایت ہی سخت بات ہے۔ اس قسم کے کلمات سے مُطلقاً پردے کی فرضیّت کے انکار کا اظہار ہوتا ہے اور سرے سے **پردے کی فرضیّت ہی کا انکار کفر ہے**، البتّہ اگر کوئی پردے کی فرضیّت کا قائل ہے مگر پردے کی کسی خاص نَوعِیّت (یعنی مخصوص طرز) کا اِنکار کرتا ہے جس کا تعلُّق ضَروریاتِ دین سے نہیں تو پھر حکمِ کُفر نہیں۔

آپ تو گھر کے آدمی ہیں؟

سُوال: اِس طرح کہنا کیسا، کہ ''پیر سے کیا پردہ! پیر صاحِب سے بھی بھلا کوئی پردہ ہوتا ہے! یا نامَحرم رشتہ داروں، پڑوسیوں یا گھر میں آنے جانے والے مخصوص لوگوں کے مُتَعلِّق اس طرح کہہ دینا کہ ''آپ تو گھر کے آدمی ہیں آپ سے کیا پردہ کرنا!''

جواب: یہ بھی سراسر حماقت و جہالت ہے اسطرح کی باتیں کہنے والے توبہ کریں۔ نامَحرم پیر صاحِب سے اور ہر اجنبی رشتے دار، دوست دار اور اہلِ جوار

(یعنی پڑوسیوں) سے پردہ ہے۔

مَرد کے ہاتھ سے چُوڑیاں پہننا

سُوال: عورت اجنبی مَنِہار (مَ۔نِ۔ہار۔ یعنی چوڑیاں بیچنے والے) کے ہاتھوں میں اپنا ہاتھ دیکر اس سے چوڑیاں پہن سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: ایسا کرنے والی عورت گنہگار اور جہنّم کی سزاوار ہے۔ اگر شوہر و محارِم غیرت نہ کھائیں اور باوُجُو دِ قدرت نہ روکیں تو وہ بھی ''دیُّوث'' اور جہنّم کے حقدار ہیں۔ اگر شوہر اپنی زَوجہ کو اس حال میں دیکھ لے کہ کسی غیر مرد نے اُس کا ہاتھ پکڑا ہوا ہے تو مرنے مارنے کیلئے تیار ہو جائے مگر صد کروڑ افسوس! یہی بیوی جب **چُوڑیاں** پہننے کیلئے غیر مرد کے ہاتھوں میں ہاتھ دے دیتی ہے تو شوہر کا خون بالکل بھی جوش نہیں مارتا! میرے آقا اعلیٰ **حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے جب مَنِہار (مَ۔نِ۔ہار) کے ہاتھوں **چُوڑیاں** پہننے کے بارے میں حکمِ شَرعی دریافت کیا گیا تو فرمایا: **حرام حرام حرام** ہے، ہاتھ دکھانا غیر مرد کو **حرام** ہے، اس کے ہاتھ میں ہاتھ دینا **حرام** ہے جو مرد اپنی عورتوں کے ساتھ اسے رَوا رکھتے ہیں وہ **دَیُّوث** ہیں۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص ۲۴۷)

Marfat.com

پردہ کرنے میں مُعاشرے سے ڈر لگتا ہے

سُوال : لوگ کہتے ہیں: جوان بیٹی کو پردہ کرواتے ہوئے اس مُعاشَرے سے ڈر لگتا ہے، رشتے دار طرح طرح کی باتیں بناتے ہیں!

جواب : مسلمان کو مُعاشَرے سے نہیں اللہ تبارَکَ وَ تَعالٰی سے ڈرنا چاہئے۔قرانِ پاک کے پہلے پارے سورَۃُ البَقَرہ کی چالیسویں آیتِ کریمہ میں ارشاد ہوتا ہے:

وَاِیَّایَ فَارْهَبُوْنِ ﴿۴۰﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اور خاص میرا ہی ڈر رکھو۔

جو کوئی حقیقی معنوں میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی غیب سے مدد فرماتا اور لوگوں کے دِلوں میں اُس کی ہَیبت ڈال دیتا ہے۔

حِکایت : ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کافِروں نے گھیر لیا اور تلواریں سونت کر **شہید** کرنے لپکے مگر سب کا تلوار والا ہاتھ شَل (یعنی سُن) ہو گیا اور وار نہ کر سکے یہ دیکھ کر وہ بُزُرگ اشکبار ہو گئے، کُفّار نے مُتَعَجِّب ہو کر کہا: یہ رونا کیسا! آپ کو تو خوش ہونا چاہئے کہ جان بچ گئی۔ فرمایا: مجھے اس بات نے رُلا دیا کہ میں **شہادت** کی سعادت سے محروم ہو گیا! اگر تم لوگ مجھے قتل کر

دیتے تو میری عید ہو جاتی کہ رَحمتِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ سے جنّت کا حقدار بن جاتا۔ یہ ایمان افروز جواب سُن کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سارے کُفّار مسلمان ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہ ڈرنے والے ان بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُن کے مَفْلُوج بازوؤں پر اپنا مبارَک ہاتھ پھیرا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سب کے ہاتھ دُرُست فرما دیئے۔ **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

نکل جائے دل سے مِرے خوفِ دنیا تجھی سے ڈروں میں سدا یاالٰہی عزوجل

ترے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ میں تھر تھر رہوں کانپتا یاالٰہی عزوجل

کیا گھر میں مَیِّت ہو جائے تب بھی پردہ ضَروری ہے؟

سُوال: اگر گھر میں مَیِّت ہو جائے اور تعزِیَت کیلئے لوگوں کی آمدو رَفْت ہو، کیا ایسی ایمرجنسی میں بھی پردے کا خیال رکھنا ضَروری ہے؟

جواب: ایسے موقع پر تو اپنی موت زِیادہ یاد آنی چاہیے۔ جب موت زیادہ یاد آئے تو گناھوں سے بچنے کا ذِہن بھی زیادہ بنتا ہے۔ چُونکہ بے

پردَگی بھی گناہ وحرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے اِس لئے ایسے موقع پر غیرتمند اور خوفِ خدا عزوجل رکھنے والیوں کا پردہ زیادہ سخت ہوجاتا ہے۔ چُنانچِہ

بیٹا کھویا ہے حیا نہیں کھوئی

حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ خلّاد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیٹا جنگ میں شہید ہوگیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کیلئے چہرے پر نِقاب ڈالے باپردہ بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم میں حاضِر ہوئیں، اِس پر کسی نے حیرت سے کہا: اِس وقت بھی آپ نے مُنہ پر نِقاب ڈال رکھا ہے! کہنے لگیں: **میں نے بیٹا ضرور کھویا ہے، حیا نہیں کھوئی**۔ (سُنَنُ اَبِی دَاوٗد ج۳ ص۹ حدیث ۲۴۸۸) اللہ عزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم

دیکھا آپ نے! بیٹا شہید ہوجانے کے باوُجود سیِّدَتُنا اُمِّ خلّاد رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ''پردہ'' برقرار رکھا۔ حق بات یہ ہے کہ دل میں خوفِ خدا عزَّوَجَلَّ اور اَحکامِ شریعت پر عمل کرنے کا جذبہ ہو تو مشکل سے مشکل

Marfat.com

کام بھی آسان ہو جاتا ہے اور جو نَفْس کی حِیلہ سازیوں میں آجائے اس کیلئے آسان سے آسان کام بھی مشکل ہو کر رہ جاتا ہے۔ یقیناً اللّٰہ توّاب عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے ڈر کر تھوڑی بہت تکلیف اُٹھا کر پردے کی پابندی کر لی جائے تو یہ کوئی بہت زیادہ مُشکل کام نہیں۔ ورنہ عذابِ جہنّم کی تکلیف ہر گز سہی نہیں جائے گی۔ اگر کوئی حکمِ الٰہی عزوجل پر عمل کرنے کا عزمِ مُصَمَّم کرلے تو بے شک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس کیلئے آسانی فَراہم کر دیتا ہے۔

بیٹی کے گلے کا درد دُور ہو گیا

اسلامی بہنو! احکامِ شریعت پر عمل کرنے کا جذبہ پانے کا ایک بہترین ذریعہ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں مَدَنی آقا صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی عاشِقاؤں کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔ اگر سفر کی سچّی نیّت کر لی جائے اور کسی وجہ سے سفر نصیب نہ ہو تب بھی اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بیڑا پار ہے۔ مَدَنی قافلے میں سفر کی نیّت کرنے والی ایک خوش نصیب کی ایمان افروز حکایت سنئے اور جھومئے، چُنانچہ بابُ الْاِسلام (سندھ) کی ایک

Marfat.com

اسلامی بہن کا کچھ اس طرح بیان ہے کہ میری بیٹی **گلے کے درد** میں مبتلا تھی، کافی علاج کروایا مگر آرام نہیں آیا۔ میں نے اسلامی بہنوں کے **مَدَنی قافلے** میں سفر کی نیّت کر لی۔ میرا حُسنِ ظن ہے کہ اس نیّت کی بَرَکت سے میری بیٹی کو **صحت** مل ہوگئی۔ پھر میں نے اپنی نیّت کے مطابق اسلامی بہنوں کے **مَدَنی قافلے** میں سفر بھی کیا۔

فضل کی بارشیں رحمتیں نعمتیں گر تمہیں چاہئیں قافلے میں چلو
دور بیمار یاں اور پریشانیاں ہوں گی بس چل پڑیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غیر مَحرَمہ سے تعزِیَت کر سکتے ہیں یا نہیں؟

سُوال: اگر کسی غیر مَحرَمہ کا عزیز فوت ہو جائے تو غیر محرم تعزِیَت کرے یا نہیں؟

جواب: نہیں۔ صدرُ الشَّریعہ بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: عورت کو اس کے مَحارِم ہی تعزیت کریں۔ (بہارِ شریعت حصّہ ٤ ص ۲۰۱ مکتبۃُ المدینہ)

غیر مَحرَم کی عِیادت کرنا کیسا؟

سُوال: کیا غیر مَحرم اور غیر مَحرَمہ بیماری میں ایک دوسرے کی عِیادت بھی نہ کریں؟

Marfat.com

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم مرسلین (علیہم السلام) پر دُرُود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

جواب: جی نہیں۔ اِس طرح ایک دوسرے کی طرف رَغبت بڑھنے کا سخت اندیشہ ہے جو کہ تباہ کُن ہے۔

زَچگی کے مُتَعلِّق سُوال و جواب

سُوال: کیا مَرد سے زچگی کروائی جاسکتی ہے؟

جواب: شوہر کے علاوہ کوئی بھی مرد زچگی نہ کروائے کیوں کہ اِس کام میں سخت بے پردَگی ہوتی ہے۔ اگر ممکن ہو تو گھر ہی پر مسلمان دائی (MIDWIFE) کی خدمات حاصل کی جائیں۔ ورنہ ایسے اَسپتال میں ترکیب بنائی جائے جہاں صرف مسلمان خواتین ہی یہ خدمات انجام دیتی ہوں۔ اَسپتال میں نام کا اِندراج کروانے سے پہلے معلومات کرلینی ضَروری ہیں ورنہ اکثر مرد ڈاکٹر اور بِالخُصوص گورنمنٹ کے اَسپتالوں میں میڈیکل اسٹوڈینٹس بھی وَضعِ حمل (DELIVERY) کے کام میں حصّہ لیتے ہیں۔ یاد رہے! کافِرہ عورت سے مسلمان عورت کا ایسا ہی پردہ ہے جیسا غیر مرد سے۔

کافِرہ دائی سے زچگی کروانے کا مسئلہ

سُوال: کفّار کے اکثریتی مُلک میں اکثر دائیاں کافِرہ ہوتی ہیں، ایسی صورت میں زَچگی کے مُعامَلات میں سخت حرج کا سامنا ہے۔ رہنمائی فرما کر

Marfat.com

عند اللہ ماجُور اور عند النّاس مشکور ہوں۔

جواب: مسلمان عورت کے لئے حلال نہیں کہ **کافرہ** عورت کے سامنے سِتر کھولے۔ اِس سے اجتناب (بچنا) لازم ہے۔ جب تک **مسلمان دائی** مل سکتی ہو اور وہ دُرُست کام سرانجام دے سکتی ہو تو کافرہ سے ہرگز یہ کام نہ کروایا جائے۔ ہاں اگر مجبوری ہو اور **مسلمان دائی** نہ مل سکے جیسا کہ سوال میں ذکر ہے تو ایسی سخت مجبوری میں **کافرہ دائی** سے زچگی کروانے میں مُضایقہ نہیں۔

سوال: بھابھی کی زچگی کے موقع پر دیور یا جَیٹھ دیکھنے، بچّے کی مبارکباد دینے جائے یا نہیں؟

جواب: بھابھی اور کسی بھی غیر محرمہ کو دیکھنے اور مبارکباد دینے کیلئے جانا سخت فتنوں کا دروازہ کھولنا ہے۔

کیا دِل کا پردہ کافی ہے؟

سوال: بعض بے پردہ عورتیں کہتی ہیں، ''فقط دل کا پردہ ہونا چاہئے'' اس کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: یہ شیطان کا بہُت بڑا اور بُرا وار ہے اور اِس قول بدتر اَز بَول میں اُن قُرانی

Marfat.com

آیاتِ مبارکہ کے اِنکار کا پہلو ہے جن میں ظاہری جسم کو پردے میں چُھپانے کا حکم دیا گیا ہے، مَثَلًا پارہ 22 سورۃُ الْاَحزاب آیت نمبر 33 میں فرمایا گیا، ترجَمۂ کنزالایمان: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیّت کی بے پردگی۔ اِسی سورۃ کی آیت نمبر 59 میں ہے: ترجَمۂ کنزالایمان: اے نبی! اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرما دو کہ اپنی چادروں کا ایک حصّہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں الخ۔ سورۃُ النُّور کی آیت نمبر 31 میں ہے، ترجَمۂ کنزالایمان: اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں الخ۔ **جو جسم کے پردے کا مُطلَقًا انکار کرے اور کہے کہ "صِرف دل کا پردہ ہونا چاہیے" اُس کا ایمان جاتا رہا۔** شادی شُدہ تھی تو نِکاح بھی ٹوٹ گیا کسی کی مُرید تھی تو بیعت بھی ختم ہوئی اگر فرض حج کر لیا تھا تو وہ بھی گیا نیز گزشتہ زندگی کے تمام نیک اعمال برباد ہو گئے۔ اپنے اس کُفر سے توبہ کر کے کلمہ پڑھ کر نئے سرے سے مسلمان ہو اور شوہرِ اوّل ہی سے نئے سرے سے نِکاح کرے۔ (ہاں اگر شوہر اوّل نکاح کرنا نہ چاہے تو کسی اور مرد سے نِکاح کر سکتی ہے) اور مُرید ہونا چاہے تو کسی بھی جامِعِ شرائط پیر سے بیعت ہو جائے۔ البتّہ اگر

Marfat.com

کوئی پردہ کی فرضیّت کا قائل ہے مگر پردے کی کسی خاص نَوعِیّت (یعنی مخصوص طرز) کا اِنکار کرتا ہے جس کا تعلُّق ضَروریاتِ دین سے نہیں تو پھر حکمِ کُفر نہیں۔

کُفر سے توبہ نیز تجدیدِ ایمان وتجدیدِ نکاح کا طریقہ مکتبۃ المدینہ کی طرف سے شائع کردہ 16 صَفحات کے مختصر رسالے ''**28 کلماتِ کفر**'' سے دیکھ لیجئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا ایمان سلامت رکھے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حقیقت تو یہ ہے کہ ''ظاہر'' دل کا نُمائندہ ہے، دل اچّھا ہوگا تو اس کا اثر خارِج میں بھی ظاہر ہوگا لہٰذا پردہ وُہی کرے گی جس کا دل اچّھا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کی طرف مائل ہوگا چُنانچِہ میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: یہ خیال کہ باطِن (یعنی دل) صاف ہونا چاہئے ظاہر کیسا ہی ہو مَحض باطِل ہے۔ حدیث میں فرمایا کہ **اِس کا دل ٹھیک ہوتا تو ظاہر آپ** (یعنی خود ہی) **ٹھیک ہو جاتا۔** (فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص ۶۰۵)

ذِہنی مریض تندُرست ہو گیا

اسلامی بہنو! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکتوں کے کیا کہنے!

ان بَرَکتوں کو لوٹنے کی عادت بنانے کیلئے آپ بھی دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اِجتماعات میں شرکت کی سعادت حاصل کیجئے۔ اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے مسائل حیرت انگیز طور پر حل ہوں گے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم سے غَیبی اِمدادیں ہوں گی، چُنانچِہ کہروڑ پکا (پنجاب، پاکستان) کی ایک اسلامی بہن کے تحریری بیان کا خلاصہ ہے کہ میرے چھوٹے بھائی گھریلو ناچاقیوں، تنگ دستیوں وغیرہ پریشانیوں کے سبب مسلسل ٹینشن (یعنی ذہنی دباؤ) میں مبتلا رہنے کی وجہ سے رفتہ رفتہ ذِہنی مریض بن گئے تھے اور اُول فُول بکتے رہتے تھے، یہاں تک کہ مَعاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنے ہاتھوں اپنی جان لینے یعنی خُودکُشی کے بارے میں سوچنے لگے تھے۔ مجھے ان کی حالت پر بڑا ترس آتا مگر میں ایک بے بس عورت کیا کرسکتی تھی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں پہلے ہی دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرتی تھی، وہاں میں نے بھائی جان کی صحت یابی کے لیے گڑگڑا کر دُعا مانگنی شروع کردی۔ کچھ ہی عرصہ گزرا تھا کہ میرے بھائی کو اللّٰہ شافی عَزَّوَجَلَّ نے شِفا عطا فرمادی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب وہ امّی اور ابّو کی عزّت اور ان کا

Marfat.com

احترام کرنے کے باعث ان کی آنکھوں کے **تارے** بن چکے ہیں۔

اے رضاؔ ہر کام کا اِک وقت ہے
دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد**

اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! **سُنّتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کی کیسی **برکت** ہے۔ یہ بات ہمیشہ یاد رکھئے کہ اجتماع کی حاضری میں صرف دنیاوی مسائل کے حل ہی کی نیت نہ کی جائے۔ طلبِ علم اور ثوابِ آخرت کمانے کی بھی **نیّتیں** ضرور کرنی چاہئیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسلامی بہنوں کے شَرعی پردے کے ساتھ پاکستان کے بے شمار شہروں اور دُنیا کے مختلف ملکوں میں مُتَعَدِّد مقامات پر ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات ہوتے ہیں، ہر اسلامی بہن کو چاہئے کہ **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں بھرے اجتماع میں نہ صرف خود شرکت کرے بلکہ دیگر اسلامی بہنوں سے پُر تپاک طریقے پر ملاقات کر کے خوب **انفرادی کوشش** کرے اور ان کو اجتماع کی شرکت کی دعوت دیتی رہے۔

Marfat.com

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

مَدَنی پھول: حضرتِ سیِّدُنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، شَہَنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ مُعطّر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیضِ گنجینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: "ہر نیکی صدقہ ہے اور تمہارا اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملنا بھی نیکی ہے اور اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے برتن میں پانی ڈالنا بھی نیکی ہے۔"

(مسند احمد بن حنبل ج ۵ ص ۱۱۱ حدیث ۱٤۷۱۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پردہ کرنے میں جِھجک ہوتی ہو تو........

سوال: ماحول بہت ایڈوانس اور فیشن پرستی عام ہے، شَرْعی پردہ کرتے ہوئے جِھجک محسوس ہوتی ہے کیا کیا جائے؟

جواب: شَرْعی پردہ ترک نہ کیا جائے کہ یہ عظیم نیکی ہے اور بے پردَگی سخت گناہ۔ پردہ کرنے میں جتنی تکلیف زِیادہ ہوگی اُتنا ہی ثواب بھی اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ زیادہ ملیگا۔ منقول ہے: اَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ اَحْمَزُھَا یعنی "افضل ترین عبادت وہ ہے جس میں زَحمت زیادہ ہو۔" (کَشْفُ الْخِفاء ج ۱ ص ۱٤۱) امام شَرَفُ الدّین نَوَوی (نَ۔وَ۔وی) علیہ رحمۃ

Marfat.com

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر دُرود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

القوی فرماتے ہیں: عبادت میں مشقّت اور خرچ زیادہ ہونے سے ثواب اور فضیلت بھی زیادہ ہوجاتی ہے۔ (شرح صحیح مسلم للنووی ج۱ ص: ۳۹۰) حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: افضل ترین عمل وہ ہے جس کیلئے نفسوں کو مجبور ہونا پڑے۔ (اِتحاف السّادۃ للزّبیدی ج ۱۱ ص ۱۰) حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم علیہ رحمۃ الاکرم فرماتے ہیں: ”جو عمل دنیا میں جس قدر دشوار ہوگا بروزِ قیامت میزانِ عمل میں اُسی قدر وزن دار ہوگا“ (تذکرۃ الاولیاء ص۹۵ مُلَخّصاً) ہاں اگر کسی کے اپنے ہی دل میں کھوٹ ہو تو کیا کہہ سکتے ہیں! **مُفسّرِ** شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ **مفتی احمد یار خان** علیہ رحمۃ الحنّان نورُ العِرفان صَفحہ 318 پر فرماتے ہیں: ”جس کو گناہ آسان معلوم ہوں اور نیک کام بھاری، سمجھو اُس کے دل میں نِفاق ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ محفوظ رکھے۔“ امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

بی بی فاطمہ کے کفن کا بھی پردہ!

سوال: کہتے ہیں، بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ان کے **کفن** پر کسی غیر مرد کی نظر پڑنا بھی پسند نہیں تھا!

جواب: بے شک۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے وصالِ ظاہری کے بعد خاتونِ جنّت، شہزادیٔ کونین، حضرت سیّدَتُنا فاطمۃُ الزَّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر **غمِ مصطفےٰ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم **کا اِس قدر غلبہ ہوا کہ آپ کے لبوں کی مسکراہٹ ہی ختم ہوگئی!** اپنے وِصال سے قبل صرف ایک ہی بار مُسکراتی دیکھی گئیں۔ اِس کا واقِعہ کچھ یوں ہے: حضرت سیّدَتُنا **خاتونِ جنّت** رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ تشویش تھی کہ عُمر بھر تو غیر مردوں کی نظروں سے خود کو بچائے رکھا ہے اب کہیں بعدِ وفات میری **کفن پوش لاش** ہی پر لوگوں کی نظر نہ پڑ جائے! ایک موقع پر حضرتِ سیّدَتُنا **اَسماء بنتِ عُمَیس** رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا: مَیں نے حَبشہ میں دیکھا ہے کہ جنازے پر دَرَخت کی شاخیں باندھ کر ایک ڈولی کی سی صورت بنا کر اُس پر پردہ ڈالدیتے ہیں۔ پھر اُنہوں نے کھجور کی شاخیں منگوا کر انہیں جوڑ کر اُس پر کپڑا تان کر **سیِّدہ خاتونِ جنّت** رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دکھایا۔ آپ بہُت خوش ہوئیں اور لبوں پر مسکراہٹ آگئی۔ بس یہی ایک مسکراہٹ تھی جو سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے وِصالِ ظاہری کے بعد دیکھی گئی۔ (جذب القلوب مترجم ص ۲۳۱)

Marfat.com

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! سیِّدہ خاتونِ جنّت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پردے کی بھی کیا بات ہے! کسی نے کتنا پیارا شعر کہا ہے۔

چو زَہرا باش از مخلوق رُو پوش

کہ دَر آغوش شبّیرے بہ بینی

(یعنی حضرت فاطمہ زَہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرح پرہیز گار و پردہ دار ہوتا کہ اپنی گود میں حضرتِ سیِّدُنا شبّیرِ نامدار امامِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی اولاد دیکھو)

بی بی فاطمہ کا پُلِ صِراط پر بھی پردہ

سوال : کیا اَہلِ محشر بھی سیِّدہ خاتونِ جنّت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پُلِ صِراط سے گزرتے نہیں دیکھ سکیں گے؟

جواب : حضرت علامہ جلال الدِّین سُیُوطی شافعی علیہ رحمۃ القوی نے امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالیٰ وَجْہَہُ الکریم سے روایت کی ہے کہ سرکارِ دو عالم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسُولِ مُحتَشَم، نبیِّ محترم، محبوبِ ربِّ اکرم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: **جب قِیامت کا دن ہوگا تو ایک مُنادی ندا کرے گا۔ اے اَہلِ مَجمَع! اپنے سر جُھکاؤ آنکھیں بند کرلو،**

تاکہ حضرتِ فاطمہ بنت محمّدِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہا) صراط سے گزریں۔ (اَلجامعُ الصَّغیر ص ۵۷ حدیث ۸۲۲)

مِلنساری کی برکتیں

ہماری اِسلامی بہنوں کو بھی خاتونِ جنّت، شہزادیٔ کونین، حضرت سیّدَتُنا فاطمۃُ الزَّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سیرتِ مبارکہ سے درس حاصل کرنا چاہیے۔ اسلامی بہنیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیںگی اور اپنے یہاں ہونے والے ہفتہ وار دعوتِ اسلامی کے اجتماع میں شرکت فرماتی رہیں گی اور مَدَنی انعامات پر عمل کر کے فکرِ مدینہ کرتے ہوئے روزانہ رِسالہ پُر کر کے اپنی ذِمّہ دار اسلامی بہن کو جمع کرواتی رہیں گی تو اِنْ شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بیڑا پار ہوگا۔ آپ کی ذَوق افزائی کیلئے مَدَنی قافِلے کی ایک بہار گوش گزار ہے، چُنانچِہ ایک اسلامی بہن کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے کہ میں نمازوں کے مُعاملے مین غفلت کا شکار اور اَغیار کے فیشن پر نثار تھی۔ فلمیں ڈرامے بڑے شوق سے دیکھا کرتی تھی۔ ایک مرتبہ میں کسی کی دعوت پر دعوتِ اسلامی کے تین روزہ بینَ الاقوامی سنّتوں بھرے اِجتماع کی آخری

Marfat.com

نِشَست میں اپنی ایک سہیلی کے ساتھ شریک ہوئی۔ وہاں دو اسلامی بہنوں نے بِغیر کسی جان پہچان کے ہمارا کافی خیال رکھا، ہمیں بڑی اپنائیت سے اپنے حلقے میں بٹھایا۔ حُسنِ اِتّفاق سے وہ ہمارے علاقے ہی کی نکلیں انہوں نے ہمیں بدھ کے روز ہونے والے اسلامی بہنوں کے علاقائی اِجتماع میں شرکت کی دعوت بھی دی مگر ہم نے کوئی خاص توجُّہ نہیں دی۔ اس کے باوُجُود بھی وہ ہمارے گھر اجتماع کی دعوت دینے کے لئے تشریف لے آئیں۔ اب میرا دل کچھ پسیجا اور مُرَوَّت میں ان کا مان رکھتے ہوئے ہامی بھر لی اور سوچا چلو ایک علاقائی اجتماع میں تو شرکت کر ہی لوں بعد میں نہیں جاؤں گی۔ مگر دعوتِ اسلامی والی دیوانیاں مرحبا! انہوں نے اپنا دل نہ توڑا، میری آخرت کی بھلائی کی خاطر میرا پیچھا نہ چھوڑا، شفقت و محبت کا سلسلہ برابر جاری رکھا اور خوب ملنساری کے ساتھ اِنفرادی کوشش کرتی رہیں۔ بِالآخر ان کے حُسنِ اَخلاق نے میرے پتھر سے بھی سخت دل کو موم بنا ہی دیا اور میں رفتہ رفتہ مَدَنی ماحول میں رچ بس گئی۔

Marfat.com

علی کے واسطے سورج کو پھیرنے والے

اشارہ کر دو کہ میرا بھی کام ہو جائے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

عورات کی مزارات پر حاضری

سوال: اسلامی بہنیں قبرِستان یا مَزاراتِ اَولیاء پر جاسکتی ہیں یا نہیں؟

جواب: عورتوں کے لئے بعض عُلَماء نے زیارتِ قُبور کو جائز بتایا، "دُرِّ مختار" میں یہی قول اختیار کیا، مگر عزیزوں کی قُبور پر جائیں گی تو جزع وفزع (یعنی رونا پیٹنا) کریں گی لہٰذا ممنوع ہے اور صالحین (رَحِمَھُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن) کی قُبور پر بَرَکت کے لئے جائیں تو بوڑھیوں کے لئے حَرَج نہیں اور جوانوں کے لئے ممنوع۔ (رَدُّالْمُحتار ج ۳ ص ۱۷۸) صدرُ الشَّریعہ بدرُ الطَّریقہ علامہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: اور اسلم (یعنی سلامتی کا راستہ) یہ ہے کہ عورتیں مُطلَقاً مَنْع کی جائیں کہ اپنوں کی قُبور کی زیارت میں تو وُہی جزع وفزع (یعنی رونا پیٹنا) ہے اور صالحین (رَحِمَھُمُ اللّٰہُ المبین) کی قُبور پر یا تعظیم میں حد سے گزر جائیں گی یا بے ادبی کریں گی تو عورتوں میں یہ

Marfat.com

دونوں باتیں کثرت سے پائی جاتی ہیں۔

(بہارِ شریعت حلد اوّل ص ۸۴۹ مکتبۃ المدینہ)

میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عورتوں کو مزارات پر جانے کی جا بجا مُمانَعت فرمائی۔ چُنانچہ ایک مقام پر فرماتے ہیں: امام قاضی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اِستِفتاء (سُوال) ہوا کہ عورتوں کا مَقابِر کو جانا جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا: ایسی جگہ جواز وعَدَمِ جواز (یعنی جائز و ناجائز کا) نہیں پوچھتے، یہ پوچھو کہ اس میں عورت پر کتنی لعنت پڑتی ہے؟ جب گھر سے قُبُور کی طرف چلنے کا ارادہ کرتی ہے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اور فرشتوں کی لعنت ہوتی ہے جب گھر سے باہَر نکلتی ہے سب طرفوں سے شیطان اسے گھیر لیتے ہیں، جب قبر تک پہونچتی ہے مَیِّت کی روح اُس پر لعنت کرتی ہے جب تک واپَس آتی ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت میں ہوتی ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج۹ ص۵۵۷)

عورت جنّتُ الْبقیع میں حاضِری دے یا نہیں؟

سُوال: حاضِریِ مدینہ کے موقع پر اسلامی بہن جنّتُ البقیع اور شُہَدائے اُحُد رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجمَعِین کے مزارات پر حاضِری دے سکتی

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں دے سکتی۔

سوال: کیا ان مزارات پر باہر سے بھی سلام نہیں عرض کر سکتی؟

جواب: اسلامی بہن پیدل یا سواری پر کسی کام سے نکلی ہو حاضری کی نیت ہی نہ ہو اور اب اِتّفاقاً جنّتُ البقیع، جنّتُ المعلیٰ یا مسلمانوں کے کسی بھی قبرستان یا کسی بُزُرگ کے مزار شریف کے قریب سے گزر ہوا اور بغیر رُکے دُور ہی سے سلام عرض کر دیا تو حَرَج نہیں۔

عورت کی روضۂ رسول پر حاضِری

سوال: اسلامی بہن محبوبِ ربِّ اکبر، مدینے کے تاجور، شہنشاہِ بحروبر، حضورِ انور عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کے **روضۂ منوَّر** پر بھی حاضری کے لئے جا سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: سِوائے روضۂ انور کے کسی اور مزار پر جانے کی اجازت نہیں۔ وہاں کی حاضری البتّہ سنّتِ جلیلہ عظیمہ قریب بَواجب (یعنی واجِب کے قریب) ہے اور قرآنِ عظیم نے اسے گناہوں کی مُعافی کا عظیم ذَرِیعہ بتایا۔ پارہ 5 سُورَۃُ النِّساء کی آیت نمبر 64 میں اِرشاد ہوتا ہے:

Marfat.com

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۶۴﴾

(پ ۵ النساء ۶۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حُضور حاضر ہوں اور پھر **اللہ** (عزوجل) سے مُعافی چاہیں اور رسول انکی شفاعت فرمائے تو ضرور **اللہ** کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

خود حدیثِ پاک میں ارشاد ہوا: ''جو میری قبر کی زیارت کرے اسکے لئے میری شفاعت واجب۔'' (دارِقطنی ج۲ ص۳۵۱ حدیث ۲۶۶۹)

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ عزَّوَجلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جس نے **حج** کیا اور **میری زیارت** نہ کی اُس نے مجھ پر **جفا** کی۔ (الکامِل فی ضعفاء الرجال ج۸ ص۲۴۸) بے شک حاضریٔ بارگاہِ اقدس واجب کے قریب ہے، اس میں قبولِ توبہ، اور دولتِ شفاعت حاصل ہونا بھی ہے نیز اس میں سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کے ساتھ معاذ اللہ جفا (یعنی ظلم) سے بچنا بھی ہے۔ یہ عظیم اَہَم اُمور ایسے ہیں جنہوں نے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

علیہ والہٖ وسلّم کے سارے غلاموں اور ساری کنیزوں پر **خاک بوسی آستانِ عرش نشان** لازم کر دی بخلاف دیگر قبور و مزارات کہ وہاں ایسی تاکیدیں نہیں اور فساد کے اِحتمالات (اِمکانات) موجود کہ اگر عزیزوں کی قبریں ہیں تو عورتیں بے صبری کریں گی اور اولیاء کے مزار پر یا تو بے تمیزی یا بے اَدَبی کریں گی یا جہالت سے تعظیم میں زیادتی جیسا کہ معلوم و مُشاہَد (یعنی دیکھی بھالی بات) ہے، لہٰذا اُن کے لئے سلامتی والا طریقہ یہی ہے کہ وہ مَزاراتِ اولیاء و قُبور کی زیارت سے بچیں۔ میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''قُبورِ اَقرِباء پر خُصُوصاً بحالِ قُرْبِ عہدِ مَمات (یعنی خُصُوصاً اِس صورت میں کہ جب اُس عزیز کے اِنتِقال کو زیادہ عرصہ نہ گزرا ہو) تجدیدِ حُزْن لازِمِ نِساء (یعنی عورتوں کا اَز سَرِ نَو غم تازہ ہونا لازِم) ہے اور مزاراتِ اولیائے کِرام (رَحِمَهُمُ اللّٰہُ السّلام) پر حاضری میں اِحْدَی الشَّناعَتَیْن (یعنی دو میں سے ایک بُرائی) کا اندیشہ یا ترکِ اَدَب یا اَدَب میں اِفراطِ ناجائز (یعنی اَدَب میں ناجائز حد تک بڑھ جانا) تو سبیلِ اِطلاق منع ہے لہٰذا ''غُنْیَہ'' میں کراہت پر جَزْم فرمایا البتہ حاضری و خاکبوسی آستانِ عرش نشانِ سرکارِ

Marfat.com

اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم اَعْظَمُ الْمَنْدُوبات (عظیم ترین مستحب) بلکہ قریبِ واجبات ہے اس سے نہ روکیں گے اور تعدیلِ اَدَب (یعنی آداب کی دُرُستی) سکھائیں گے۔" (فتاوٰی رضویہ ج ۹ ص ۵۳۸)

عورت مدینے میں زیارتیں کر سکتی ہے یا نہیں

سوال: حاضریِ حرمینِ طیّبین زادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تعظِیماً کے دَوران اسلامی بہن وِلادت گاہ شریف، غارِ حِرا، غارِ ثور، جَبَلِ اُحُد شریف وغیرہ کی زِیارتوں کیلئے جاسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: مَردوں کے اِختِلاط سے بچتے ہوئے پردے کی تمام ترقُیود ات کے ساتھ زِیارتیں کرسکتی ہے۔ بہتر یہی ہے کہ گھر پر رہ کر عبادت بجالائے کیوں کہ بالخصوص حج کے موسمِ بہار میں مردوں کے اِختِلاط سے بچنا کافی دُشوار ہوتا ہے۔ اگر جائے بھی تو گاڑی میں بیٹھے بیٹھے دُور ہی سے زیارت کرلینا اَنسب (یعنی مناسب تر) ہے۔

عورت مسجدِ نبوی میں اعتِکاف کرے یا نہ کرے؟

سوال: حَرمینِ طیّبین کی مسجدینِ کریمین میں خواتین کے لئے مخصوص کردہ حصّے میں اسلامی بہن آخری عشرۂ رَمَضانُ المبارَک کا اعتِکاف کرسکتی

Marfat.com

ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں کرسکتی۔

سُوال: تو کیا کرائے پر لی ہوئی قیام گاہ میں اسلامی بہن اِعتِکاف کرلے؟

جواب: کرائے کے مکان میں نماز کیلئے کسی حصّے کو مخصوص کرنے کی نیّت کرلے۔ یہ جگہ اب اُس کیلئے "مسجدِ بیت" ہوگئی، وہاں اِعتِکاف کرسکتی ہے۔

صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے پردے کی کیفیات

سُوال: صَحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے پردے کی کیفیات پر چند احادیثِ طیّبات بھی بیان فرمادیجئے۔

جواب: صَحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے حوالے سے پردے کے متعلّق 9 رِوایات مُلاحظہ ہوں:

﴿1﴾ حالت احرام میں بھی چہرے کا پردہ

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رِوایت فرماتی ہیں: ہم رسولِ اکرم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے ساتھ سفرِ حج میں حالتِ احرام میں تھیں، جب ہمارے پاس سے کوئی سُوار گزرتا تو ہم اپنی چادروں کو اپنے سروں سے لٹکا کر چہرے کے سامنے کرلیتیں اور جب لوگ

Marfat.com

گزر جاتے تو ہم چہرے کھول لیتیں۔ (اَبُو داوٗد ج۲ ص۲۴۰۱ حدیث ۱۸۳۳)

دیکھا آپ نے! اِحرام کی حالت کہ جس میں چہرے سے کپڑا مَس (TOUCH) کرنا منع ہے، اس حالت میں بھی صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنھن اپنے چہرے کو غیر مردوں سے چُھپانے کا اِہتمام فرماتی تھیں۔ یاد رکھئے! احرام میں چہرے پر کپڑا مَس کرنا حرام ہے لہٰذا وہ اِس احتیاط کے ساتھ چہرہ چُھپاتی تھیں کہ کپڑا چہرے سے مَس نہ ہو۔ اس مقام پر یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ صَحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنھن عام حالات میں بھی اپنے چہرے کو چھپاتیں اور سخت پردہ کرتی تھیں جبھی تو حدیثِ پاک میں حالتِ احرام میں چہرہ نہ چھپانے کا حُکم دیا گیا چُنانچِہ بخاری شریف میں ہے کہ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نبوّت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''وَلَا تَنْتَقِبِ الْمَرْأَةُ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسِ الْقُفَّازَيْنِ۔'' حالت احرام میں کوئی عورت نہ چہرے پر نقاب لے اور نہ ہی دستانے پہنے۔ (بُخاری ج ۱ ص ۶۰۷ حدیث ۱۸۳۸)

﴿2﴾ انصاریات کی سیاہ چادریں

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رِوایَت فرماتی

Marfat.com

ہیں: جب قرانِ مجید کی یہ آیتِ مبارکہ نازِل ہوئی:

يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ (ترجمۂ کنزالایمان: اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں) تو انصار کی خواتین اپنے گھروں سے نکلتے وقت سیاہ چادر سے خود کو چُھپا کر نکلتیں ان کو دیکھ کر دُور سے لگتا تھا کہ گویا ان کے سروں پر کوّے بیٹھے ہیں۔ (سُنَنُ اَبِی دَاوٗد ج ٤ ص ٨٤ حدیث ٤١٠١)

﴿3﴾ تہبند پھاڑ کر دوپٹے بنا لیے

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رِوایت فرماتی ہیں: جب یہ آیتِ کریمہ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ (ترجَمۂ کنزالایمان: اور وہ دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں) نازِل ہوئی تو عورتوں نے اپنی تہبند کی چادروں کو کناروں سے پارہ پارہ کیا اور اُن سے اپنے چہرے ڈھانپے۔ (بُخاری ج ٣ ص ٢٩٠ حدیث ٤٧٥٩)

﴿4﴾ پردے کی احتیاط! سُبحٰنَ اللہ!!

اَبُو الْقُعَیس کی زوجہ نے اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بچپن میں دودھ پلایا تھا لٰہذا اَبُو الْقُعَیس حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے رَضاعی والِد اور ابو الْقُعَیس

Marfat.com

کے بھائی اَفلح حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے رَضاعی چچا ہوئے۔ جب پردے سے مُتعلِّق آیاتِ مقدّسہ نازِل ہوئیں تو اَفلح نے حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آنا چاہا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پردے کی اِحتیاط کے پیشِ نظر منع فرما دیا چنانچہ بخاری شریف میں ہے کہ حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ پہلے میں سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم سے دریافت کرلوں کہ دودھ کے رشتے کی وجہ سے اَفلح کا مجھ سے پردہ ہے یا نہیں کیوں کہ میں یہ سمجھتی ہوں کہ دودھ تو میں نے ابوالقُعَیس کی زوجہ کا پیا ہے، اَفلح سے کیا رشتے داری؟ اس پر رسولِ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! اَفلح کو اِجازت دے دو وہ تمہارے رَضاعی چچا ہیں۔ (ایضاً ص ۳۰۶ حدیث ۴۷۹۶)

﴿5﴾ دوپٹے باریک نہ ہوں

حضرت سیِّدُنا دِحیہ بن خلیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: رسولِ اکرم، نُورِ مُجسَّم، رحمتِ عالَم، شاہِ آدم و بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی خدمتِ سراپا رحمت میں ایک مرتبہ مصر کے سفید رنگ کے باریک

کپڑے لائے گئے سرکارِ دوعالم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ان میں سے ایک کپڑا مجھے عطا کیا اور ارشاد فرمایا: اس کے دو ٹکڑے کرکے ایک سے اپنا کُرتا اور دوسرا اپنی بیوی کو دے دینا جس سے وہ اپنا دوپٹا بنا لے۔ راوی کہتے ہیں جب میں چلنے لگا تو حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے مجھے اس بات کی تاکید کی کہ اپنی بیوی کو کہنا کہ اس کے نیچے دوسرا کپڑا لگالے تاکہ دوپٹے کے نیچے کچھ نظر نہ آئے۔

(سُنَنُ اَبِی دَاوٗد ج٤ ص٨٨ حدیث ٤١١٦)

﴿6﴾ باریک دوپٹا پھاڑ دیا

ایک مرتبہ اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمتِ سراپا غیرت میں ان کے بھائی حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی سیِّدَتُنا حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حاضر ہوئیں انہوں نے باریک دوپٹا اوڑھ رکھا تھا، حضرتِ سیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اِس دوپٹے کو پھاڑ دیا اور انھیں موٹا دوپٹا اُڑھا دیا۔

(موطا امام مالک ج٢ ص٤١٠ حدیث ١٧٣٩)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس

Marfat.com

حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اس دوپٹہ کو پھاڑ کر دو رومال بنادیجئے تا کہ اوڑھنے کے قابل نہ رہے، رومال کے کام آدے لہٰذا اس پر یہ اعتراض نہیں کہ آپ نے یہ مال ضائع کیوں فرمادیا۔ مزید فرماتے ہیں: یہ ہے عملی تبلیغ اور بچّیوں کی صحیح تربیّت و تعلیم اس دوپٹہ سے سر کے بال چمک رہے تھے، ستر حاصل نہ تھا اس لیے یہ عمل فرمایا۔ (مراۃ ج٦ ص ١٢٤)

﴿7﴾ عہدِ رسالت میں حجاب آزاد مسلمان عورت کی علامت تھا

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبیِّ رَحمت، شفیعِ امّت، شہنشاہِ نُبُوَّت، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے خیبر اور مدینۂ منوَّرہ (زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً) کے درمیان تین دن قیام فرمایا، اسی دوران حضرتِ صَفِیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے حَرَم میں داخل فرمایا پھر دورانِ سفر آپ نے صحابۂ کرام علیہم الرِّضوان کی دعوتِ ولیمہ کی اس میں روٹی اور گوشت کا اِہتمام نہ تھا بلکہ آپ نے دستر خوان بچھانے کا حکم دیا اور اُس پر کھجوریں، پنیر اور گھی رکھا گیا۔ یہی سب کچھ ولیمہ تھا لیکن تاحال صَحابۂ کرام علیہم الرِّضوان پر یہ واضح نہ ہوا تھا کہ

Marfat.com

حضرتِ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے اپنی زوجیت میں لیا ہے یا کہ باندی بنایا ہے (کیونکہ یہ خیبر کی جنگی قیدیوں میں شامل تھیں) انہوں نے اپنی اس اُلجھن کو حل کرنے کے لئے طے کیا کہ اگر سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم ان کو پردہ کراتے ہیں تو سمجھو کہ زوجیت میں لیا ہے اور اگر حجاب (یعنی پردہ) نہ کرایا تو سمجھو باندی بنایا ہے۔ جب قافِلے نے کوچ کیا تو حضورِ پُرنور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے اپنے پیچھے حضرتِ صَفِیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جگہ بنائی اور ان کے اور لوگوں کے درمیان **پردہ** تان دیا۔ (بُخاری ج ۳ ص ۴۵۰ حدیث ۵۱۵۹)

﴿8﴾ ہر حال میں پردہ

حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ خلاّد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیٹا جنگ میں شہید ہوگیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کے بارے میں معلومات حاصِل کرنے کیلئے نِقاب ڈالے باپردہ بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم میں حاضِر ہوئیں، اس پر کسی نے حیرت سے کہا: اِس وقت بھی آپ نے نِقاب ڈال رکھا ہے! کہنے لگیں: **میں نے بیٹا ضرور کھویا ہے، حیا نہیں کھوئی۔**

(سُنَنُ اَبِی دَاوٗد ج ۳ ص ۹ حدیث ۲۴۸۸)

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

﴿9﴾ بیوی گھر سے باہر نکلی ہی کیوں!

حضرتِ سیِّدُنا **ابو سعید خُدرِی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ایک نوجوان صَحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی **نئی نئی شادی** ہوئی تھی۔ ایک بار جب وہ اپنے گھر تشریف لائے تو دیکھا کہ اُن کی دُلہن گھر کے دروازے پر کھڑی ہے، مارے جلال کے نیزہ تان کر اپنی دُلہن کی طرف لپکے۔ وہ گھبرا کر پیچھے ہٹ گئی اور رو کر پکاری: **میرے سرتاج!** مجھے مت ماریئے، میں بے قُصُور ہوں، ذرا گھر کے اندر چل کر دیکھئے کہ کس چیز نے مجھے باہر نکالا ہے! چُنانچہ وہ صَحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اندر تشریف لے گئے، **کیا دیکھتے ہیں کہ ایک خطرناک زہریلا سانپ کُنڈلی مارے بچھونے پر بیٹھا ہے۔** بے قرار ہو کر سانپ پر وار کر کے اس کو نیزے میں پَرو لیا۔ سانپ نے تڑپ کر اُن کو ڈس لیا۔ **زخمی سانپ** تڑپ تڑپ کر مر گیا اور وہ غیرت مند صَحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی سانپ کے زہر کے اثر سے جامِ شہادت نوش کر گئے۔ (صَحِیح مُسلِم ص۱۲۲۸ حدیث ۲۲۳۶)

عورت کو چھیڑا تو جنگ چھڑ گئی

اُس پاکیزہ دَور کے مسلمانوں کی غیرتِ ایمانی کا اندازہ اس واقعے

Marfat.com

سے بھی لگایا جا سکتا ہے جس کو علامہ ابن ہشام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ''اَلسِّیرَۃُ النَّبَوِیَّۃُ'' میں درج کیا آپ لکھتے ہیں کہ عہدِ رسالت میں مسلمانوں کی ایک عورت چہرے پر نقاب ڈالے ہوئے اپنی کچھ چیزیں فروخت کرنے کے لیے **بنی قینقاع** کے بازار میں آئی اس نے اپنا سامان بیچا اور ایک یہودی سنار کی دکان پر آکر بیٹھ گئی یہودی نے باتوں باتوں میں بڑی کوشش کی کہ وہ اپنے چہرے سے نقاب کھول دے لیکن اس نے انکار کر دیا پھر اس نے اس خاتون کے ساتھ شرارت کی۔ یہ دیکھ کر یہودی قہقہے لگانے لگے، اس خاتون نے بلند آواز سے فریاد کی، ایک مسلمان اُس یہودی زرگر (سنار) پر جھپٹا اور اسے موت کے گھاٹ اُتار دیا، اُس بازار کے یہودی جمع ہو گئے اور اُس مسلمان کو شہید کر دیا اور اس کے نتیجے میں مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان ایک زبردست جنگ ہوئی جسے تاریخ میں غزوہ بنو قینقاع کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ (اَلسِّیرَۃُ النَّبَوِیَّۃ لابن ہشام ج ۳ ص ٤٤)

یہود و نصاریٰ کو مغلوب کر دے
ہو ختم ان کا جور و ستم یا الٰہی

Marfat.com

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عورت اور شاپنگ سینٹر

سُوال: اسلامی بہن خریداری کیلئے شاپنگ سینٹر میں جا سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: شاپنگ سینٹروں میں آج کل اکثر بے حیائی سے لبریز گناہوں بھرا ماحول ہوتا ہے اور عورت صِنفِ نازُک ہے اسے وہاں سے دُور رہنے ہی میں عافیت ہے۔ میرے آقا **اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت فرماتے ہیں: ''عورت موم کی ناک بلکہ رال کی پُڑیا بلکہ بارُود کی ڈِبیا ہے آگ کے ایک اَدنیٰ سے لگاؤ میں بَھق سے ہو جانے والی ہے عقل بھی ناقِص اور طِینت (یعنی بُنیاد) میں کَجی (ٹیڑھاپن) اور شہوت میں مَرد سے سو حصّہ بیشی (زائد)۔'' (فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۲۱۲)

عورت کو گھر میں قید رکھو!

امام محمد بن احمد ذہبی علیہ رحمۃ اللہِ القوی (مُتوفّٰی 748ھ) لکھتے ہیں منقول ہے: **عورت پردے کی چیز ہے،** پس اسے گھر میں قید رکھو۔ کیونکہ عورت جب کسی راستے کی طرف نکلتی ہے تو اس کے گھر والے پوچھتے ہیں: کہاں کا ارادہ ہے؟ وہ کہتی ہے کہ میں مریض کی بیمار

پُرسی کے لیے جارہی ہوں تو شیطان **مسلسل** اُس کے ساتھ رہتا ہے یہاں تک کہ وہ گھر سے باہَر نکل جاتی ہے۔ اور عورت کو (عِبادت وغیرہ کسی نیک کام میں) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایسی رِضا حاصل نہیں ہوسکتی جیسی وہ گھر بیٹھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت (اور جائز کام میں) **خاوند** کی اِطاعت کر کے حاصِل کرسکتی ہے۔ (کتاب الکبائر ص ۲۰۳)

سودا سلف مرد ہی لائیں

سوال: آج کل عُمُوماً شوہر یا مَحارِم سَودا سَلَف لانے میں سُستی کرتے ہیں لہٰذا اکثر عورَتیں ہی گوشت، مچھلی، سبزی، کپڑے وغیرہ ضَروریاتِ زندگی کی اشیاء خریدنے جاتی ہیں کیا یہ جائز ہے؟ شوہر یا محارِم بھی اس طرح گنہگار ہو رہے ہیں یا نہیں؟

جواب: اگر مرد محض اپنی سُستی کی وجہ سے گھر کا سَودا سَلَف نہیں لاتے تو یہ بَہُت سخت بے احتیاطی ہے کہ اب اسکی زَوجہ یا مَحرَمہ یعنی ماں یا بہن یا بیٹی غیر مردوں سے ضَرورت کی چیزیں خریدنے کے لئے گھر سے باہَر نکلے گی اگرچہ عورت کیلئے فی نفسہٖ خرید و فروخت کی مُمانَعت نہیں تاہم بے باکی کا دَور ہے اور آج کل کے بازار کا حال کون نہیں جانتا! باپردہ

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

عورت بھی فی زمانہ بازار جائے اور گناہوں کے بغیر لوٹ کر آئے یہ بے انتہا مشکل اَمر ہے۔ اگر عورت بے پردگی کے ساتھ یعنی سر کے بال، کان، گلا وغیرہ سِتر کا کوئی حصہ کھولے بازار جاتی ہے یا عورت جوان اور مَحَلِّ فتنہ ہے اور اس کے باہَر پھرنے سے فِتنہ اُٹھتا ہے اور باوُجود قدرت مرد مَنع نہیں کرتا تو دونوں صورتوں میں ایسا مرد **دیّوث** اور وہ عورت **فاسِقہ** ہے۔ اگر ہر طرح کی کوشش کے باوُجود مرد نہیں جاتے اور ضَروریاتِ زندگی کی اَشیاء کے حُصُول کی کوئی اور صورت نہیں مَثَلاً کسی بدصورت بُڑھیا یا فون کے ذَرِیعے بھی یہ کام نہیں ہوسکتا تو اب عورت ان کاموں کیلئے **شرعی پردے** کی رعایت کے ساتھ نکلے۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃ الرّحمٰن فتاوٰی رضویہ جلد 6 صَفْحہ 487 تا 488 پر فرماتے ہیں: جس کی عورت بے ستر باہَر پھرتی ہے کہ بازو یا گلا یا پیٹ یا سر کے بال یا پنڈلی کا حصّہ غَرَض جس جسم کا چُھپانا فرض ہے کُھلا ہوا ہے یا اس پر ایک باریک کپڑا ہو کہ بدن چمکتا ہو اور وہ اس حالت پر مُطّلع ہو کر عورت کو اپنی حدِّ مقدور (یعنی مُمکنہ حد) تک نہ روکتا ہو

Marfat.com

بندوبست نہ کرتا ہو وہ بھی فاسق و دَیُّوث ہے۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: تین شخص جنت میں نہ جائیں گے ماں باپ کو ایذا دینے والا اور دَیُّوث اور مردوں کی صورت بنانے والی عورت۔ (اَلْمُستَدرَك ج۱ ص ۲۵۳ حدیث ۲۵۲) دُرِّ مختار میں ہے: ''جو اپنی عورت یا اپنی کسی محرم پر غیرت نہ رکھے وہ دَیُّوث ہے۔'' (دُرِّمختار ج٦ ص۱۱۳) اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت مزید فرماتے ہیں: اسی طرح اگر عورت جوان اور مَحَلِّ فِتنہ ہے اور اس کے باہَر پھرنے سے فِتنہ اُٹھتا ہے اور یہ مُطَّلَع (یعنی باخبر) ہو کر باز نہیں رکھتا جب بھی کھلا دیوث ہے اگرچہ پورے سِتر کیساتھ باہَر نکلتی ہو، ان سب لوگوں کو امام بنانا گناہ ہے اور ان کے پیچھے نماز مکروہِ تحریمی قریب بحرام ہے نہ پڑھی جائے اور پڑھ لی تو اِعادہ (یعنی لوٹانا) ضَرور ہے۔ (فتاویٰ رضویہ مُخرّجہ ج٦ ص٤٨٧، ٤٨٨)

عورت کے ٹیکسی میں بیٹھنے کے بارے میں سوال جواب

سُوال: اسلامی بہن کا غیر محرم ڈرائیور کے ساتھ رِکشہ کار یا ٹیکسی میں بغیر شوہر یا بغیر قابلِ اطمینان مردِ محرم کے اکیلی بیٹھ کر آنا جانا کیسا؟

جواب: یہاں دو باتیں جاننا بہُت اَہَم ہیں، پہلی بات یہ ہے کہ عورت کا اجنبی

Marfat.com

مرد کے ساتھ خلوت میں جمع ہونا حرام ہے۔ خَاتَمُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''خبردار کوئی شخص کسی عورت (اجنبیہ) کے ساتھ تنہائی میں نہیں ہوتا مگر اُن کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔'' (سُنَنُ التِّرمِذی ج ٤ ص ٦٧ حدیث ٢١٧٢) مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت مراۃ جلد 5 صفحہ 21 پر فرماتے ہیں: یعنی جب کوئی شخص اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے خواہ وہ دونوں کیسے ہی پاکباز ہوں اور کسی (نیک) مقصد کے لیے (ہی) جمع ہوئے ہوں (مگر) شیطان دونوں کو برائی پر ضرور اُبھارتا ہے اور دونوں کے دِلوں میں ضرور ہیجان پیدا کرتا ہے، خطرہ ہے کہ زنا واقع کرا دے! اس لیے ایسی خلوت (یعنی تنہائی میں جمع ہونے) سے بہُت ہی اِحتیاط چاہئے گناہ کے اَسباب سے بھی بچنا لازم ہے، بخار روکنے کیلئے نزلہ وزکام (کو) روکو۔ (مراۃ)

حضرت علّامہ عبدالرَّءُوف مَناوی علیہ رحمۃ القوی اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: ''جب کوئی عورت کسی اجنبی مرد کے ساتھ تنہائی میں

Marfat.com

اِکٹھی ہوتی ہے تو شیطان کے لئے یہ ایک نفیس موقع ہوتا ہے، وہ ان دونوں کے دِلوں میں گندے وَسوَسے ڈالتا ہے، ان کی شہوت کو بھڑکاتا ہے، حیاء ترک کرنے اور گناہوں میں مُلَوَّث ہو جانے کی ترغیب دیتا ہے۔" (فیض القدیر شرح الجامع الصغیر ج۳ ص۱۰۲ تحت الحدیث ۲۷۹۵) معلوم ہوا کہ اجنبی مرد و عورت کو ہرگز ہرگز تنہائی میں اکٹھا ہونا جائز نہیں اس صورت میں گناہوں کے وسوسے ہی نہیں تہمت لگ جانے بلکہ نہ ہونے کا ہو جانے کا بھی اَندیشہ رہتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اپنے آپ کو خطروں اور فتنوں سے بچانا ہر اسلامی بہن پر لازم ہے۔ البتہ خطروں اور فتنوں کے اندیشوں کی کوئی حد بندی نہیں نامحرم تو دُور کی بات مَحارِم سے بھی خطرات ممکن ہیں۔ صرف تنہائی میں ہی نہیں، ہجوم میں بھی خطرات درپیش آتے رہتے ہیں۔ اسلامی بہن کے اجنبی ڈرائیور کے ساتھ ٹیکسی میں اکیلی بیٹھنے پر اگرچہ خلوت (یعنی مرد کے ساتھ مکان میں تنہائی) کا حکم تو نہیں لیکن یہ صورت خَلوَت (یعنی مرد کے ساتھ مکان میں تنہا ہونا) سے مُشابہ (یعنی ملتی جُلتی) ضَرور ہے اور ٹیکسی وغیرہ بند گاڑیوں میں خطرات کا کچھ زیادہ ہی اِحتمال (یعنی اِمکان)

Marfat.com

ہے۔ ڈرائیور کے ذَرِیعے ٹیکسی کے مسافروں کے اِغواء کے واقعات بھی ہوتے رہتے ہیں۔ خاص طور پر اُس وقت خطرہ کچھ زیادہ ہی ہوتا ہے جب کہ ڈرائیور کے بارے میں کوئی معلومات ہی نہ ہوں کہ کون ہے؟ کہاں رہتا ہے ؟ اور کیسا آدمی ہے؟ عُموماً بڑے شہروں میں ڈرائیوروں سے جان پہچان کم ہی ہوتی ہے دراصل عورت صِنفِ نازُک ہے اور عموماً مردوں کی توجُّہ کا مرکز ہوتی ہے اور آج کل حالات بھی اِتنے خراب ہو چکے ہیں کہ بہُت سارے لوگ صِرف اس لئے گناہ نہیں کرتے کہ ان کے بس میں نہیں ورنہ جب کبھی انہیں موقع ہاتھ آتا ہے گناہ کی طرف فوراً لپک پڑتے ہیں۔ ایسے نامساعِد حالات میں اسلامی بہنوں کی ذِمّے داری ہے کہ وہ خود ہی محتاط طرزِ عمل اپنائیں۔ لہٰذا احتیاط یہی ہے کہ جوان عورت ہرگز ہرگز اندرونِ شہر بھی رِکشہ ٹیکسی میں بِغیر محرم یا ثِقہ وقابلِ اعتماد خاتون کے سفر نہ کرے نیز فتنے کا اندیشہ جتنا بڑھتا جائے گا احتیاط کی حاجت بھی اُتنی ہی بڑھتی چلی جائیگی۔

سوال: اگر گاڑی چلانے والا کوئی قابلِ بھروسہ نامحرم قریبی رشتہ دار ہو تو کیا کوئی اسلامی بہن اندرونِ شہر ٹیکسی یا کار میں اس کے ساتھ ضَرورتاً کہیں جا

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم مرسلین (علیہم السلام) پر درود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

سکتی ہے؟

جواب: اسلامی بہن کا ضَرورتاً کسی قابلِ بھروسہ نامحرم قریبی رشتے دار کے ساتھ اندرونِ شہر ٹیکسی یا کار میں تنہا سفر کرنا جائز ہے لیکن ایسی صورت میں عورت جوان ہو تو سخت اِحتیاط کی حاجت ہے۔ کوشش کرے کہ قریبی عزیز جو نامَحرم ہو اُس کے ساتھ بھی محرم یا ثِقہ وقابلِ اعتماد عورت کے بغیر نہ جائے لیکن قریبی عزیز قابلِ بھروسہ ہو اور اندرونِ شہر وقتِ ضَرورت جانا بھی پڑ جائے تو مکمَّل پردے کے ساتھ جائے اور ہر گز ہر گز بے تکلُّفی اختیار نہ کرے۔ اور اگر کوئی رِشتہ دار ایسا ہے جو بے باک قسم کا ہے بے تکلُّفی کی عادت رکھتا ہے تو اسکے ساتھ ہر گز نہ جائے۔

سوال: ایک سے زائد باپردہ اسلامی بہنیں ملکر نامحرم ڈرائیور کے ساتھ ٹیکسی وغیرہ میں آمدورفت کرسکتی ہیں یا نہیں؟

جواب: ایک سے زائد اسلامی بہنوں کے مل کر اور وہ بھی اندرونِ شہر سفر کرنے میں بے شک خطرے کا اندیشہ کم ہے لیکن ہُجوم اور سنّاٹے نیز علاقے کی نوعیّت کے اعتبار سے خطرات کی کمی اور زیادتی کا فرق ظاہر ہے۔ بعض علاقے ایسے ہوتے ہیں جس میں اسلامی بہن تو دُور کی

بات خود اسلامی بھائی گزرتے ہوئے ڈرتے ہیں لہٰذا اسلامی بہنوں کو مل جل کر سفر کرنے میں بھی خوب سوچ بچار کر لینا چاہئے۔

سُوال ٹیکسی میں ایک اسلامی بہن کے ساتھ اُس کا شوہر ہو یا ایک یا چند محارِم ہوں اب مزید ایک یا دو اسلامی بہنیں ساتھ چلی جائیں تو؟

جواب: ساتھ جانے والی اسلامی بہنیں اگر پردے کے تمام تقاضوں کے ساتھ نکلی ہیں اور جس اسلامی بہن کے ساتھ جانا ہے وہ اور اس کا شوہر یا محرم، قابلِ اعتماد ہیں ان کو وہ اسلامی بہن اور اس کے گھر والے اچّھی طرح جانتے ہیں اور قابل بھروسہ سمجھتے ہیں تو اندرونِ شہران کے ساتھ کار یا ٹیکسی وغیرہ میں سفر کیا جا سکتا ہے لیکن بیٹھتے وقت یہ خیال رکھنا ضَروری ہے کہ اسلامی بہنیں کسی نامحرم کے ساتھ ہرگز نہ بیٹھے ایسے میں یا تو اجنبی اسلامی بھائی کی نشست الگ ہو یا پھر درمیان میں اجنبی اسلامی بھائی کی زوجہ یا مَحرمہ بیٹھے۔

گھر کے نوکر سے عورَت کی بے تکلُّفی کا حُکم

سُوال: کیا گھر کے نوکر یا چوکیدار سے اسلامی بہن ہنس ہنس کر بے تکلُّفی سے بات کر سکتی ہے؟ کیا گھر کے نوکر یا ڈرائیور سے عورت کا پردہ نہیں؟

Marfat.com

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔

جواب: گھر کا چوکیدار، نوکر، ڈرائیور یا باغ کا مالی اگر غیر مَحرم ہے تو اس سے بھی پردہ ہے، ان سے بے تکلُّفی کے ساتھ ہنس ہنس کر باتیں کرنا، ان سے **شَرعی پردہ** نہ کرنا حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ شوہر کو معلوم ہے پھر بھی نہیں روکتا تو وہ بھی **دیُّوث** اور عذابِ نار کا سزاوار ہے۔ اگر گھر کا نوکر 12 سال کا لڑکا ہو تب بھی اسلامی بہن کو اُس سے پردہ کرنا چاہئے۔ کیوں کہ اب وہ مُراہِق (یعنی قریبُ البُلُوغ) کے حکم میں ہے۔

اسلامی بہن اور راہِ خدا میں سفر

سُوال: کیا اسلامی بہن سنّتوں کی تربیت کیلئے راہِ خدا عزوجل میں سفر کر سکتی ہے؟

جواب: اسلامی بہن اپنے مَحرم یا شوہر کے ساتھ سفر پر جا تو سکتی ہے مگر راہِ خدا عزوجل میں سفر کرتے وقت بہُت زیادہ احتِیاط کی ضَرورت ہے، عورت کو ساتھ لئے پھرنے سے مُتَعلِّق ایک سُوال کا جواب دیتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ **حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ایک عورت کو ساتھ لئے پھرنا نہایت گول لفظ ہے۔ کیسی عورت کیونکر ساتھ لئے پھرنا خادِمہ بنا کر یا زَوجہ بنا کر یا مَعاذَاللہ فاسِد طریقے پر اور خادِمہ ہے تو جوان ہے یا حدِ شَہوت سے گُزری ہوئی بُڑھیا اور اس سے فقط

Marfat.com

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرُود پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔

پکانے وغیرہ کی معمولی خدمت لیتا ہے یا تنہائی میں یکجائی کا بھی اِتّفاق ہوتا ہے اور زوجہ ہے تو پردہ میں رکھتا ہے یا بے پردہ لئے پھرتا ہے اگر حدِّ شہوت سے گزری ہوئی بُڑھیا ہے یا جوان ہے اور اس سے معمولی خدمت لیتا ہے اور ساتھ اور لوگ بھی ہیں کہ اِتّفاقِ خَلوت (یعنی تنہائی کا اتّفاق) نہیں ہوتا یا زَوجہ ہے اور اُسے پردے میں ساتھ رکھتا ہے تو حَرَج نہیں۔" (فتاوٰی رضویہ ج ۲۳ ص ۹۵) لہٰذا اگر کوئی اسلامی بہن اپنے محرم یا شوہر کے ساتھ راہِ خدا عزوجل میں سفر کرے تو چند باتوں کا خیال رکھنا ضَروری ہے، ایک تو پردے کا، دوسرا نامحرموں کے ساتھ تنہائی نہ ہونے پائے، تیسرا سفر کے دَوران اسلامی بہن ایسی جگہ رہے جو کسی نامحرم کا مکان نہ ہو یعنی ان میں نامحرم لوگ موجود نہ ہوں یا وہ مکان خالی ہو یا وہاں صِرف قابلِ اعتماد مسلمان عورتیں ہوں تو پھر وہاں رَہ سکتی ہے۔

"یا اللہ" کے چھ حروف کی نسبت سے مَدَنی قافلوں کی 6 بہاریں

اسلامی بہنو! شرعی پردے کی پابندی پر استقامت پانے کیلئے سرکارِ مدینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی عاشقاؤں اور مدینے کی دیوانیوں

Marfat.com

کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کیجئے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں کی خوب خوب بہاریں ہیں، مثلاً فیشن پرستی اور فَحّاشی وعُریانی سے سَرشار مُعاشرہ میں پروان چڑھنے والی بیشمار اسلامی بہنیں گناہوں کے دَلْدَل سے نکل کر اُمَّہاتُ الْمُؤمنین اور شہزادیٔ کونَین بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُنَّ کی دیوانیاں بن گئیں، جو بے نمازی تھیں نمازی بن گئیں، گلے میں دُوپٹا لٹکا کر شاپنگ سینٹروں اور مخلوط تفریح گاہوں میں بھٹکنے والیوں، نائٹ کلبوں اور سینما گھروں کی زینت بننے والیوں کو کربلا والی عِفّت مآب شہزادیوں رضی اللہ تعالیٰ عنہُنَّ کی شرم وحیا کی وہ بَرَکتیں نصیب ہوئیں کہ مَدَنی بُرقع اُن کے لباس کا جُزوِ لا یَنفَک بن گیا، اور انہوں نے اس مَدَنی مقصد کو اپنا لیا کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

بعض اوقات ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی عنایات سے ایمان افروز کرِشمات کا بھی ظُہور ہوتا ہے مثلاً مریضوں کو شفا ملی، بے اولادوں کو اولاد نصیب ہوئی، آسیب زدہ کو خلاصی ملی، وغیرھا۔ آپ کی ترغیب وتحریص کیلئے 6

Marfat.com

مَدَنی بہاریں پیشِ خِدمت ہیں، چُنانچِہ

﴿1﴾ گُردے کا درد دُور ہوگیا

حیدر آباد (بابُ الاسلام سندھ) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے کہ مجھے **گُردے** میں اِتنا شدید درد اٹھتا کہ جب تک 2 انجکشن نہ لگتے، آرام نہ آتا۔ خوش قسمتی سے ہمارے عَلاقے میں اسلامی بہنوں کا **مَدَنی قافِلہ** تشریف لایا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے توفیق بخشی اور میں بھی اُن کے ساتھ سنّتیں سیکھنے سکھانے کے حلقے میں شریک ہوئی۔ وہاں میرے **گُردے** میں درد شُروع ہوگیا یہاں تک کہ رات ہوگئی۔ جب کھانا سامنے آیا تو چاول تھے، میں گھبرائی کہ اگر چاول کھائے تو درد مزید بڑھ جائے گا پھر میں نے سوچا کہ **بَرَکت** کے لئے کھالیتی ہوں اِنْ شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کچھ نہیں ہوگا **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کھانے کے بعد میرا دَرْد بڑھا نہیں بلکہ **ختم** ہوگیا۔

درد گُردے میں ہے یا شانے میں ہے　　اس کا غم مت کریں قافلے میں چلو
منفعت آخرت کے بنانے میں ہے　　یاد اس کو رکھیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

Marfat.com

مفلوج کی ہاتھوں ہاتھ شفا یابی

اِس ضِمن میں دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''فیضانِ سنّت'' صَفحہ 533 پر ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ صلوٰۃ وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں رَمَضانُ المبارَک کے آخِری عشرہ میں مساجِد کے اندر اجتماعی اعتِکاف کا سلسلہ ہوتا ہے جس میں مُعتَکِفین کی سنّتوں بھری تربیَّت کی جاتی ہے۔ مُعاشَرہ کے کئی بگڑے ہوئے افراد دورانِ اعتِکاف گناہوں سے تائب ہو کر زندگی کے نئے دور کا آغاز کرتے ہیں۔ بعض اوقات ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی عنایات سے ایمان افروز کرشمات کا بھی ظُہور ہوتا ہے چُنانچہ رَمَضانُ المبارَک ۱۴۲۵ھ کے اجتماعی اعتِکاف میں دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں جہاں کم و بیش 2000 مُعتَکِفین تھے، اُن میں ضلع چکوال (پنجاب، پاکستان) کے 77 سالہ مُعَمَّر بُزُرگ حافِظ محمد اشرف صاحِب بھی مُعتَکِف ہو گئے۔ قِبلہ حافِظ صاحِب کا ہاتھ اور

Marfat.com

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم: جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

زَبان مَفلوج تھے اور قوّت سماعت بھی جواب دے چکی تھی۔ وہ بڑے خوش عقیدہ تھے۔ اُنہوں نے ایک بار اِفطار کے کھانے میں بَصد حُسنِ ظن ایک مُبَلِّغ سے جُوٹھا کھانا لیکر کھایا، اُسی سے دَم بھی کروایا، بس اُن کے حسنِ ظن نے کام کردکھایا، رَحمتِ اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ کو جوش آیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کو شِفایاب فرمایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُن کا فالج کا مرض جاتا رہا۔ انہوں نے ہزاروں اسلامی بھائیوں کی موجودگی میں فیضانِ مدینہ کے مَنچ پر چڑھ کر بَصد عقیدت اپنے رُو بہ صحت ہونے کی بشارت سُنائی، یہ نویدِ جانفزا سُن کر فضاء "اللہ اللہ، اللہ اللہ" کی پُر کیف صداؤں سے گونج اُٹھی۔ اُن دنوں کئی مقامی اَخبارات نے اِس خبرِ فرحت اثر کو شائع کیا۔

دعوتِ اسلامی کی قیوم   دونوں جہاں میں مچ جائے دھوم
اس پہ فِدا ہو بچہ بچہ   یاالله مری جھولی بھر دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !   صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

﴿2﴾ بلڈ پریشر کی مریضہ تندرُست ہوگئی

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ میرا بلڈ پریشر لو (LOW) رہا کرتا تھا۔ لیکن جب سے میں نے

Marfat.com

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

اسلامی بہنوں کے مَدَنی قافلے میں سفر کیا ہے، مجھے اس مرض سے نَجات مل گئی ہے۔

ہائی B.P. ہو گر یا کہ LOW ہو مگر فکر ہی مت کریں قافلے میں چلو
ربّ کے در پر جھکیں التجائیں کریں بابِ رحمت کُھلیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

100 گھروں سے بلائیں دور

اسلامی بہنو! مَدَنی قافِلہ پھر مَدَنی قافِلہ ہے، اِس میں پاکیزہ صحبتیں اور پھر اس کی بَرَکتیں ہی بَرَکتیں ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نیک بندیوں اور مکی مَدَنی مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عاشِقاؤں اور مدینے کی دیوانیوں کی قُربتوں کے کیا کہنے! اچّھوں کا قُرب اور پڑوس یقیناً بہت بڑی سعادت ہے اس کی بَرَکت سے دنیوی آفتوں اور بلاؤں سے بھی نجات ملتی ہے اور آخِرت کی مَنفعت بھی ہاتھ آتی ہے چُنانچِہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ ربِّ اکبر عزوجل صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ رُوح پرور ہے: "اللہ عَزَّوَجَلَّ نیک مسلمان کی وجہ سے اُس کے پڑوس کے 100 گھروں سے بلا دُور

Marfat.com

فرما دیتا ہے۔" (المعجم الاوسط ج ۳ ص ۱۲۹ حدیث ۴۰۸۰)

(3) سُکون کی نیند

ایک اسلامی بہن (عمر تقریباً 55 سال) کا بیان کچھ یوں ہے کہ میرے **پاؤں میں درد** رہتا تھا جس کی وجہ سے میں رات بھر سکون سے سو نہیں سکتی تھی، ذرا آنکھ لگتی بھی تو **ڈراؤنے خواب** دکھائی دیتے جس کی وجہ سے میں گھبرا کر اُٹھ بیٹھتی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں نے مارچ 2009ء میں **اسلامی بہنوں** کے **مَدَنی قافلے** میں سفر کیا۔ جب رات کو آرام کا وقفہ ہوا تو مجھے ایسی **سکون کی نیند** آئی کہ شاید برسوں میں کبھی نہ آئی تھی۔ یہ سب **مَدَنی قافلے** کی بہاریں ہیں۔

اُس کی قسمت پہ فِدا تختِ شاہی کی راحت
خاکِ طیبہ پہ جسے چین کی نیند آئی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

اسلامی بہنو! اللہ رَبُّ الْعِباد عَزَّوَجَلَّ کی یاد میں دِلوں کا چین ہے جیسا کہ پارہ 13 سورۃُ الرَّعد آیت نمبر 28 میں اِرشاد ہوتا ہے:

Marfat.com

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَىٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىٕنُّ الْقُلُوْبُؕ (۲۸)

ترجَمۂ کنز ایمان: وہ جو ایمان لائے اور ان کے دل **اللہ** کی یاد سے چین پاتے ہیں سن لو **اللہ** کی یاد ہی میں دِلوں کا چین ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل **مَدَنی قافلے** میں نیک بندوں کا بکثرت ذِکرِ خیر کیا جاتا ہے اور جہاں صالحین وصالحات یعنی بُزرگوں اور پارسا بیبیوں کا ذکرِ خیر ہوتا ہے، وہاں **رحمتِ الٰہی** عزوجل جھوم جھوم کر برستی ہے جیسا کہ **حضرت** سیِّدُنا امام **سُفیان بن عُیَینہ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: عِنْدَ ذِکْرِ الصّٰلِحِیْنَ تَنَزَّلُ الرَّحْمَةُ یعنی نیک لوگوں کے ذکر کے وقت رحمتِ الٰہی اترتی ہے۔ (حِلیۃُ الاَولیاء، ج۷ ص۳۳۵ رقم ۱۰۷۵۰) تو جہاں رحمت اترتی ہے وہاں راحت کیوں نہیں ملے گی! اگر رحمتوں کی برسات میں چین وسکون نہ ملے گا تو کہاں ملے گا؟ مذکورہ ''مَدَنی بہار'' میں **ڈراؤنے خواب** کا بھی تذکرہ ہے، تو اِس کا ایک **مَدَنی علاج** پیشِ خدمت ہے چُنانچہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 419 صفحات پر مشتمل، ''**مَدَنی پنج سورہ**''

Marfat.com

کے صَفحہ 247 پر ہے: یَا مُتَکَبِّرُ 21 بار روزانہ پڑھ لیجئے، ڈراؤنے خواب آتے ہوں گے تو اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ خواب میں نہیں ڈریں گے۔ (مدت علاج: تا حصولِ شفا)

پاؤں میں درد ہو زن ہو یا مرد ہو	قافلے میں چلیں قافلے میں چلو
لوٹ لیں رحمتیں خوب لیں برکتیں	خواب اچّھے دِکھیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!	صلَّی اللہُ تعالیٰ علٰی محمَّد

﴿4﴾ گردن کا درد کافُور ہوگیا

گھوٹکی (بابُ الاسلام سندھ) کی اسلامی بہن کا بیان ہے کہ مجھے ڈیڑھ ماہ سے گردن میں شدید درد تھا، بہُت علاج کروایا مگر مستقل آرام نہ آیا۔ جب مَیں نے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ مَدَنی آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عاشقاؤں اور مدینے کی دیوانیوں کے **مَدَنی قافلے** میں سفر کیا تو دیگر بَرَکتیں ملنے کے ساتھ ساتھ **میری گردن کا درد بھی کافُور** (یعنی غائب) **ہوگیا۔**

دردِ گردن میں ہو یا کہیں تن میں ہو	درد سارے مِٹیں قافلے میں چلو
کر سفر آئیں گی تو سُدھر جائیں گی	اب نہ سُستی نہ کریں قافلے میں چلو

Marfat.com

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علٰی محمَّد

نابینا بچے کی حیرت انگیز حکایت

اسلامی بہنو! مَدَنی قافِلے کی بَرَکات مرحبا! **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ** جہاں **مَدَنی قافِلے** کی مسافرہ کی **گردن کا درد کافور** (یعنی غائب) ہو گیا! وہاں یہ **''مَدَنی پھول''** بھی سنبھال کر رکھنے والا ہے اور وہ یہ کہ **عین ممکن** ہے کہ مَدَنی قافلے میں کسی کا درد دُور ہونے کے بجائے مزید بڑھ جائے بِالفرض کسی کے ساتھ ایسا ہو بھی جائے تو وہ شیطان کے وسوسوں میں آ کر ہرگز **مَدَنی قافِلے**'' سے ناراض نہ ہو! مومن کو ہر حال میں **اللہ ربّ** ذُوالجلال عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہی ادا کرنا چاہئے۔ یقیناً اُس کی مَشِیَّت و حکمت کو ہم میں سے کوئی بھی نہیں سمجھ سکتا۔ صِحّت دینے میں بھی اُس کی حکمت، مرض کی زِیادت میں بھی اُس کی مصلحت۔ کسی کو آنکھوں کا نور عنایت کرنے میں حکمت تو کسی کو اندھا رکھنے ہی میں مصلحت! اِس ضمن میں ایک **نابینا بچے کی حیرت انگیز** حکایت پیشِ خدمت ہے، چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ 300 صَفحات پر مشتمل کتاب،

Marfat.com

"آنسوؤں کا دریا" صفحہ 252 پر منقول ہے: حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کسی نَہَر کے قریب سے گزرے تو کچھ بچوں کو اس میں کھیلتے دیکھا، ان کے ساتھ ایک نابینا بچہ بھی تھا جسے وہ پانی میں غوطہ دے کر دائیں بائیں بھاگ جاتے اور وہ انہیں تلاش کرتا رہتا مگر کامیاب نہ ہوتا۔ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اس کے بارے میں غور وفکر کرنے لگے پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اس بچے کی بصارت (یعنی نظر) لوٹ آنے کی دُعا کی، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس بچے کی بینائی لوٹا دی۔ جب اُس نے آنکھیں کھولیں اور بچوں کو دیکھا تو ایک بچے کو پکڑا اور اس سے ایک دم چمٹ گیا پھر اُسے پانی میں اس قدر غوطے دیئے کہ وہ مر گیا پھر جھپٹ کر دوسرے کو پکڑا اور اسے بھی غوطے پر غوطے کھلا کر موت کے گھاٹ اُتار دیا! یہ صورتِ حال دیکھ کر باقی بچے خوفزدہ ہو کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے یہ مُعامَلہ دیکھا تو بہت حیران ہوئے اور عرض کی: "یا الٰہی عَزَّوَجَلَّ! اے میرے مالک ومولیٰ! تُو ان کی تخلیق (یعنی پیدائش) کو زیادہ جاننے

Marfat.com

والا ہے اِس بچے کو پچھلی حالت پر لوٹا دے۔'' تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی طرف وَحی فرمائی: ''میں تجھ سے زیادہ جانتا ہوں۔۔۔'' تو حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ علٰی نبیّنا وعلَیْہِ الصّلٰوۃُ والسّلام سجدے میں گر گئے۔ (آنسوؤں کا دریا ص۲۵۲)

﴿5﴾ مجھے قے ہو جاتی تھی

گھوٹکی (بابُ الاسلام سندھ) کی اسلامی بہن کا کچھ اس طرح بیان ہے کہ مجھے ٹائفائیڈ ہوا تھا جس کی وجہ سے میرا ہاضِمہ تباہ ہو گیا تھا۔ میں جب بھی کھانا کھاتی فوراً قے ہو جاتی۔ جب میں نے اسلامی بہنوں کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلے میں سفر کیا اور سنّت کے مطابق کھانا کھایا تو مجھے قے ہوئی نہ پیٹ میں درد۔ میں نے یہ بَرَکتیں دیکھتے ہوئے نیّت کی ہے کہ آئندہ خود بھی مَدَنی قافلوں میں سفر کروں گی اور دیگر اسلامی بہنوں پر بھی اِنفرادی کوشش کر کے انہیں مَدَنی قافِلے میں سفر کی ترغیب دوں گی۔

رہے دردِ شکم مت کریں اس کا غم　　ساتھ مَحرم کو لیں قافِلے میں چلو
تنگ دستی مٹے دور آفت ہٹے　　لینے کو برکتیں قافلے میں چلو

Marfat.com

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

اسلامی بہنو! سنّت پھر سنّت ہے اِس میں بَرَکت کیوں نہ ہو! اور سنّت بھی جب سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافِلے** میں آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلَّم کی عاشقاؤں، مدینے کی دیوانیوں کی صحبت میں رہ کر ادا کی جائے اُس کی تو کیا ہی بات ہے! کاش! ہمیں ہر کام میں سنّت پر عمل کا جذبہ مل جائے۔

محمد کی سنّت کی الفت عطا کر میں ہو جاؤں ان پر فِدا یا الٰہی

میں سنّت کی دھو میں مچاتی رہوں کاش! تو دیوانی ایسی بنا یا الٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

﴿6﴾ سونے کا گمشدہ بُندا مل گیا

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے کہ میرا سونے کا بُندا گم ہوگیا تھا۔ تین دن تک تلاش کیا مگر نہ مل سکا، پھر جب ہمارے علاقے میں اسلامی بہنوں کے **مَدَنی قافِلے** کی آمد ہوئی تو میں نے دُعا کی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! اس **مَدَنی قافِلے** کی بَرَکت سے مجھے میرا گم شدہ بُندا ملا دے۔" **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اِس دُعا کے

Marfat.com

فرمانِ مصطفٰے:(صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

طفیل مجھے میرا سونے کا بُندا با آسانی مل گیا اور حیرت بالائے حیرت یہ ہے کہ اُس جگہ سے ملا جہاں میں پہلے بیسیوں بار دیکھ چکی تھی! یہ بَرَکت دیکھ کر میں نے بھی مَدَنی قافلے میں سفر کی نیّت کی ہے۔

کھو گئے زیورات آئیں پھیلا کے ہاتھ عرض حق سے کریں قافلے میں چلو
غم کے بادل چھٹیں دل کی کلیاں کھلیں در کرم کے کھلیں قافِلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جنّت کی بھی کیا شان ہے!

اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے !مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے سونے کا گمشدہ بُندا مل گیا! خیر یہ تو دنیا کی ایک حقیر شے ہے اِنْ شَآءَ اللہ عزّوجلّ مَدَنی قافلے میں سفر کرنے والوں اور والیوں کو جنّت بھی ملیگی اور سبحٰنَ اللّٰہ! جنّت کی بھی کیا شان ہے! چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 176 صفحات پر مشتمل کتاب، ''بہشت کی کُنجیاں'' صَفْحَہ 15 تا 16 پر ہے: جنّت میں شیریں (یعنی میٹھے) پانی، شہد، دُودھ اور شراب کی نہریں بہتی ہیں۔ (تِرمذی ج ٤ ص ٢٥٧ حدیث ٢٥٨٠) جب جنّتی پانی

Marfat.com

کی نَہر میں سے پئیں گے تو انہیں ایسی حیات ملے گی کہ کبھی موت نہ آئے گی اور جب **دودھ کی نَہر** میں سے نوش کریں گے تو ان کے بدن میں ایسی فَربہی پیدا ہوگی کہ پھر کبھی لاغر (یعنی کمزور) نہ ہوں گے اور جب **شہد کی نہر** میں سے پی لیں گے تو انہیں ایسی صحت وتندرستی مل جائے گی کہ پھر کبھی وہ بیمار نہ ہوں گے اور جب **شراب کی نہر** میں سے پئیں گے تو انہیں ایسا نشاط اور خوشی کا سُرور حاصل ہوگا کہ پھر کبھی وہ غمگین نہ ہوں گے۔ یہ چاروں نَہریں ایک حوض میں گر رہی ہیں جس کا نام **حوضِ کوثر** ہے یہی حوض، حُضُورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا وہ حوضِ کوثر ہے جو ابھی **جنّت** کے اندر ہے لیکن قِیامت کے دن میدانِ محشر میں لایا جائے گا۔ جہاں حُضُورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم اس حوض سے اپنی اُمّت کو سیراب فرمائیں گے۔ (روح البیان ج ۱ ص ۸۲،۸۳)

اسلامی بہن اور نیکی کی دعوت

سوال : کیا اسلامی بہن نیکی کی دعوت کیلئے اپنے پڑوس کی اسلامی بہنوں کے گھر کے دروازے پر جاسکتی ہیں؟

جواب : سخت پردے کے ساتھ جاسکتی ہے۔ مگر اس مُعاملے میں اسلامی بہن کو

Marfat.com

بَہُت زیادہ مُحتاط رہنا ہوگا۔

آواز کیسے کُھلی!

اسلامی بہنو! دُنیا وآخرت کی ڈھیروں بھلائیاں اکٹھی کرنے کے لئے ہفتے میں کم از کم ایک دن تنظیمی ترکیب کے مطابق علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت کی سعادت حاصِل کیجئے۔ علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کی بَرَکتوں کے کیا کہنے! آپ کا ایمان تازہ کرنے کیلئے مَدَنی قافِلے کی ایک خوشگوار ومشکبار مَدَنی بہار پیش ہے، چُنانچہ **پنجاب** (پاکستان) کی ایک اسلامی بہن کے تحریری بیان کا خلاصہ ہے کہ ہمارے عَلاقے میں ایک اسلامی بہن گلے کے مرض کا شکار تھیں، صاف آواز نہ نکلتی تھی حتّٰی کہ بالکل قریب بیٹھنے والے کو بھی ان کی آواز ٹھیک سے سُنائی نہ دیتی تھی۔ ڈاکٹروں نے آپریشن کا کہہ رکھا تھا اور یہ بھی بتا دیا تھا کہ یا تو آواز ٹھیک ہو جائے گی یا بالکل بند ہو جائے گی۔ دَرایں اَثنا دعوتِ اسلامی کی ایک اسلامی بہن نے انہیں علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت کی رغبت دلائی تو وہ مختلف گھروں میں پردے کے ساتھ دی جانی والی "نیکی کی

Marfat.com

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم): جس نے مجھ پر سو مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

دعوت'' میں شرکت کیلئے اُن کے ساتھ ہولیں۔ جب وہ اسلامی بہن **علاقائی دورے** سے واپس لوٹیں تو حیرت بالائے حیرت کہ اُن کی آواز پہلے سے **بہتر** ہو چکی تھی، پھر اگلے ہی روز جب اُنہوں نے **دعوتِ اسلامی** کے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے **اجتماع** میں شرکت کی تو اُن کی آواز ایسی **صاف** ہو چکی تھی گویا کبھی بند ہی نہ ہوئی تھی! یوں **علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت** اور سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی **بَرَکت** سے اُنہیں اس مرض سے رہائی نصیب ہوئی۔

آمنہ کے لال! صدقہ فاطمہ کے لال کا ۔۔۔ دُور اب تو شامتیں کر بے کس و مجبور کی
بہرِ شاہِ کربلا ہوں دور آفات و بلا ۔۔۔ اے حبیبِ ربِّ داور بیکس و مجبور کی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کی خوب برکتیں ہیں نیکی کی دعوت دینے اور بھلائی کی بات بتانے کے ثواب کا کون اندازہ کرسکتا ہے۔ امام ابو نُعَیم احمد بن عبداللہ اصفہانی قُدِّسَ سرُّہُ النُّورانی ''حِلْیَۃُ الاولیاء'' میں نقل کرتے ہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ

نے حضرتِ سیِّدُ نا موسیٰ کلیمُ اللہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی طرف وحی فرمائی: "**بھلائی کی باتیں خود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تاکہ ان کو کسی قسم کی وحشت نہ ہو۔**" (حلیۃ الاولیاء ج ٦ ص ٥ رقم ٧٦٢٢)

اِس روایت سے نیکی کی بات سیکھنے سکھانے کا اجر و ثواب معلوم ہوا۔ نیکی کی دعوت دینے، سنّتوں بھرا بیان کرنے یا درس دینے اور سننے والوں اور والیوں کے تو وارے ہی نیارے ہو جائیں گے، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن کی قبریں اندر سے جگمگ جگمگ کر رہی ہوں گی اور انہیں کسی قسم کا خوف محسوس نہیں ہوگا۔ **اِنفرادی کوشش** کرتے ہوئے نیکی کی دعوت کے ذریعے بھلائی کی باتیں سیکھنے سکھانے والوں اور والیوں، **مَدَنی قافلے** میں سفر اور فکرِ مدینہ کر کے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ روزانہ پُر کرنے کی ترغیب دلانے والوں اور والیوں اور سُنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کرنے والوں اور والیوں نیز مُبلِّغین کی نیکی کی دعوت کو سننے والوں اور مبلّغات کی نیکی کی دعوت سننے والیوں کی قُبور بھی **اِنْ شَاءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ حُضُور مُفِیض

Marfat.com

النُّور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم کے نور کے صدقے نورٌ علیٰ نور ہوں گی۔

قبر میں لہرائیں گے تاحشر چشمے نور کے
جلوہ فرما ہوگی جب طلعت رسول اللہ کی (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اسلامی بہنوں کا مَدَنی مشورہ

سوال: کیا اسلامی بہنیں نیکی کی دعوت کے مَدَنی کاموں میں ترقّی کے لئے آپس میں مل بیٹھ کر مَدَنی **مشورہ** کرنے کے لئے کہیں جمع بھی ہوسکتی ہیں؟

جواب: جی ہاں شرعی پردہ اور دیگر قُیُود ات کے ساتھ **مَدَنی مشورہ** کیلئے جمع ہوسکتی ہیں۔

دورانِ عدّت سنّتیں سیکھنے کیلئے نکلنا کیسا؟

سوال: موت یا طلاق کی عدّت کے دَوران اسلامی بہن سنّتیں سیکھنے یا سکھانے کیلئے گھر سے باہر نکل سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں۔

اسلامی بہنوں کا اجتماع کرنا کیسا؟

سوال: اسلامی بہنوں کا پردے میں رہ کر ذِکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ، نعت خوانی، سنّتوں

Marfat.com

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

بھرے بیان اور دُعا وغیرہ پر مشتمل سنّتوں بھرا اجتماع کرنا کیسا؟

جواب: اسلامی بہنوں کو قرآن وسنّت کی باتیں بتانا ضروری ہے تاکہ انہیں اسلامی زندگی گزارنے کا ڈھنگ آجائے۔ اس کی مختلف صورتیں ہیں مَثَلاً انہیں سنّتوں بھرے بیانات کی کیسٹیں سُننے اور مُستَنَد عُلَماءِ اہلسنّت کی کتابیں پڑھنے کو دی جائیں، نیز **پردے** کی رعایت کرتے ہوئے کسی جگہ جمع ہو کر وہ فرائض و سنّتیں سیکھیں، چُنانچِہ **مُفَسِّر** شہیر **حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: ''اب فی زمانہ عورتوں کو باپردہ مسجِدوں میں آنے اور علیٰحِدہ بیٹھنے سے نہ روکا جائے کیونکہ اب عورتیں سینماؤں بازاروں میں جانے سے تو رُکتی نہیں، مسجِدوں میں آکر کچھ (نہ کچھ) دین کے اُحکام سُن لیں گی۔'' (مِراۃ المناجیح ج ۲ ص ۱۷۰) ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: ''ان (عورتوں) میں تبلیغ یا تو بذریعہ کُتُب و رسائل کی جائے یا ذی علم عورتیں غیرِ ذی علم عورتوں کو اُحکام سکھادیں یا نہایت پردے کے ساتھ واعِظ (یعنی بیان کرنے والے عالم) سے بالکل علیٰحِدہ ایک عمارت یا بڑے پردے کی آڑ لے کر وَعظ واُحکام سنیں مگر اس تیسری صورت

Marfat.com

میں بہت اِحتیاط کی ضَرورت ہے۔" (فتاویٰ نعیمیہ ص ٤٨)

غیر عالِم کو بیان کرنا حرام ہے

سوال: جو اسلامی بہن عالمہ نہ ہو کیا وہ اسلامی بہنوں کے سنّتوں بھرے اجتماع میں بیان کرسکتی ہے؟

جواب: جو کافی علم نہ رکھتی ہو وہ مذہبی بیان نہ کرے۔ چُنانچِہ میرے آقا اعلیٰ حضرت علیہِ رَحمۃُ ربِّ العزّت فتاوٰی رضویہ جلد 23 صَفْحَہ 378 پر فرماتے ہیں: وعظ میں اور ہر بات میں سب سے مُقدّم اجازتِ اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم ہے۔ جو کافی عِلم نہ رکھتا ہو، اُسے وعظ کہنا حرام ہے اور اس کا وعظ سُننا جائز نہیں، اور اگر کوئی مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ **بدمذہب** ہے تو وہ تو **نائبِ شیطان** ہے اس کی بات سُننی سخت حرام ہے (اُس کو مسجد میں بیان سے روکا جائے) اور اگر کسی کے (عقیدے میں خرابی نہ ہو مگر اُس کے) بیان سے فتنہ اٹھتا ہو تو اُسے بھی روکنے کا امام اور اہلِ مسجد کو حق ہے اور اگر پورا عالم سُنّی صَحیحُ العقیدہ وعظ فرمائے تو اُسے روکنے کا کسی کو حق نہیں۔ چُنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 1 سورۃُ البقرہ کی آیت نمبر 114 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ (پ ۱ البقرہ ۱۱۴)

ترجَمۂ کنز الایمان: اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کی مسجدوں کو روکے ان میں نامِ خدا لئے جانے سے۔

(فتاوٰی رضویہ ج ۲۳ ص ۳۷۸)

عالم کی تعریف

سُوال: تو کیا مبلِّغ بننے کیلئے درسِ نظامی (یعنی عالم کورس) کرنا شرط ہے؟

جواب: عالم ہونے کیلئے نہ درسِ نظامی شرط ہے نہ اس کی محض سند کافی بلکہ علم چاہئے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: عالم کی تعریف یہ ہے کہ عقائد سے پورے طور پر آگاہ ہو اور مُستقِل ہو اور اپنی ضَروریات کو کتاب سے نکال سکے بِغیر کسی کی مدد کے۔ علم کتابوں کے مُطالَعہ سے اور عُلَماء سے سُن سُن کر بھی حاصِل ہوتا ہے۔ (تلخیص از احکام شریعت حصہ ۲ ص ۲۳۱) معلوم ہوا عالم ہونے کیلئے درسِ نظامی کی تکمیل کی سند ضَروری ہے نہ ہی کافی نہ ہی عَرَبی فارسی وغیرہ کا جاننا شرط، بلکہ علم درکار ہے۔ چُنانچِہ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: سند کوئی چیز نہیں بہتیرے سَنَد یافتہ مَحض بے بَہرہ

(یعنی علمِ دین سے خالی) ہوتے ہیں اور جنہوں نے سند نہ لی اِن کی شاگردی کی لیاقت بھی اُن سَنَد یافتوں میں نہیں ہوتی، علم ہونا چاہئے۔(فتاوٰی رضویہ ج ۲۳ ص ۶۸۳) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فتاوٰی رضویہ شریف، بہارِ شریعت، قانونِ شریعت، نِصابِ شریعت، مراۃ المناجیح، علم القران، تفسیر نعیمی، اِحیاء العلوم (مترجم) اور اِس طرح کی کئی اُردو کتابیں ہیں جن کو پڑھ کر سمجھ کر اور عُلمائے کرام سے پوچھ پوچھ کر بھی حسبِ ضَرورت عقائد و مسائل سے آگاہی حاصل کر کے ''عالم'' بننے کا شَرَف حاصِل کیا جا سکتا ہے۔اور اگر ساتھ ہی ساتھ ''درسِ نظامی'' کرنے کی سعادت بھی حاصِل ہو جائے تو سونے پر سُہاگا۔

غیر عالم کے بیان کا طریقہ

سوال: جو عالم نہ ہو کیا اُس کے بیان کرنے کی بھی کوئی صورت ہے؟

جواب: غیرِ عالم کے بیان کی آسان صُورت یہ ہے کہ **عُلَمائے اہلِ سنّت** کی کتابوں سے حسبِ ضَرورت فوٹو کاپیاں کروا کر اُن کے تَراشے اپنی ڈائری میں چِسپاں کرلے اور اس میں سے پڑھ کر سنائے۔منہ زَبانی کچھ نہ کہے نیز اپنی رائے سے ہرگز کسی آیتِ کریمہ کی تفسیر یا حدیث

پاک کی شرح وغیرہ بیان نہ کرے۔ کیوں کہ **تفسیر بالرّائے**(1) **حرام ہے اور اپنی اٹکل کے مطابق آیت سے استِدلال یعنی دلیل پکڑنا اور حدیثِ مبارک کی شرح کرنا اگرچہ دُرُست ہو تب بھی شرعاً اِس کی اجازت نہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے بغیر علم قراٰن کی تفسیر کی وہ اپنا ٹھکانہ جہنَّم بنائے۔ (ترمذی ج ۴ ص ۴۳۹ حدیث ۲۹۵۹) غیرِ عالم کے بیان کے بارے میں رہنمائی کرتے ہوئے میرے آقائے نعمت، اعلیٰ حضرت، مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ **امام احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: "میرے آقائے نعمت، اعلیٰ حضرت، مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ **امام احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: "جاہل اُردوخواں اگر اپنی طرف سے کچھ نہ کہے بلکہ عالم کی تصنیف پڑھ کر سنائے تو اس میں حَرَج نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۴۰۹)

مُبلّغین کیلئے اہم ہدایت

سوال: دعوتِ اسلامی کے بعض مبلّغین ومبلّغات مُنہ زبانی بھی بیانات کرتے

مدینہ

(1) تفسیر بالرّائے کرنے والا وہ کہلاتا ہے جس نے قراٰن کی تفسیر عقل اور قیاس (اندازہ) سے کی، جس کی نقلی (یعنی شرعی) دلیل وسند نہ ہو۔

ہیں اُن کیلئے آپ کی طرف سے کیا ہدایات ہیں؟

جواب: اگر یہ عُلَماء یا عالِمات ہیں جب تو حَرَج نہیں۔ ورنہ غیر عالِم مُبلِّغین و مُبلِّغات کے لئے معروضات پیش کر دی گئیں کہ وُہ صِرف عُلَماء کی تحریرات سے پڑھ کر ہی بیانات کریں۔ اگر کسی جاہل کو سنّتوں بھرے اجتماع میں منہ زبانی بیان کرتا پائیں تو **دعوتِ اسلامی کے ذمّہ داران اُس کو روک دیں**۔ غیر عالِم مُبلِّغین و مُبلِّغات اور تمام غیرِ عالِم مُقرِّرین کو چاہئے کہ وہ منہ زَبانی مذہبی بیان یا خطاب نہ کریں۔ میرے آقائے نعمت، اعلیٰ حضرت، مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ **امام احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ''جاہل اُردو خواں اگر اپنی طرف سے کچھ نہ کہے بلکہ عالِم کی تصنیف پڑھ کر سنائے تو اِس میں حَرَج نہیں۔ مزید فرماتے ہیں: جاہل خود بیان کرنے بیٹھے تو اُسے وعظ کہنا **حرام** ہے اور اُس کا وعظ سننا **حرام** ہے اور مسلمانوں کو حق ہے بلکہ مسلمانوں پر حق ہے کہ اُسے منبر سے اُتار دیں کہ اِس میں نَھْیِ مُنکَر (یعنی بُرائی سے منع کرنا) ہے اور نَھْیِ مُنکَر واجب۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

اسلامی بہنیں نعتیں پڑھیں یا نہیں؟

سُوال: اسلامی بہنیں اسلامی بہنوں میں نعتیں پڑھ سکتی ہیں یا نہیں؟

جواب: اسلامی بہنیں، اسلامی بہنوں میں بغیر مائیک کے اس طرح نعت شریف پڑھیں کہ اُن کی آواز کسی غیر مرد تک نہ پہنچے۔ مائیک کا اس لئے مَنع کیا کہ اِس پر پڑھنے یا بیان کرنے سے غیر مردوں سے آواز کو بچانا قریب قریب ناممکن ہے۔ کوئی لاکھ دل کو منالے کہ آواز شامیانے یا مکان سے باہَر نہیں جاتی مگر تجرِبہ یہی ہے کہ لاؤڈ اسپیکر کے ذَرِیعے عورت کی آواز عُمُوماً غیر مردوں تک پہنچ جاتی ہے بلکہ بڑی محافل میں مائیک کا نظام بھی تو اکثر مرد ہی چلاتے ہیں! سگِ مدینہ عُفِیَ عنہ کو ایک بار کسی نے بتایا کہ فُلاں جگہ محفل میں ایک صاحِبہ مائیک پر بیان فرما رہی تھیں، بعض مردوں کے کانوں میں جب اُس نِسوانی آواز نے رس گھولا تو ان میں سے ایک بے حیا بولا، آہا! کتنی پیاری آواز ہے!! جب آواز اتنی پُرکشِش ہے تو خود کیسی ہوگی!!! وَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ۔

اسلامی بہنیں مائیک استعمال نہ کریں

یاد رہے! دعوتِ اسلامی کی طرف سے ہونے والے سنّتوں بھرے

Marfat.com

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

اجتماعات اور اجتماعِ ذکر ونعت میں **اسلامی بہنوں کیلئے لاؤڈ اسپیکر کے استعمال پر پابندی ہے۔** لہٰذا اسلامی بہنیں ذہن بنا لیں کہ کچھ بھی ہو جائے نہ لاؤڈ اسپیکر میں بیان کرنا ہے اور نہ ہی اس میں نعت شریف پڑھنی ہے۔ **یاد رکھئے! غیر مردوں تک آواز پہنچتی ہو اس کے باوجود بے باکی کے ساتھ بیان فرمانے اور نعتیں سنانے والی گنہگار اور ثواب کے بجائے عذابِ نار کی حقدار ہے۔** میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں عرض کی گئی: چند عورتیں ایک ساتھ مل کر گھر میں **میلاد شریف** پڑھتی ہیں اور آواز باہر تک سُنائی دیتی ہے، یونہی مُحرّم کے مہینے میں کتابِ شہادت وغیرہ بھی ایک ساتھ آواز ملا کر (یعنی کورس میں) پڑھتی ہیں، یہ جائز ہے یا نہیں؟ میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواباً ارشاد فرمایا: ناجائز ہے کہ عورت کی آواز بھی عورت (یعنی چھپانے کی چیز) ہے اور عورت کی خوش الحانی کہ اجنبی سنے مَحلِّ فتنہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۲۴۰)

عورت کی راگ کی آواز

میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک اور سُوال کے جواب

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

میں ارشاد فرماتے ہیں: **عورت کا** (نعتیں وغیرہ) **خوش اِلحانی سے بَآواز ایسا پڑھنا کہ نامَحرموں کو اُس کے نغمے** (یعنی راگ و ترنُّم) **کی آواز جائے حرام ہے۔** ''نَوازِل فقیہ ابواللَّیث سمرقندی'' (رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ) میں ہے، عورت کا خوش آواز کر کے کچھ پڑھنا ''عورۃ'' یعنی مَحلِّ سِتْر (چُھپانے کی چیز) ہے۔ ''کافی امام ابوالبرکات نسفی'' میں ہے، عورت بُلند آواز سے **تَلبِیَہ** (یعنی لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْک) نہ پڑھے اس لئے کہ اس کی آواز **قابلِ سِتْر** (چُھپانے کے قابل چیز) ہے۔ علّامہ شامی قُدِّسَ سرُّہُ السّامی فرماتے ہیں، عورَتوں کو اپنی آواز بُلند کرنا، انھیں لمبا اور دراز (یعنی ان میں اتار چڑھاؤ) کرنا، ان میں نَرم لہجہ اختیار کرنا اور ان میں تَقطِیع کرنا (کاٹ کاٹ کر تحلیلِ عَروض یعنی نظم کے قواعد کے مطابق) اشعار کی طرح آوازیں نکالنا، ہم ان سب کاموں کی عورَتوں کو اجازت نہیں دیتے اس لئے کہ ان سب باتوں میں مردوں کا اُن کی طرف مائل ہونا پایا جائے گا اور اُن مردوں میں جذباتِ شہوانی کی تحریک پیدا ہوگی اِسی وجہ سے عورت کو یہ اجازت نہیں کہ وہ اذان دے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

(رَدُّالمُحتار ج ۲ ص ۹۷، فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص ۲۴۲)

میری آواز کانپتی تھی

اسلامی بہنو! میٹھے میٹھے مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی غلامی تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کا طرۂ امتیاز ہے، اس سے وابستگان پر بھی ربِّ کائنات عزَّوَجَلَّ کے ایسے ایسے اِنعامات ہوتے ہیں کہ عقلیں حیران رہ جاتی ہیں چُنانچہ **بابُ المدینہ** (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کا بیان کچھ یُوں ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے **مَدَنی ماحول** سے مُنسَلِک ہونے سے پہلے میں مختلف گناہوں میں مبتلا ہوکر اپنی انمول حیات (یعنی زندگی) کے قیمتی لمحات ضائع کر رہی تھی۔ تقریباً 12 سال پہلے اچانک ہارٹ اٹیک ہوا (یعنی دل کا دورہ پڑا) اور میں بے ہوش ہوگئی۔ جب ہوش آیا تو **آواز** بند ہو چکی تھی، اب میں صرف **اشاروں** سے بات کرسکتی تھی۔ ڈاکٹری علاج سے کچھ افاقہ تو ہوگیا مگر اب بھی بات کرتے وقت آواز کانپتی تھی، دُھوئیں والی جگہ پر کھانسی شروع ہو جاتی، دم گھٹنے لگتا اور آواز بند ہو جاتی۔ اسی حالت میں کم وبیش ایک ماہ گزر گیا۔ ایک دن میں اپنے مرض سے دل برداشتہ ہوکر خُوب روئی، اسی دوران میری آنکھ لگ گئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ

Marfat.com

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

خواب میں ایک بزرگ کی **زیارت** ہوئی، انہوں نے کچھ یوں فرمایا: ''فکر نہ کرو، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بہت جلد **ٹھیک** ہوجاؤ گی اور جب ٹھیک ہوجاؤ تو **فیضانِ مدینہ** ضرور آنا۔'' اِس مبارک خواب کو دیکھنے کے بعد دن بدن صحت بہتر ہونے لگی۔ جیسے ہی میں باہر نکلنے کے قابل ہوئی، ایک اسلامی بہن کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** میں اسلامی بہنوں کے سنّتوں بھرے **اجتماع** میں حاضر ہوگئی۔ اُس اجتماع نے میری زندگی بدل کر رکھ دی، میں نے دل ہی دل میں پکی نیّت کی کہ اب میری زندگی **دعوتِ اسلامی** کے لئے وقف ہے۔ میں نے دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی کام** کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ یہ **مَدَنی ماحول** کی برکتیں ہیں کہ ایک وقت وہ تھا جب بات کرتے ہوئے **میری آواز کانپتی تھی** اور ایک وقت یہ ہے کہ میں علاقائی سطح پر ہونے والے اسلامی بہنوں کے **اجتماعِ ذکر و نعت** میں اپنے **میٹھے میٹھے آقا** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی **نعتیں** پڑھتی ہوں، اب آواز کانپتی ہے نہ گلا بیٹھتا ہے اور نہ ہی کھانسی اُٹھتی ہے۔

رحمت نہ کس طرح ہو گنہگار کی طرف ۔ رحمٰن خود ہے میرے طرفدار کی طرف

دیکھی جو بے کسی تو انہیں رحم آ گیا ۔ گھبرا کے ہو گئے وہ گنہگار کی طرف

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

اسلامی بہنو! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت بہانے ڈھونڈتی ہے۔ بعض اوقات یوں بھی ترکیب بن جاتی ہے یعنی "جو روتا ہے اُس کا کام ہوتا ہے" اسلامی بہن جب ٹوٹ کر روئی، رحمت کو جوش آیا اور کام ہو گیا!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

بَرآمَدہ سے ایک دوسری کو پکارنا کیسا؟

سُوال: بَرآمدے میں سے اسلامی بہن کا پڑوسنوں کے ساتھ بُلند آواز سے باتیں کرنا، کیسا ہے؟ اِسی طرح عمارت میں اوپر نیچے رہنے والیاں ایک دوسرے کو پکاریں، آپس میں زور زور سے گفتگو کریں کیا یہ مُناسِب ہے؟

جواب: یہ اِنتہائی غیر مُناسِب ہے کیونکہ اِس طرح گفتگو کرنے سے غیر مردوں تک آواز پہنچنے کا قوی امکان ہے۔ اگر آس پاس کی اسلامی بہنوں سے کوئی ضروری کام ہے تو اسکے لئے ایک دوسرے کے گھر ٹیلیفون یا اِنٹر کام کے ذَرِیعے بات چیت کر لے۔

Marfat.com

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

بچّوں کو ڈانٹنے کی آواز

سُوال: اچھا یہ بتایئے کہ بچّوں کو ڈانٹتے وقت اسلامی بہن کا آواز بُلند کرنا کیسا؟

جواب: اسلامی بہن کا اِس طرح ڈانٹنا کہ آواز گھر سے باہر نکلے، انتہائی نامناسِب اور مُضحکہ خیز ہے۔ بچّوں پر بات بات پر چلّاتے رہنا حَماقت بھی ہے کہ اس طرح بچّے مزید ''آزاد'' ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا بار بار ڈانٹنے کے بجائے زیادہ تر پیار سے کام لیا جائے۔ سب کے سامنے بچّوں کو رُسوا کرتے رہنے سے رفتہ رفتہ اُس کا ننّھا سا دل ''باغی'' ہو جاتا ہے۔ بچّے کی موجودَگی میں کسی معزز شخص سے اُسی بچّے کے بارے میں اِس طرح کی شکایات کرنا مثلاً ''اِس کو سمجھاؤ، یہ تنگ بہُت کرتا ہے بہُت شرارتی ہے، ماں باپ کا کہنا نہیں مانتا وغیرہ'' عقلمندی نہیں کیوں کہ اِس سے بچّے کی اصلاح ہونا درکنار اُلٹا ذِہن یہ بنتا ہوگا کہ مجھے ماں باپ نے فُلاں کے سامنے ذلیل کر دیا! آج کل اولاد کی نافرمانیوں کی شکایات عام ہیں۔ اِس کی وجوہات میں بچپن میں ماں باپ کا بات بات پر بے جا چیخ و پکار کرنا اور بچّے کو دوسروں کے سامنے وقتاً فوقتاً ذلیل و خوار کرنا بھی شامل ہو تو بعید از قیاس نہیں۔

ہے فلاح وکامرانی نرمی وآسانی میں

ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

عورت نعتوں کی وِڈیو کیسٹ دیکھے یا نہیں؟

سُوال: کیا اسلامی بہن نعت خوانوں کی وِڈیو کیسٹ دیکھ سکتی ہے؟

جواب: میرا مشورہ ہے کہ ہرگز نہ دیکھے۔ ایک تو خوش اِلحانی کا جادو، دوسرے نوجوان نعت خوان کی (اسٹوڈیو میں بنائی ہوئی خوش لِباسی، پفنگ اور لائٹنگ کے ذَرِیعے "نقلی نور" برساتی زبردستی کی پُرکشش) تصویر اور تیسرے اُس کے ہاتھ وغیرہ لہرانے کی اداؤں کے سبب قوی اِمکان ہے کہ عورت کے قلب میں ہَیجان پیدا ہو اور ثواب کے بجائے عذاب کا سامان ہو۔

عورَت نعتوں کی کیسٹ سنے یا نہیں؟

سُوال: تو کیا اسلامی بہن نامَحرم نعت خواں کی آواز میں نعتیں بھی نہیں سُن سکتی؟

جواب: نعت شریف سننا سنانا واقعی ثواب کا کام ہے، البتّہ نامَحرم نعت خوان کی آواز میں عورت نعت شریف نہ سُنے کہ اُس کی سُریلی آواز کے باعِث وہ فِتنہ میں مُبتلا ہوسکتی ہے۔ صحیح بخاری شریف میں ہے کہ سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعطّر پسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

علیہ والہٖ وسلَّم کے ایک حُدی خواں (یعنی اونٹوں کو تیز چلانے کے لیے مست کرنے والے اشعار پڑھنے والے) تھے جن کا نام اَنجَشَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھا جو کہ اِنتہائی خوش آواز تھے (ایک سفر کے دوران جس میں عورتیں بھی ہمراہ تھیں اور سیِّدُنا اَنجَشَہ اشعار پڑھ رہے تھے اس پر) سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے اُن سے ارشاد فرمایا: ''اے اَنجَشَہ! آہستہ، نازُک شیشیاں نہ توڑ دینا۔'' (بخاری ج ٤ ص ١٥٨ حدیث ٦٢١١) **مُفَسِّرِ** شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: ''یعنی میرے ساتھ سفر میں عورتیں بھی ہیں جن کے دل کچی شیشی کی طرح کمزور ہیں خوش آوازی ان میں بہت جلد اثر کرتی ہے اور وہ لوگوں کے گانے سے گناہ کی طرف مائل ہو سکتی ہیں اس لیے اپنا گانا بند کر دو۔''

(مراۃ ج٦ ص ٤٤٣)

اسلامی بہنیں نعت خوانوں کی کیسٹیں نہ سنیں

معلوم ہوا، عورتوں کے دل نازُک شیشیوں کی مانند ہیں۔ انہیں خوش الحان غیر مَرد سے ترنُّم کے ساتھ اشعار نہیں سننے چاہئیں۔ ترنُّم میں ایک طرح کا جادو ہوتا ہے اور مرد و عورت ایک دوسرے کا ترنُّم سُن کر

جلد فتنے میں پڑ سکتے ہیں۔ اِسی لئے سگِ مدینہ عُفی عنہ نے مَردوں کی آواز میں نعتیں سننے کا اسلامی بہنوں کو مشورۃً منع کیا ہے۔ لہٰذا اِسلامی بہنوں کو چاہئے کہ وہ مرد نعت خوانوں سے نعتیں بلکہ ان کی آڈیو کیسٹیں بھی نہ سُنیں نیز مرد نعت خوان کی نعت پڑھنے کی طرز کو بھی نہ اپنائیں کیونکہ اِس طرح دل میں اس نعت خوان کی طرف مَیلان پیدا ہو سکتا ہے، شیطان کو فتنے میں مُبتلا کرتے دیر نہیں لگتی۔ مرد و عورت (یعنی غیر محارِم) کو ہر اُس فعل سے بچنا چاہئے جس سے ایک دوسرے کا تصوُّر قائم ہو اور شیطان بہکائے۔

کیا اسلامی بہنیں مرحوم نعت خوان کی نعتیں سُن سکتی ہیں؟

سوال: اسلامی بہنیں فوت شدہ نعت خوان کی کیسٹیں سُن سکتی ہیں یا نہیں؟

جواب: فوت شُدہ نعت خوانوں کی کیسٹیں سننے یا ان کی طرزیں اپنانے میں کوئی مُضایَقہ نہیں کہ بظاہر اب ''فتنے'' کا اندیشہ نہیں۔ مَثَلاً **دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مرحوم نگران خوش الحان نعت خوان، بلبلِ روضۂ رسول حاجی محمد مشتاق عطاری** علیہ رحمۃ اللہ الباری **کی نعتوں کی کیسٹیں سننے اور ان کی طرزیں اپنانے میں**

Marfat.com

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم): جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

حرج نہیں۔ ہاں مرحوم نعت خوان کی آواز سننے پر بھی اگر کسی اسلامی بہن کے دِل میں شیطان گندے وَسوسے ڈالتا ہو تو وہ نہ سنے۔

مجھے مَدَنی چینل نے مَدَنی بُرقع پہنا دیا!

اسلامی بہنو! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی چینل کی بھی کیا بات ہے! اس کے ذریعے بھی مسلمانوں کی اصلاح کا سامان ہو رہا ہے، چُنانچہ **بابُ المدینہ** (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کا کچھ اس طرح بیان ہے کہ پہلے پہل میں **پردہ** نہیں کرتی تھی۔ پھر ہمیں دعوتِ اسلامی نے **"مَدَنی چینل"** کا عظیم تحفہ عطا کیا جسے دیکھنے کی برکت سے میں اور میرے بچوں کے ابو **نماز** کے پابند ہو گئے۔ ایک دن مَدَنی چینل پر **"پردے کی اَہَمِّیَّت"** کے موضوع پر سنّتوں بھرا بیان جاری تھا۔ میرے بچوں کے ابو نے جب وہ بیان سُنا تو اتنے مُتأَثِّر ہوئے کہ مجھے **مَدَنی برقع** پہننے کی ترغیب دلائی اور بِلا ضرورت بازار وغیرہ جانے سے بھی منع کر دیا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی چینل** کی بَرَکت سے مجھے بے پردَگی سے **توبہ** نصیب ہوئی اور اب میں کوئی دیدہ زیب، غیر مردوں کو مُتَوَجِّہ کرنے والا

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

یا معاذَ اللہ ننگا سر رکھنے والا رسمی برقع نہیں بلکہ شرعی پردے کے مطابق صرف اور صرف مَدَنی بُرقع پہنتی ہوں۔

مَدَنی چینل سنّتوں کی لائے گا گھر گھر بہار
مَدَنی چینل دیکھنے والے بنیں پرہیز گار

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اسلامی بہنوں کے مدنی چینل دیکھنے کا شرعی مسئلہ

اسلامی بہنو! مَدَنی چینل کی بہاروں کے کیا کہنے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَل **مَدَنی چینل** دیکھ کر بعض کفّار کو تو ایمان کی دولت ہی نصیب ہوگئی! نیز نہ جانے کتنے ہی بے نمازی نمازی بن گئے، متعدِّد افراد نے گناہوں سے توبہ کر کے سنّتوں بھری زندگی کا آغاز کر دیا **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَل **مَدَنی چینل** سو فیصدی اسلامی چینل ہے، نہ اس میں موسیقی ہے نہ ہی عورت کی نمائش۔ **مَدَنی چینل** میں کیا ہے؟ اس میں فیضانِ قرآن، فیضانِ حدیث، فیضانِ انبیا، فیضانِ صحابہ اور فیضانِ اولیا ہے۔ اِس میں تلاوتیں، نعتیں، منقبتیں ہیں، دعا و مُناجات میں اِلحاح وزاری کے دل ہلا دینے والے اور عشقِ رسول میں رونے، رُلانے اور تڑپانے والے

Marfat.com

رِقّت انگیز مناظِر ہیں، دارالافتاء اہلسنّت ، روحانی طِبّی علاج، سنّتوں بھرے مَدَنی پھول آخرت بہتر بنانے والی خوب مدنی بہاریں ہیں۔ الغرض مَدَنی چینل ایک ایسا چینل ہے کہ اس کے ذَرِیعے انسان گھر بیٹھے اچّھا خاصا علمِ دین سیکھ سکتا ہے! ہاں اسلامی بہنوں کو مَدَنی چینل دیکھنے سے پہلے 112 بار غور کر لینا چاہئے کیونکہ مَدَنی چینل میں اکثر نوجوانوں ہی کے مناظر ہوتے ہیں اور عورت نازُک شیشی ہے اور اسے معمولی سی ٹھیس ہی کافی۔ کہیں مَعَاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ بدنگاہی کے گناہ میں نہ جا پڑے۔ صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ **بہارِ شریعت** حصّہ 16 صَفْحہ 86 پر فرماتے ہیں: عورت کا مردِ اجنبی کی طرف نظر کرنے کا وُہی حکم ہے جو مرد کا مرد کی طرف نظر کرنے کا ہے اور یہ اُس وقت ہے کہ عورت کو یقین کے ساتھ معلوم ہو کہ اس کی طرف نظر کرنے سے شہوت نہیں پیدا ہو گی اور اگر اس کا شبہ بھی ہو تو ہرگز نظر نہ کرے۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۳۲۷)

آقا کی حیا سے جھکی رہتی تھیں نگاہیں
آنکھوں پہ مری بہن لگا قفلِ مدینہ

Marfat.com

عورت عامِل کے پاس جائے یا نہیں؟

سُوال: اسلامی بہن عامِلوں کے پاس تعویذ دھاگے کے لئے جائے یا نہیں؟

جواب: اگر گھر بیٹھے علاج ممکن نہیں، تو کسی محرم کے ذَرِیعے ترکیب بنا لے۔ اگر کوئی ایسا مرد بھی نہیں تو اب **شَرعی پردے** کی تمام شرائط کے ساتھ کسی **عامِلہ** (عورت) کے پاس تعویذ لینے جائے اگر عامِلہ بھی مُیَسَّر نہیں یا اُس سے شِفا نہ ہو تو کسی بوڑھے اور **نیک عامِل** کے پاس جائے۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو کسی بھی مُسلمان عامِل کے پاس جائے مگر جب بھی باجازتِ شَرعی باہَر نکلے تو بیان کردہ **شَرعی پردہ** اور اُس کی قُیُودات کا لحاظ ضَروری ہے۔ **عامِل** کے ساتھ لوچ دار نَرم گُفتگو، بے تکلُّفی یا تنہائی ہرگز نہ ہو۔ جو **عامِل** عورَتوں کے ساتھ بے تکلُّف بنتا، بات بات پر قہقہے لگاتا، خوب ڈینگیں مارتا اور اپنے کارنامے سناتا ہو ایسوں کے پاس جانا سخت تشویشناک ہے۔ اور عامِل کو اگر عورت پر خُصوصی توجُّہ دیتا، فون وغیرہ پر خود ہی رابطہ کرتا اور اس طرح کا پیغام وغیرہ دیتا پائیں کہ اکیلی آؤ تا کہ اچّھی طرح علاج کیا جا سکے، تو ایسے عامِل کی چھاؤں سے بھی دُور بھاگیں ورنہ شاید عُمر بھر پچھتانا پڑے۔

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر سو مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالٰی اُس پر سو رحمتیں نازِل فرماتا ہے۔

عورت کا مَیک اپ کرنا کیسا؟

سُوال: عورت کا بناؤ سنگھار کرنا، چُست یا باریک لباس پہننا کیسا؟

جواب: گھر کی چار دیواری میں صِرف اپنے شوہر کی خاطر جائز طریقے پر مَیک اپ کرسکتی ہے۔ بَاِجازتِ شَرعی مَثَلاً محارِم رشتے داروں کے یہاں جانے کے موقع پر گھر سے باہَر نکلنے کیلئے لالی پاوڈر اور خوشبو وغیرہ لگانا اور فیشن کے کپڑے پہن کر معاذَاللہ عزّوجلّ غیر مَردوں کیلئے جاذِبِ نظر بننا جیسا کہ آج کل عام رَواج ہے یہ سخت ناجائز و گناہ ہے۔ باریک دوپٹا جس سے بالوں کی رنگت جھلکے یا باریک کپڑے کی جُرابیں جس سے پاؤں کی پنڈلیاں چمکیں یا ایسے چُست لباس میں ملبوس جس میں جسم کے کسی عُضو مَثَلاً سینے وغیرہ کا اُبھار نُمایاں ہو غیر مَحرَموں کے سامنے آنا جانا حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔

لباس کے باوُجود ننگی

حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عزّوجلّ وصلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم نے ایک حدیثِ پاک میں یہ بھی فرمایا: دوزخیوں میں دو

Marfat.com

جماعتیں ایسی ہوں گی جنھیں میں نے (اپنے اِس عہدِ مبارک میں) نہیں دیکھا (یعنی آئندہ پیدا ہونے والی ہیں) ان میں ایک جماعت ان عورتوں کی ہے جو پہن کر ننگی ہوں گی، دوسروں کو (اپنی حرکتوں کے ذریعے) بہکانے والیاں اور خود بھی بہکی ہوئیں، ان کے سر بختی اونٹوں کی ایک طرف جھکی ہوئی کوہانوں کی طرح ہوں گے، وہ جنّت میں داخل نہ ہوں گی اور نہ اسکی خوشبو پائیں گی اور اسکی خوشبو اتنی دُوری سے پائی جاتی ہے۔ (صحیح مسلم ص ۱۱۷۷ حدیث ۲۱۲۸ مُلَخَّصاً)

مُفسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان مذکورہ حدیثِ پاک کے ان الفاظ "جو پہن کر ننگی ہوں گی" کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جسم کا کچھ حصہ لباس سے ڈھکیں گی اور کچھ حصہ ننگا رکھیں گی یا اِتنا باریک کپڑا پہنیں گی جس سے جسم ویسے ہی نظر آئے گا یہ دونوں عُیوب آج دیکھے جا رہے ہیں۔ یا، اللہ کی نعمتوں سے ڈھکی ہوں گی شکر سے ننگی یعنی خالی ہوں گی یا زیوروں سے آراستہ تقویٰ سے ننگی ہوں گی۔ اور "کوہانوں کی طرح ہوں گے" کے تحت فرماتے ہیں: اس جملہ مبارکہ کی بہت تفسیریں ہیں، بہتر تفسیر یہ ہے کہ

Marfat.com

وہ عورتیں راہ چلتے شرم سے سر نیچا نہ کریں گی بلکہ بے حیائی سے اُونچی گردن کئے سر اٹھائے ہر طرف دیکھتی، لوگوں کو گھورتی چلیں گی جیسے اُونٹ کے تمام جسم میں کوہان اونچی ہوتی ہے ایسے ہی ان کے سر اُونچے رہا کریں گے۔ (مراۃ ج ۵ ص ۲۵۵،۲۵۶)

دکھاوے کیلئے زیورات پہننا

سوال: عورت کا دِکھاوے کیلئے زیور پہننا کیسا؟

جواب: عورت کو بطورِ فخر و تکبر دکھاوا کرنے کیلئے زیور پہننا باعثِ عذاب ہے۔ حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسُولِ مُحتَشَم، دافِعِ رنج و اَلَم، صاحبِ جُودو کرم، شافِعِ اُمَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: تم میں سے جو عورت سونے کے زیور پہنے جسے ظاہر کرے اسے اس کے سبب عذاب دیا جائے گا۔

(سنن ابی داوٗد ج ٤ ص ١٢٦ حدیث ٤٢٣٧)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان اس حدیث پاک کے الفاظ ''ظاہر کرے'' کے تحت فرماتے ہیں: اجنبی مردوں پر ظاہر کرے کہ اپنا حُسن اور زیور دوسروں کو دِکھائے۔ یا فخر

Marfat.com

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم): جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

و غرور کے لیے دِکھلاوا کرے یا غریب عورتوں کو فخریہ دکھا کر انہیں دُکھ پہنچائے آخری دو معنیٰ زیادہ مناسب ہیں۔ کیونکہ اجنبی مردوں کو چاندی کا زیور دکھانا بھی حرام ہے۔ عورتیں سونے کا زیور اپنی سہیلیوں کو فخریہ دِکھایا کرتی ہیں، انہیں حقیر و ذلیل کرنے کے لیے وہ یہاں مراد ہے۔ اور "عذاب دی جائے گی" کے تحت فرماتے ہیں: اس فخر واظہار پر عذاب پائے گی نہ کہ صرف زیور پہننے پر۔ (مراۃ ج۶ ص ۱۳۸)

عورت خوشبو لگائے یا نہ؟

سوال: کیا اسلامی بہن خُوشبو لگا سکتی ہے؟

جواب: لگا سکتی ہے مگر غیر محارِم تک خوشبو نہیں پہنچنی چاہیے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابوہُرَیرَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ پیارے پیارے، میٹھے میٹھے اور مُعطَّر مُعطَّر سَرور، مدینے کے تاجور، رسولِ انور، محبوبِ ربِّ اکبر عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کا ارشادِ روح پرور ہے: "مردانہ خُوشبو وہ ہے کہ اس کی خُوشبو تو ظاہر ہو مگر رنگ ظاہر نہ ہو اور زنانہ خُوشبو وہ ہے کہ اس کا رنگ تو ظاہر ہو مگر خُوشبو ظاہر نہ ہو۔" (شمائل محمدیہ ص ۱۳۱ حدیث ۲۱۰) مُفسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار

Marfat.com

خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیث پاک کے الفاظ ''زنانہ خُوشبو وہ ہے کہ اس کا رنگ تو ظاہر ہو مگر خُوشبو ظاہر نہ ہو'' کے تحت فرماتے ہیں: خیال رہے کہ عورت مہک والی چیز اِستعمال کر کے باہَر نہ جائے اپنے خاوند کے پاس خوشبو مل سکتی ہے یہاں کوئی پابندی نہیں۔ (مراٰۃ ج۶ ص ۱۶۰)

عورت خُوشبو لگا کر باہَر نہ نکلے

سُوال: اگر کوئی اسلامی بہن خُوشبو لگا کر گھر سے نکلے تو اس کیلئے کیا حُکم ہے؟

جواب: اسلامی بہن اپنے گھر کی چار دیواری میں جہاں فَقَط شوہر یا محارِم ہوں وہاں ہر طرح کی خوشبو اِستعمال کر سکتی ہے ہاں یہ اِحتیاط لازمی ہے کہ دیوَر و جیٹھ اور دیگر غیر محارِم تک خوشبو نہ پہنچے۔ باہَر نکلنے پر جو عورَت ایسی خوشبو لگاتی ہے کہ غیر مردوں کی توجُّہ کا باعِث بنے اس کو تو ڈر جانا چاہئے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو مُوسیٰ اَشعَری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: ''جب کوئی عورت خُوشبو لگا کر لوگوں میں نکلتی ہے تا کہ اس کی خُوشبو پائی جائے تو یہ عورت زانیہ ہے۔ (سُنَنُ النَّسائی ج۸ ص ۱۵۳)

خوشبو لگانے والی عورت کی حکایت

اَمیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہدِ

Marfat.com

مبارک میں ایک عورت گزر رہی تھی جس کی خوشبو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو محسوس ہوئی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس کو مارنے کے لئے دُرّہ اُٹھایا اور فرمایا: ''تم ایسی خوشبو لگا کر نکلتی ہو جس کی مہک مردوں کو محسوس ہوتی ہے (اگر بقدرِ ضرورت نکلنا بھی ہو تو) خوشبو لگا کر نہ نکلا کرو۔''

(مُصَنَّف عبدالرزاق، ج ٤ ص ٢٨٤ حدیث ٨١٣٧)

پُرکَشِش بُرقع

سوال: اسلامی بہن جدید ڈیزائن والا موتی پرویا ہوا پُرکشش بُرقع پہن کر باہَر نکلے یا نہ نکلے؟

جواب: اس میں سراسر فتنہ ہے کہ دل کا رَدّی خوبصورت بُرقعے کو تاڑے گا۔ یاد رکھئے! عورت کا بُرقع جتنا پُرکشش اور ڈیزائن دار ہو گا اُتنا ہی فتنے کا امکان بھی بڑھتا چلا جائیگا۔ مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: عورت کو لازم ہے کہ لباسِ فاخرہ (یعنی اعلیٰ دَرَجے کے کپڑے پہن کر اور) عمدہ بُرقع اوڑھ کر باہَر نہ جائے کہ **بھڑک دار بُرقع پردہ نہیں بلکہ زینت ہے**۔ (مراۃ ج ۵ ص ۱۵)

سوال: عورت سفید یا خوبصورت فلاور چادر کے ذَرِیعے اگر مکمّل جسم چُھپا کر

نکلے تو؟

جواب: چادر میں کسی طرح کی کشش نہیں ہونی چاہیے۔ چُنانچہ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کے فرمانِ عالی کا خُلاصہ ہے کہ عام عورتیں جو جاذِبِ نظر چادر و نِقاب اَوڑھتی ہیں یہ ناکافی ہے بلکہ جب وہ سفید چادر اَوڑھتی یا خوبصورت نِقاب ڈالتی ہیں تو اس سے شہوت کو مزید تحریک ہوتی ہے کہ شاید منہ کھولنے پر وہ اور زیادہ حسین نظر آئے! پس سفید چادر اور خوبصورت نِقاب و بُرقع پہنے ہوئے باہر جانا عورت کے حق میں **حرام** ہے۔ جو عورت ایسا کرے گی گنہگار ہوگی اور اس کا باپ، بھائی، شوہر جو اسے اسکی اجازت دے گا وہ بھی اس کے ساتھ گناہ میں شریک ہوگا۔

(کیمیائے سعادت ج ۲ ص ۵۶۰)

مَدَنی بُرقَع

سوال: تو پھر بُرقع کیسا ہو؟

جواب: موٹے کپڑے کا ڈِھیلا ڈھالا اور بھدّے رنگ کا خیمہ نُما سادہ سا برقع ہو، "جس کو پہننے والی کے بارے میں اندازہ لگانا دشوار ہو جائے

Marfat.com

کہ یہ جوان ہے یا بوڑھی۔"

اسلامی بہنوں کو تنبیہ

مجھے (سگِ مدینہ عُفی عنہ کو) ماڈرن گھروں کے مُعاملات، فرنگی تہذیب کے دلدادہ رشتے داروں کے خیالات اور آج کل کے نامُساعِد حالات کے مکمّل اِحساسات ہیں مگر میں نے اسلامی احکامات عرض کئے ہیں تا کہ شرعی پردے کا صحیح اسلامی نظریہ سامنے آجائے بے شک ہر مسلمان یہ جانتا ہے کہ **ہمیں شریعت کے پیچھے چلنا ہے، شریعت ہمارے پیچھے نہیں چلے گی۔** اسلامی بہنوں سے **مدنی التجاء** ہے کہ کسی کو بھی ڈھیلا ڈھالا بھدّے رنگ کا بالکل بے کشش خیمہ نُما **حقیقی مدنی بُرقع** پہننے پر مجبور نہ کریں کہ کئی گھروں میں سختیاں بہُت زیادہ ہیں، شریعت وسنّت کے احکامات پر عمل کرنے والوں اور والیوں کے ساتھ آج کل مُعاشَرے میں اکثر بے حد ناروا سلوک کیا جاتا ہے، جس کے سبب اکثر اسلامی بہنیں ہمّت ہار جاتی ہیں۔ آپ کی تنقید سے ہو سکتا ہے کوئی اسلامی بہن موجودہ مُعاشَرے کے ہاتھوں مجبور ہو کر **مَدَنی ماحول** ہی سے محروم ہو جائے۔ بے شک کتنی ہی پُرانی اسلامی

Marfat.com

بہن ہو اور وہ کیسا ہی خوبصورت بُرقع پہنے یا میک اپ کرے اُس پر طنز کر کے اس کی دل آزاری نہ کریں کہ بِلا مَصلحتِ شَرعی مسلمان کا دل دُکھانا حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔

مَحَلّے میں بُرقع کھول دینا کیسا؟

سُوال: بعض اِسلامی بہنیں اپنی بلڈنگ یا گلی وغیرہ میں پہنچتے ہی گھر میں داخِل ہونے سے قَبل بُرقع اُتار دیتی ہیں۔ کیا یہ مناسِب ہے؟

جواب: جب تک گھر کے اندر داخِل نہ ہو جائیں اُس وَقت تک بُرقع تو بُرقع چہرہ سے نِقاب بھی نہ ہٹائیں کہ گلی اور بِلڈنگ کی سیڑھیوں وغیرہ پر بھی نامَحرم افراد ہوسکتے ہیں اور ان سے پَردہ کرنا ضَروری ہے۔

مَدَنی بُرقعے میں گرمی لگتی ہو تو......؟

سُوال: گرمیوں کے موسِم میں مَدَنی بُرقع پہن کر یا موٹی چادر میں بَدَن چُھپا کر باہَر نکلنے سے گرمی لگتی ہو، شیطٰن وَسوَسے ڈالتا ہو تو کیا کرے؟

جواب: شیطانی وسوسوں کی طرف توجُّہ نہ دینا بھی دافِعِ وسوسہ ہے۔ ایسے مواقِع پر موت، قبر و حَشر اور جہنَّم کی سخت گرمی کو یاد کیجئے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شَرعی پردے کی وجہ سے لگنے والی گرمی پُھول معلوم ہوگی۔ ہو

سکے تو اِس واقِعے کو یاد فرمالیا کریں۔ **غَزوَۂ تَبُوک** میں مَوسِم سخت گرم تھا، اِس موقع پر **مُنافِقین** بولے: لَا تَنۡفِرُوۡا فِی الۡحَرِّ ؕ ترجَمۂ کنزالایمان: اس گرمی میں نہ نکلو۔ اس پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: قُلۡ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ؕ (اے محبوب!) تم فرماؤ جہنَّم کی آگ سب سے سخت گرم ہے۔ (پارہ ۱۰، التوبہ ۸۱) خدا کی قسم! **مَدَنی بُرقع** کی گرمی بلکہ دنیا کی بڑی سے بڑی آگ بھی نارِ جہنّم کے مقابلے میں کچھ نہیں۔

آقا تپتے ہوئے صحرا میں

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ **الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا **ابوخَیثمہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جذبہ تو دیکھئے! **غزوۂ تبوک** کے موقع پر (آپ کسی اور مقام سے جب) سفر سے دوپَہر کے وقت اپنے باغ میں تشریف لائے وہاں دیکھا کہ ٹھنڈا پانی، گرما گرم روٹیاں اور خوبصورت بیویاں حاضر ہیں۔ فرمایا: انصاف کے خلاف ہے کہ **سرکارِ مدینہ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم **تبوک کے تپتے ہوئے صحرا میں ہوں اور میں باغ کے اندر گرم روٹیاں اور ٹھنڈا پانی استعمال کروں!** (دُور دراز کے سفر اور تھکن اور سخت گرمی کے باوجود)

Marfat.com

اپنے گھر میں داخِل ہوئے بِغیر ہی تلوار لے کر چل پڑے اور سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے قدموں میں حاضِر ہو گئے ۔ یہی وہ حضرات ہیں جن کے صدقے میں ہم جیسے لاکھوں گنہگار بخشے جائیں گے اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ (نورُالعِرفان ص ۳۱۸ ، روح البیان ج۳ ص ۴۷۵) اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

بالوں کے بارے میں سُوال جواب

سُوال: اسلامی بہن کے جو بال کنگھی وغیرہ کے ذَرِیعے جُدا ہوں ان کا کیا کرے؟

جواب: ان بالوں کو چُھپا دے یا دَفن کر دے۔ جن کے گھروں میں نَرم زمین یا باغیچہ ہوتا ہے اُن کیلئے یہ کام بہُت آسان ہے۔ صَدْرُ الشَّرِیعہ بَدرُ الطَّرِیقہ حضرتِ علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: جس عُضْو کی طرف نَظَر کرنا **ناجائز** ہے اگر وہ بدن سے جُدا ہو جائے تو اب بھی اسکی طرف نَظَر کرنا **ناجائز** ہی رہیگا۔ (دُرِّمُختار ج۹ ص ۶۱۲) غُسل خانے یا پاخانے میں مُوئے زیرِ ناف مُونڈ

Marfat.com

کر بعض لوگ چھوڑ دیتے ہیں ایسا کرنا دُرُست نہیں بلکہ ان کو ایسی جگہ ڈالدیں کہ کسی کی نظر نہ پڑے یا زمین میں دفن کردیں۔ عورتوں کو بھی لازِم ہے کہ کنگھا کرنے میں یا سر دھونے میں جو بال نکلیں انہیں کہیں چُھپادیں کہ ان پر اَجنبی (یعنی غیر مرد) کی نظر نہ پڑے۔

(بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۹۱-۹۲ مُلَخَّصاً)

بالوں کے بارے میں اِحتیاطیں

آج کل شاید ناقص غِذاؤں اور طرح طرح کے کیمیاوی صابُنوں اور شیمپوؤں وغیرہ کے سبب بال جھڑنے کی شکایت عام ہے، جس کے گھر میں نامَحرم ساتھ رہتے ہوں یا مہمانوں کی آمد و رفت ہو اُن اسلامی بہنوں کو حمام وغیرہ سے اپنے بال چُن لینے میں زیادہ احتیاط کرنی چاہئے۔ نیز جب بھی غسل سے فارغ ہوں صابن پر چپکے ہوئے بال بھی نکال لیا کریں۔ غسل کے بعد اسلامی بھائیوں کو بھی اپنے بال نکال لینے چاہئیں کیوں کہ ہوسکتا ہے پردے کے حصّے یعنی رانوں وغیرہ کے بال بھی صابن پر چپکے ہوئے ہوں۔

عورت کا سر مُنڈوانا

سُوال: عورت کا سر مُنڈوانا کیسا؟

Marfat.com

جواب: حرام ہے۔ (فتاوٰی رضویه ج ۲۲ ص ٦٦٤ مُلَخَّصاً)

عورت کا مردانہ بال کٹوانا

سُوال: عورت کا مردوں کی طرح بال کٹوانا کیسا؟

جواب: ناجائز و گناہ ہے۔

وہ کفن پھاڑ کر اٹھ بیٹھی

غالباً شعبانُ المُعظَّم ١٤١٤ ھ کا آخری جُمعہ تھا۔ رات کو کورنگی (بابُ المدینہ کراچی) میں مُنعَقِد ہونے والے ایک عظیمُ الشّان سنّتوں بھرے اجتماع میں ایک نوجوان سے سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہُ کی ملاقات ہوئی، اُس نے کچھ اس طرح حلفیہ (یعنی قسم کھا کر) بیان دیا کہ میرے ایک عزیز کی جوان بیٹی اچانک فوت ہوگئی۔ جب ہم تدفین سے فارِغ ہو کر پلٹے تو مرحومہ کے والِد کو یاد آیا کہ اس کا ایک ہینڈ بیگ جس میں اہَم کاغذات تھے وہ غَلَطی سے مَیِّت کے ساتھ قَبْر میں دَفن ہوگیا ہے۔ چُنانچِہ باَمرِ مجبوری دوبارہ قَبْر کھودنی پڑی، جوں ہی قَبْر سے سِل ہٹائی خوف کے مارے ہماری چیخیں نکل گئیں کیونکہ جس جوان لڑکی

Marfat.com

کی کفن پوش لاش کو ابھی ابھی ہم نے زمین پر لٹایا تھا وہ کفن پھاڑ کر اُٹھ بیٹھی تھی اور وہ بھی کمان کی طرح ٹیڑھی! آہ! اس کے سر کے بالوں سے اس کی ٹانگیں بندھی ہوئی تھیں اور کئی نامعلوم چھوٹے چھوٹے خوفناک جانور اس سے چمٹے ہوئے تھے۔ یہ دہشت ناک منظر دیکھ کر خوف کے مارے ہماری گِھگّی بندھ گئی۔ اور ہینڈ بیگ نکالے بغیر جُوں تُوں مٹّی پھینک کر ہم بھاگ کھڑے ہوئے۔ گھر آکر میں نے عزیزوں سے اُس لڑکی کا جُرم دریافت کیا تو بتایا گیا کہ اس میں فی زمانہ معیوب سمجھا جانے والا کوئی جُرم تو نہیں تھا، البتّہ آج کل کی عام لڑکیوں کی طرح یہ بھی فیشن ایبل تھی اور پردہ نہیں کرتی تھی، ابھی انتقال سے چند روز پہلے رشتے داروں میں شادی تھی تو اس نے فینسی بال کٹوا کر بن سنور کر عام عورتوں کی طرح شادی کی تقریب میں بے پردہ شرکت کی تھی۔

اے مری بہنو! سدا پردہ کرو — تم گلی کُوچوں میں مت پھرتی رہو
ورنہ سن لو قبر میں جب جاؤ گی — سانپ بچھو دیکھ کر چلّاؤ گی

کمزور بہانے

کیا اس بدنصیب فیشن پرست لڑکی کی داستانِ وحشت نشان پڑھ

کر ہماری وہ اسلامی بہنیں درسِ عبرت حاصل نہیں کریں گی جو شیطان کے اُکسانے پر اس طرح کے حِیلے بہانے کرتی رہتی ہیں کہ میری تو مجبوری ہے، ہمارے گھر میں کوئی پردہ نہیں کرتا، خاندان کے رَواج کو بھی دیکھنا پڑتا ہے، ہمارا سارا خاندان پڑھا لکھا ہے، سادہ اور باپردہ لڑکی کے لیے ہمارے یہاں کوئی رِشتہ بھی نہیں بھیجتا وغیرہ وغیرہ۔ **کیا خاندانی رَسم و رَواج اور نفس کی مجبوریاں آپ کو عذابِ قبر و جہنّم سے نجات دلا دیں گی؟** کیا آپ بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں اس طرح کی ''کھوکھلی مجبوریاں'' بیان کر کے چھٹکارا حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گی؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر آپ کو ہر حال میں بے پردَگی سے توبہ کرنی ہوگی۔ **یاد رکھئے!** لوحِ محفوظ پر جس کا جوڑا جہاں لکھا ہوتا ہے وہیں شادی ہوتی ہے۔ اور نہیں لکھا ہوتا تو شادی نہیں ہوتی جیسا کہ آئے دن کئی پڑھی لکھی ماڈرن گنواری لڑکیاں پلک جھپکتے میں موت کا شکار ہو کر رہ جاتی ہیں بلکہ بعض اَوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ **دُلہن** اپنی ''رُخصتی'' سے قبل ہی موت کے گھاٹ اُتر جاتی ہے اور اسے روشنیوں سے جگمگاتے، خوشبوئیں مہکاتے حُجرۂ

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

عُروسی میں پہنچانے کے بجائے کیڑے مکوڑوں سے لبریز تنگ وتاریک قبر میں اُتار دیا جاتا ہے۔

تُو خوشی کے پھول لے گی کب تلک؟
تُو یہاں زندہ رہے گی کب تلک؟

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عورَت کا درزی کو ناپ دینا کیسا؟

سوال: اسلامی بہن کا اپنے کپڑے کی سِلائی کے لئے نامحرم درزی کو اپنے بدن کے ذَریعے ناپ دینا کیسا ہے؟

جواب: حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ **درزی** بھی سخت گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہے۔ کیوں کہ بغیر نگاہیں جمائے اور بدن پر ہاتھ لگائے بغیر ناپ نہیں لیا جا سکتا۔ ممکن ہو تو اسلامی بہن ہی سے کپڑے سلوائے، یہ نہ ہو سکے تو پھر گھر کی خاتون ناپ لے اور کوئی مَحرم جا کر **درزی** کو سلوانے کیلئے دے آئے۔ اسلامی بہن بات بات پر گھر سے باہَر نہ دوڑتی پھرے۔ صِرف شَرعی مصلحت کی صورت میں پردے کی تمام قُیُودات کے ساتھ باہَر نکلے۔

Marfat.com

بھائی اور بھابھی کی انفرادی کوشش

اسلامی بہنو! شرعی پردے پر استقامت پانے اور گھر میں سنّتوں بھرا مَدَنی ماحول بنانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، ایک سمجھدار بھائی نے اپنی بہن پر اِنفرادی کوشش کی جس کے نتیجے میں اس کی اِصلاح کا سامان ہوا۔ یہ ایمان افروز واقعہ پڑھئے اور جھومئے، چُنانچہ بابُ الاسلام (سندھ) کی ایک اسلامی بہن کا بیان کچھ یوں ہے کہ میں مختلف برائیوں اور بے پردگیوں میں مبتلا تھی، نیز میری زبان کے قینچی کی طرح چلنے کی وجہ سے گھر والے وغیرہ مجھ سے بیزار رہتے۔ خوش قسمتی سے میرے بھائی اور بھابھی دونوں دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مہکے مہکے مَدَنی ماحول سے وابستہ تھے۔ وہ مجھ پر اِنفرادی کوشش کرتے مگر میں سُنی اَن سُنی کر دیتی۔ آخر ایک دن اُن کی اِنفرادی کوششیں رنگ لے آئیں اور مجھے ربیعُ النّور شریف کے پُر بہار موسم میں ہونے والے اسلامی بہنوں کے اِجتماعِ میلاد میں شرکت کی سعادت مل گئی۔ وہاں ہونے والے سنّتوں بھرے بیان نے مجھے ہلا کر رکھ دیا، خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ

Marfat.com

کے باعث میری آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہہ نکلے، میں نے خُوب گِڑ گِڑا کر ربِّ **کافی وشافی** عَزَّوَجَلَّ کے حُضور اپنے گناہوں کی مُعافی مانگی۔ اُس **اجتماعِ میلاد** میں مجھے جو رُوحانی سُکُون ملا وہ پہلے کبھی نصیب نہیں ہوا تھا۔ اس کے بعد میں نے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت شروع کردی، جس پر شروع شروع میں میرے بچوں کے ابو نے مخالفت کی مگر خوش قسمتی سے جب انہوں نے خود اسلامی بھائیوں کے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کی، اُنہیں بھی **مَدَنی سوچ** نصیب ہوگئی اور اب وہ راضی خوشی مجھے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی کام کی اجازت دے دیتے ہیں۔ یوں **اَلْحَمْدُ لِلّٰه** عَزَّوَجَلَّ میرے بھائی اور بھابھی کی **اِنفرادی کوشش** کی برکت سے ہمارے گھر میں بھی **مَدَنی ماحول** قائم ہوگیا۔

تمہیں لُطف آ جائیگا زندگی کا
قریب آ کے دیکھو ذرا مَدَنی ماحول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰهُ تعالٰی علٰی محمَّد

گھر والوں کی اِصلاح کیجئے

Marfat.com

اسلامی بہنو! ہم سبھی کو چاہئے کہ اپنے گھر والوں پر اِنفرادی کوشش کرتے رہیں بلکہ عوام کے مقابلے میں گھر والوں پر زیادہ توجہ دیں۔ خُصوصاً والد کو چاہئے کہ خود بھی اعمالِ صالحہ بجا لائے اور اپنے بچّوں اور ان کی امّی کو بھی اصلاح کے مَدَنی پھول فراہم کرتا رہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ پارہ 28 سُورۃُ التَّحرِیم کی آیت 6 میں ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ

ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

اہلِ خانہ کو دوزخ سے کیسے بچائیں

اِس کے تحت خزائنُ العِرفان میں ہے، اللہ اور اُس کے رسُول عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی فرمانبرداری اختیار کر کے، عبادتیں بجالا کر، گناہوں سے باز رہ کر گھر والوں کو نیکی کی ہدایت اور بدی سے مُمانعت کر کے اور اُنہیں علم و اَدَب سکھا کر (اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو جہنّم کی آگ سے بچاؤ)۔

Marfat.com

ہِجڑے سے بھی پردہ

سُوال: کیا اسلامی بہن کا ہجڑے (کُھسرے) سے بھی پردہ ہے؟

جواب: جی ہاں۔ ہجڑا یعنی مُخَنّث بھی مرد ہی کے حکم میں ہے۔ صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ہجڑا مَرد ہے۔ جماعت میں یہ مَردوں ہی کی صَف میں کھڑا ہوگا۔ (فتاوٰی امجدیہ ج ۱ ص ۱۷۰ مُلَخّصاً)

مُخَنّث کسے کہتے ہیں؟

سُوال: مُخَنّث ہجڑا (کُھسرا) کسے کہتے ہیں؟

جواب: مُخَنّث عَرَبی زَبان کا لفظ ہے جس کا معنی ہے وہ مرد جس کی چال ڈھال اور انداز میں عورتوں جیسی نرمی اور لچک ہو (مستفاد از اَلْبَحْرُ الرَّائِق ج ۹ ص ۳۳۴) شارحِ مسلم علامہ نووی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ''مُخَنّث وہ ہوتا ہے جو عادات واطوار، کلام وگفتار (یعنی بولنے) اور حَرَکات وسَکنات میں عورتوں کے مُشابِہ (یعنی مثل) ہو بسا اوقات تو کسی کا یہ انداز فطری طور پر ہوتا ہے اور بعض لوگ از خود یہ انداز اختیار کرتے ہیں۔'' (شرح مسلم للنووی ج ۲ ص ۲۱۸)

Marfat.com

ہجڑا پن سے بچنے کی تاکید

سوال: کیا ہجڑے کو ''ہجڑا پن'' سے بچنا ہوگا؟

جواب: جی ہاں۔ اگر فطری طور پر کسی کی چال ڈھال یا آواز وغیرہ عورتوں جیسی ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ مردانہ انداز اختیار کرنے کے لیے اس کی مشق کرے جس کی آواز اور حرکات وسکنات وغیرہ قدرتی طور پر ہی عورتوں جیسی ہو اُس کا اپنا کوئی قصور نہیں اور بدلنے کی کوشش کے باوجود انداز برقرار رہے تو شرعاً اس کی گرفت نہیں۔

(فیض القدیر ج ٥ ص ٣٤٦، نزهة القاری ج ٥ ص ٥٣٧)

نقلی ہجڑا

سوال: کیا نقلی ہجڑا بننا گناہ ہے؟

جواب: کیوں نہیں! اگر کوئی از خود زنانہ انداز اپناتا یعنی ہجڑا بنتا ہے تو گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہے۔ حضرتِ سیّدُنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے لعنت فرمائی مردوں میں سے مُخَنَّثوں (یعنی عورتوں کی وضع قطع اختیار کرنے والوں) پر اور ان عورتوں پر جو مردوں کی وَضع قطع

Marfat.com

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

اختیار کرتی ہیں اور آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا کہ ان کو اپنے گھروں سے نکال دو۔ الخ'' (بخاری ج۴ ص۷۴۲ حدیث ۶۸۳۴) دیکھا آپ نے! حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے مُخَنَّثوں پر لعنت فرمائی اور ان کو گھروں سے نکال دینے کا حکم فرمایا۔

جو مُخَنَّث نہ ہو اُس کو ہجڑا کہہ کر پکارنا کیسا؟

سوال: جو ہجڑا نہ ہو اسے ہجڑا کہہ کر پکارنا کیسا ہے؟

جواب: اِس میں مسلمان کی دل آزاری، گنہگاری اور عذاب نار کی حقداری ہے۔ بلکہ اسلامی عدالت میں نالِش (کیس) کرنے کی صورت میں 20 کوڑے کی سزا دی جاسکتی ہے۔ چُنانچہ ایک حدیثِ پاک میں سرکارِ نامدار، دو عالم کے مالِک و مختار، شہنشاہِ اَبرار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا یہ بھی ارشاد ہے: اگر کوئی کسی کو کہے: ''او ہجڑے!'' تو اسے بیس کوڑے مارو۔ (سُنَنُ التِّرمِذی ج۳ ص۱۴۱ حدیث۱۴۶۷)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: ''مُخَنَّث وہ ہے جس کے اعضاء میں نرمی، آواز عورتوں کی سی ہو اور عورتوں کی طرح رہتا ہو، کسی کو

Marfat.com

مُخَنَّث (ہجڑا، کھسرا) کہنے میں اس کی اہانت (توہین) ہے جس پر ہتکِ عزّت کا دعویٰ ہو سکتا ہے اور یہ سزا (جو حدیثِ پاک میں بیان ہوئی) جاری ہو سکتی ہے یونہی اگر کسی سے کہا او شرابی! او زندیق! او لُوطی! او سود خور! او دَیُّوث! او خائن! او چوروں کی ماں! ان سب میں یہی سزا ہو سکتی ہے۔" (مُلَخَّص از مرآۃ ج ۵ ص ۳۲۶)

مُخَنَّث کو ہجڑا کہہ کر بلانا

سوال: جو فطری طور پر ہو ہی ہجڑا، اُس کو "ہجڑا" کہہ کر بلایا جائے یا نہیں؟

جواب: بلا اجازتِ شرعی ایسا نہ کیا جائے کیوں کہ وہ شرمندہ ہو گا، دل بھی دُکھ سکتا ہے، جس طرح بلا ضرورت نابینا کو اندھا، پَستہ قد کو ٹھگنا اور دراز قد کو لمبا کہہ کر پکارنے کی شرعاً ممانعت ہے یہاں بھی اِسی طرح بلکہ یہاں دل آزاری کا پہلو بہت زیادہ ہے۔

ہجڑوں کا کردار

سوال: ہجڑے کے کردار کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟

جواب: ہمارے یہاں پائے جانے والے ہجڑوں میں بعض مُخَنَّث ہوتے ہیں اور بعض **تیسری جنس** سے تعلُّق رکھتے ہیں جنہیں خُنثیٰ یا **خُنثیٰ**

Marfat.com

مشکل کہا جاتا ہے۔ ان میں بعض شریف اور خدا ترس ہوتے ہیں جبکہ بعض گداگری کا پیشہ اپناتے، ناچ دکھاتے، بدکاری کرواتے اور ان ناپاک ذرائع سے حرام روزی کماتے، کھاتے اور خود کو جہنّم کا حقدار بناتے ہیں۔ لہٰذا خبردار! ایسے افراد کو ہرگز اپنے گھروں میں داخل نہ ہونے دیا جائے اور نہ ہی انھیں بھیک دے کر گناہوں بھری رَوِش پر ان کی مُعاوَنت (یعنی امداد) کی جائے کہ پیشہ ور گداگر کو خیرات دینا بھی گناہ ہے۔

سوال: بسا اوقات تو ہجڑے جان کو آجاتے ہیں اور کچھ لئے بغیر جانے کا نام نہیں لیتے خُصوصاً شادی بیاہ یا بچے کی پیدائش کے مواقع پر بہت ضِد کرتے ہیں اور انہیں کچھ نہ دیں تو یہ ہتک آمیز رَوِیّہ اپناتے ہیں ایسے موقع پر کیا کیا جائے؟

جواب: حتَّی الامکان ان سے جان چھڑائی جائے اور اگر واقعی ان کے طرزِ عمل سے رُسوائی کا سامنا ہو تو ان کو خاموش کرانے کی نیت سے کچھ دینا دینے والے کے لئے جائز ہوگا کہ حدیثوں سے ثابت کہ اگر کوئی شاعر کسی کی ہجو میں اشعار لکھ کر اس کی عزّت اُچھالتا ہو تو اسے خاموش

Marfat.com

کروانے کے لئے کچھ دینا جائز ہے گو کہ یہ دینا **رشوت** ہے لیکن ایسے موقع پر رشوت دینا جائز ہے۔ مگر لینے والے کے لئے بہر حال حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔

تیسری جنس یعنی خُنثیٰ کے بارے میں اہم معلومات

سوال: مُخَنَّث کا تو سمجھ میں آ گیا کہ یہ جسمانی اعتبار سے مرد ہی ہوتا ہے۔ مگر ابھی آپ نے "تیسری جنس" یعنی **خُنثیٰ** اور **خُنثیٰ مشکل** کا تذکرہ کیا تو یہ بھی بتا دیجئے کہ ان کی تعریف اور علامات کیا ہیں۔

جواب: مرد و عورت کے ساتھ ساتھ ایک **تیسری جنس** بھی ہے کتبِ فقہ میں اس جنس کی تعریف کچھ یوں بیان کی گئی ہے: جس میں مرد و عورت دونوں کی شرمگاہیں ہوں وہ خُنثیٰ کہلاتا ہے۔ (محیطِ برہانی ج ۲۳ ص ٤٠٤) فُقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام نے **خُنثیٰ** کی تعریف میں یہ بھی شامل کیا یعنی وہ بھی خُنثیٰ کہلاتا ہے کہ جو دونوں شرمگاہوں میں سے کوئی سی بھی علامت نہ رکھتا ہو بلکہ صرف آگے کی جانب ایک سوراخ ہو جس سے قضائے حاجت کرتا ہو۔ (تَبْيِيْنُ الْحَقَائِق ج ۷ ص ٤٤٠، اَلْبَحْرُ الرَّائِق ج ۹ ص ۳۳٤) "**بَدَائِعُ الصَّنَائِع**" میں **خُنثیٰ** کے متعلق عبارت کا

Marfat.com

خُلاصہ ہے: اگر بچّے میں مرد و عورت دونوں کی شرمگاہیں ہوں تو اگر وہ مرد والی شرمگاہ سے پیشاب کرتا ہو تو اسے مَرد اور اگر عورت والی سے کرے تو عورت قرار دیا جائے گا اور بقیّہ عُضو کو زائد عُضو قرار دیا جائے گا۔ اگر دونوں جگہوں سے پیشاب آتا ہو تو جس سے پہلے پیشاب کرے وُہی اُس کا اصل مقام ہے مَثَلاً پہلے عورت والے مقام سے پیشاب کرے تو اس کو عورت ٹھہرائیں گے۔ اگر دونوں جگہوں سے بیک وقت پیشاب کرے تو اس کی جنس کی تَعیین (یعنی یہ طے کرنا کہ مرد ہے یا عورت) کافی دشوار ہے اور ایسے فرد کو **خُنثیٰ مُشکِل** کہتے ہیں۔ البتّہ بالغ ہونے کے بعد اگر علامتِ مرد سے کوئی علاماتِ ظاہر ہو مَثَلاً داڑھی نکل آئے تو شریعت کے احکام پر عمل کرنے کے تعلُّق سے اُسے مَرد قرار دیا جائے گا اور اگر عورتوں والی کوئی علامت ظاہر ہو مَثَلاً پستان (چھاتیاں) نکل آئیں تو اسے عورت قرار دیکر اس پر عورتوں والے مسائل لاگو کئے جائیں گے۔ (مُلَخَّص از بدائعُ الصّنائع ج ٦ ص ٤١٨) اور اگر بالغ ہونے کے بعد صرف مرد والی یا صرف عورت والی علامات ظاہر ہونے کے بجائے دونوں طرح کی علامات

Marfat.com

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

ظاہر ہوں مَثَلاً داڑھی بھی نکل آئے اور پستان بھی تو ایسی صورت میں بھی اسے **خُنثیٰ مشکل** قرار دیں گے۔ (فتاوی شامی ج ۱۰ ص ۴۷۸)

ایک ہیجڑے کی مغفِرت کی حکایت

ہیجڑے (مُخَنَّث۔ زَنَخے۔ خُنثیٰ) سے عُمُوماً لوگ نفرت کرتے اور اسے حقیر جانتے ہیں، ایسا نہیں کرنا چاہئے کہ یہ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بندہ ہے اور اُسی نے اِسے پیدا فرمایا ہے اور **ہیجڑے** کو بھی چاہئے کہ گناہوں اور **ناچ گانوں** جیسے حرام اور جہنّم میں لے جانے والے کام سے پرہیز کرے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پر راضی رہتے ہوئے سنّتوں بھری زندگی گزارے۔ آیئے ایک **خوش نصیب ہیجڑے کی حکایت** ملاحظہ فرمایئے، شاید ہر ہیجڑے کو اس پر رشک آئے گا کہ کاش! میرے ساتھ بھی ایسا ہی ہو۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدُ الوہاب بن عبد المجید ثقفی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: میں نے ایک جنازہ دیکھا جسے تین مرد اور ایک خاتون نے اُٹھا رکھا تھا، خاتون کی جگہ میں نے اُٹھالیا، جنازہ کی ادائیگی اور تدفین کے بعد میں نے اُس خاتون سے معلوم کیا: مرحوم سے آپ کا کیا رشتہ تھا؟ بولی: میرا بیٹا تھا۔ پوچھا:

Marfat.com

پڑوسی وغیرہ جنازے میں کیوں نہیں آئے؟ کہا: دراصل میرا فرزند مُخَنَّث (یعنی خُنثٰی۔ ہیجڑا) تھا۔ اِس لئے لوگوں نے اِس کے جنازے میں شرکت کو اَہَمِیَّت نہیں دی۔ سیِّدُنا شیخ عبدالوہاب بن عبدالمجید علیہ رحمۃ الحمید فرماتے ہیں: مجھے اس غمزدہ ماں پر بڑا رَحم آیا، میں نے اُسے کچھ رقم اور غلّہ وغیرہ پیش کیا۔ اُسی رات سفید لباس میں ملبوس ایک آدمی چودھویں کے چاند کی طرح چہرہ چمکاتا ہوا میرے خواب میں آیا اور شکریہ ادا کرنے لگا، میں نے پوچھا: مَن اَنتَ؟ یعنی آپ کون ہیں؟ بولا: میں وُہی مُخَنَّث ہوں جسے آج آپ نے دَفن کیا ہے، لوگوں کے مجھے حقیر سمجھنے کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ پر رَحم فرمایا۔

(الرِّسالۃُ القُشَیرِیّہ ص ۱۷۳ مُلَخَّصاً)

دُلہن کے قدموں کا دھوون چھڑکنا کیسا؟

سوال: دُلہن کے پاؤں دھو کر اس کا پانی گھر کے چاروں کونوں میں چھڑکنا کیسا ہے؟

جواب: مستحب ہے۔ چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربّ العزّت فرماتے ہیں: دُلہن کو بیاہ کر لائیں تو مُستحب ہے کہ اس کے پاؤں دھو کر

Marfat.com

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔

مکان کے چاروں گوشوں میں چھڑکیں اِس سے بَرَکت ہوتی ہے۔

(فتاویٰ رضویہ مُخرَّجہ ج ۲ ص ۵۹۵ مفاتیح الجنان شرح شرعۃ الاسلام ص ۴۴۷)

نظر کے بارے میں سوال جواب

سوال: سُنا ہے عورت پر جو پہلی نظر پڑی وہ مُعاف ہے یہ کہاں تک دُرُست ہے؟

جواب: وہ پہلی نظر مُعاف ہے جو عورت پر بے اختیار پڑ گئی اور فوراً ہٹالی۔ قصداً ڈالی جانے والی پہلی نظر بھی حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ مَردوں کو نگاہوں کی حفاظت کی تاکید کرتے ہوئے پارہ 18 سورۃُ النُّور کی آیت نمبر 30 میں ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ (پ ۱۸ النور ۳۰)

ترجمۂ کنزالایمان: مسلمان مَردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں۔

عورتوں کیلئے ارشادِ قرانی ہے:

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ (پ ۱۸ النور ۳۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں۔

Marfat.com

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

"زینب" کے چار حُرُوف کی نسبت سے نظر کے بارے میں 4 احادیثِ مبارکہ

نظر پھیر لو

﴿1﴾ حضرتِ سیِّدُنا جریر بن عبدُ اللّٰہ رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت فرماتے ہیں: میں نے سرکارِ دوعالم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم سے اچانک نظر پڑ جانے کے مُتعَلِّق دریافت کیا: تو ارشاد فرمایا: اپنی نگاہ پھیر لو۔

(صَحیح مُسلِم ص ۱۱۹۰ حدیث ۲۱۵۹)

جان بوجھ کر نظر مت ڈالو

﴿2﴾ سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الکَرِیْم سے فرمایا: ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ کرو (یعنی اگر اچانک بلا قصد کسی عورت پر نظر پڑی تو فوراً نظر ہٹالے اور دوبارہ نظر نہ کرے) کہ پہلی نظر جائز ہے اور دوسری نظر جائز نہیں۔

(سُنَنُ اَبی داوٗد ج ۲ ص ۳۵۸ حدیث ۲۱۴۹)

Marfat.com

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

نظر کی حفاظت کی فضیلت

﴿3﴾ تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ فرحت نشان ہے: جو مسلمان کسی عورت کی خوبیوں کی طرف پہلی بار نظر کرے (یعنی بلا قصد) پھر اپنی آنکھ نیچی کرلے اللہ عزَّوَجلَّ اُسے ایسی عبادت عطا فرمائے گا، جس کی وہ لذّت پائے گا۔

(مُسنَد اِمام احمد بن حَنبل ج۸ص۲۹۹ حدیث ۲۲۳۴۱)

ابلیس کا زہریلا تیر

﴿4﴾ اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عزَّوَجلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ حلاوت نشان ہے کہ حدیثِ قدسی ہے: نظر ابلیس کے تیروں میں سے ایک زہر میں بُجھا ہوا تیر ہے پس جو شخص میرے خوف سے اسے ترک کردے تو میں اسے ایسا ایمان عطا کروں گا جس کی مٹھاس وہ اپنے دل میں پائے گا۔

(اَلمُعجَمُ الکبیر للطبرانی ج۱۰ص۱۷۳ حدیث ۱۰۳۶۲)

آنکھوں میں آگ بھر دی جائے گی

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نَقل

کرتے ہیں: جوکوئی اپنی آنکھوں کو نظرِ حرام سے پُر کرے گا قیامت کے روز اُس کی آنکھوں میں آگ بھر دی جائے گی۔ (مکاشفۃ القلوب ص ۱۰)

آگ کی سَلائی

حضرت علّامہ ابو الفرج عبدُ الرّحمٰن بن جَوزی علیہ رحمۃ اللہ القوی نَقل کرتے ہیں: عورت کے مَحاسِن (یعنی حُسن و جمال) کو دیکھنا ابلیس کے زہر میں بُجھے ہوئے تیروں میں سے ایک تیر ہے، جس نے نامَحرم سے آنکھ کی حفاظت نہ کی اُس کی آنکھ میں بروزِ قیامت آگ کی سَلائی پھیری جائیگی۔ (بحرُ الدُّموع ص ۱۷۱)

نظر دل میں شہوت کا بیج بوتی ہے

حُجّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: ''جو آدمی اپنی آنکھ کو بند کرنے پر قادِر نہیں ہوتا وہ اپنی شرمگاہ کی حِفاظت بھی نہیں کر سکتا'' ۞ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے ارشاد فرمایا: ''اپنی نظر کی حفاظت کرو یہ دل میں شَہوت کا بیج بوتی ہے، فتنے کیلئے یِہی کافی ہے'' ۞ حضرتِ سیِّدُنا یحیٰی عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے پوچھا

گیا کہ زِنا کی اِبتِدا کیسے ہوتی ہے؟ آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: ''دیکھنے اور خواہش کرنے سے'' ۞ حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''شیطان کہتا ہے **نظر** میرا پُرانا تیر اور کمان ہے جو خطا نہیں ہوتا۔'' (اِحیاءُ العُلوم ج۳ ص ۱۲۵) ۞ میرے آقا **اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ ربِّ الْعِزَّت فرماتے ہیں: ''پہلے **نظر** بہکتی ہے پھر دل بہکتا ہے پھر سِتر بہکتا ہے'' (انوارِ رضا ص ۳۹۱ ملخصاً) ۞ یقیناً **آنکھوں کا قفلِ مدینہ** لگانے ہی میں دونوں جہان کی بھلائی ہے۔

آنکھ اُٹھتی تو میں جھنجھلا کے پلک سی لیتا
دل بگڑتا تو میں گھبرا کے سنبھالا کرتا

عورت کی چادر بھی مت دیکھو

حضرتِ سیِّدُنا عَلاء بن زِیاد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: اپنی **نظر** کو عورت کی چادر پر بھی نہ ڈالو کیونکہ **نظر** دل میں شہوت پیدا کرتی ہے۔

(حلیۃ الاولیاء ج۲ ص ۲۷۷)

بدنگاہی کر بیٹھے تو کیا کرے؟

سُوال: اگر کسی کی آنکھ بہک جائے اور (مرد) عورت سے (یا عورت مرد سے)

Marfat.com

بدنگاہی کر بیٹھے تو کیا کرے۔

جواب: فوراً آنکھوں کو بند کرلے یا نظر وہاں سے ہٹالے اور ممکن ہو تو وہاں سے ہٹ جائے اور اللہ عزّوجلّ کی بارگاہ میں بصد ندامت گڑگڑا کر توبہ کرے اور اگر مرد کے ساتھ ایسا ہوا ہو تو وہ اول آخر دُرُود شریف کے ساتھ یہ دعا بھی پڑھے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ النِّسَاءِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ یعنی اے اللہ عزّوجلّ میں عورت کے فتنے اور عذابِ قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

گناہ مِٹانے کا نسخہ

جب بھی گناہ سرزد ہو جائے تو کوئی نیکی کرلینی چاہیے مثلاً دُرُود شریف، کلمۂ طیبہ وغیرہ پڑھ لے۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا **ابو ذر غِفاری** رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: **مجھے نصیحت کرتے ہوئے سلطانِ دوجہان**، مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جب بھی تجھ سے کوئی بُرا عمل سرزد ہو جائے، پھر تو اس کے بعد کوئی نیک کام کرلے، تو یہ نیکی اس بُرائی کو مٹا دے گی۔ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ (عزّوجلّ وصلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم)!

Marfat.com

کیا لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا نیکیوں میں سے ہے؟ فرمایا: ''یہ تو افضل ترین نیکی ہے۔'' (مُسنَد اِمام احمد ج۸ص۱۱۳ حدیث۲۱۵۴۳)

توبہ کے ارادے سے گناہ کرنا کُفر ہے

یہ حدیثِ پاک پڑھ کر مَعاذَاللّٰہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ بَہُت زبردست نُسخہ ہاتھ آ گیا! اب تو خوب گناہ کرتے رہیں گے اور لَآ اِلٰـہَ اِلَّا للّٰہُ کہہ لیا کریں گے تو مٹ جائیں گے۔ خدا کی قسم! یہ شیطان کا بَہُت بڑا اور بُرا وار ہے۔ اس اِرادے سے گناہ کرنا کہ بعد میں توبہ کرلوں گا یہ اَشَدّ کبیرہ یعنی سخت ترین کبیرہ گناہ ہے۔ بلکہ مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان نورُالعِرفان صَفْحَہ 376 پر سُورۂ یوسُف کی آیت نمبر 9 کے تَحت فرماتے ہیں: ''توبہ کے اِرادے سے گناہ کرنا کُفر ہے۔'' یہاں وہ لوگ بھی عبرت حاصل کریں جو بعد میں مُعافی مانگ لینے کے ارادے سے بِغیر اجازت دوسروں کی چیزیں استِعمال کرڈالتے ہیں۔ توبہ کیلئے ندامت بَہُت ضَروری ہے، ندامت کے بھی کیا خوب انداز ہوتے ہیں چُنانچِہ

ایک آنکھ والا آدمی

حضرتِ سیِّدُنا کعبُ الاَحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا

Marfat.com

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم مرسلین (علیہم السلام) پر دُرُودِ پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے زمانے میں ایک مرتبہ قَحط پڑا، لوگوں نے آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی بارگاہ میں درخواست کی، **یاکلیمَ اللہ!** دعاء فرمایئے تاکہ بارِش ہو۔ آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے ارشاد فرمایا: میرے ساتھ پہاڑ پر چلو۔ سب لوگ ساتھ چل پڑے تو آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اِعلان فرمایا: ''میرے ساتھ کوئی ایسا شخص نہ آئے جس نے کوئی گناہ کیا ہو۔ یہ سن کر سارے لوگ واپَس چلے گئے صِرف **ایک آنکھ والا** ایک آدمی ساتھ چلتا رہا۔'' حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے میری بات نہیں سنی؟ عرض کی: سنی ہے۔ فرمایا: کیا تم بالکل بے گناہ ہو؟ عرض کی: **یاکلیمَ اللہ!** مجھے اپنا اور کوئی جُرم تو یاد نہیں، البتّہ ایک بات کا تذکرہ کرتا ہوں، فرمایا: وہ کیا؟ عرض کی: ایک دن میں نے گزرگاہ پر کسی کی قیام گاہ میں **ایک آنکھ** سے جھانکا تو کوئی کھڑا تھا۔ کسی کے گھر میں اس طرح جھانکنے کا مجھے بہت قَلَق (یعنی صدمہ) ہوا میں خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے لرز اُٹھا، **مجھ پر ندامت غالِب آئی اور جس آنکھ نے جھانکا تھا اُس**

Marfat.com

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

کو نکال کر پھینک دیا! ارشاد فرمایئے! اگر میرا وہ عمل گناہ ہے تو میں بھی چلا جاتا ہوں۔ حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اس کو ساتھ لے لیا۔ پھر پہاڑ پر پہنچ کر آپ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اُس شخص سے ارشاد فرمایا: اللہ سے بارش کی دعا کرو! اُس نے یوں دُعاء مانگی: ''یا قُدُّوس عزوجل! یا قُدُّوس عزوجل! تیرا خزانہ کبھی ختم نہیں ہوتا اور بُخل تیری صِفت نہیں، اپنے فضل و کرم سے ہم پر پانی برسا دے۔'' فوراً بارِش ہوگئی اور دونوں حضرات بھیگتے ہوئے پہاڑ سے واپس تشریف لے آئے۔ (روضُ الرّیاحین ص ۲۹۵)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

معلوم ہوا کہ گناہ پر ندامت بہت اَہَمِّیَّت رکھتی ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: اَلنَّدَمُ تَوبَۃٌ یعنی شرمندگی توبہ ہے۔ (ابن ماجہ ج ٤ ص ٤٩٢ حدیث ٤٢٥٢) آہ! ہم دن میں بیسیوں، سینکڑوں، ہزاروں گناہ کرتے ہیں مگر ندامت تو کُجا ہمیں اِس کا احساس تک نہیں ہوتا۔

Marfat.com

کوئی ہفتہ، کوئی دن یا کوئی گھنٹہ مرا بلکہ کوئی لمحہ گناہوں سے نہیں خالی گیا ہوگا

ندامت سے گناہوں کا ازالہ کچھ تو ہو جاتا

ہمیں رونا بھی تو آتا نہیں ہائے! ندامت سے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے سے کم مرتبہ فرد سے دعاء کروانا انبیاء مرسلین عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المبین کا طریقہ رہا ہے، یقیناً نبی کا دَرَجہ اُمّتی سے بڑا ہوتا ہے، پھر بھی حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیم اللہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اپنے اُمّتی سے دُعا کروائی، افضل الانبیا ہونے کے باوُجُود ہمارے مکی مَدَنی آقا میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے عُمرے کی اجازت دیتے ہوئے حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اے میرے بھائی! ہمیں بھی اپنی دُعا میں شریک کرنا (ابن ماجہ ج۳ ص۴۱۱ حدیث ۲۸۹۴) حضرتِ سیِّدُنا فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینے کی گلیوں میں مَدَنی مُنّوں سے فرماتے: بچّو! دُعا مانگو عمر بخشا جائے" خلیفۂ اعلیٰ حضرت سیِّدی و مرشدی **قطب مدینہ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے یہاں **مدینۂ منوَّرہ** زادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تعظیماً و تکریماً میں روزانہ میلاد شریف کی محفل ہوتی تھی میں نے بیسیوں مرتبہ

Marfat.com

دیکھا کہ اختتام پر کسی نہ کسی کو دعا کروانے کا حکم فرمادیتے، خود دعا نہ کرواتے۔ یہاں مذہبی وضع قطع والے لوگوں اور ذمّے دار مبلغاؤں کیلئے کتنا پیارا درس ہے کہ کبھی کسی محفل میں انہیں دعاء کروانے کی سعادت نہ ملے تو رنجیدہ نہ ہوں نہ ہی سرِ محفل دُعاء کروانا اپنا حق تصوّر کریں۔ کوئی بھی دُعا کروائے، آمین کہہ کر خوش دِلی کے ساتھ شریکِ دُعا ہوں اور دُعا کی برکتیں حاصل کریں، بارگاہِ الٰہی عزوجل میں لچھے دار الفاظ اور طمطراق سے مانگی ہوئی دعاء ہی قبول ہوتی ہے ایسا نہیں وہاں تو ٹوٹے ہوئے دل دیکھے جاتے ہیں۔

یوں تو سب انہیں کا ہے پر دل کی اگر پوچھو
یہ ٹوٹے ہوئے دِل ہی خاص اُن کی کمائی ہے۔

(حدائقِ بخشش شریف)

میں گناہوں کی دلدل سے نکل آئی

اسلامی بہنو! صدقِ دل سے مانگی جانے والی دعائیں اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مہربانی سے قبول ہوتیں، التجائیں سُنی جاتیں اور مُرادیں بَر آتی ہیں چُنانچہ **پنجاب** (پاکستان) کی ایک اسلامی

Marfat.com

بہن کے تحریری بیان کالُبِّ لُباب ہے کہ **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے **مَدَنی ماحول** میں آنے سے پہلے میں **گناہوں کی دلدل** میں بُری طرح پھنسی ہوئی تھی ، دل اگرچہ گناہوں سے بیزار ہو چکا تھا مگر **خَلاصی** کی کوئی راہ دکھائی نہ دیتی تھی ، میں علمِ دین سے بالکل کوری تھی ، اکثر کچھ اس طرح دُعا مانگا کرتی : " **اے میرے پَروَردگار عَزَّوَجَلَّ میں سدھرنا چاہتی ہوں میرے سُدھرنے کے اسباب پیدا فرمادے۔** " آخر دُعائیں رنگ لائیں اور ایک دن یہ خوش خبری سننے کو ملی کہ " دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام اسلامی بہنوں کا **سنّتوں بھرا اِجتماع** 12 اگست 2001ء بروز اتوار فُلاں مقام پر ہوگا۔ " میں تو پہلے ہی پیاسی تھی چُنانچہ شِدّت سے اِجتماع کے دن کا **اِنتظار** کرنے لگی۔ آخر کار وہ دن بھی آگیا اور میں بڑے شوق سے اسلامی بہنوں کے سنّتوں بھرے اِجتماع میں **شریک** ہوئی۔ **تلاوت** اور اس کے بعد **نعت** شریف سن کر میں نے اپنے دل میں سوز و گداز محسوس کیا۔ جب مُبلِّغۂ دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرا **بیان** شروع کیا تو میں ہمہ تن گوش ہوگئی ، جب بیان ختم ہوا تو میرا چہرہ **آنسوؤں** سے تر

تھا۔ پھر اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کا اعلان ہوا تو اس میں شرکت کی پکّی نیّت کرلی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اجتماع میں پابندی سے شرکت کی بدولت مجھے گناہوں کی دلدل سے نکلنا نصیب ہوا۔ آج میں عَلاقائی ذِمّہ دار کی حیثیت سے اسلامی بہنوں میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کے لئے کوشاں ہوں۔

میرے اعمال کا بدلہ تو جہنّم ہی تھا
میں تو جاتا مجھے سرکار نے جانے نہ دیا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمّد

دُعاء کی فضائل

اسلامی بہنو! واقعی یہ دُرُست ہے کہ "نیّت صاف، منزِل آسان" اُن اسلامی بہن کو سدھرنے کی تڑپ تھی اور اس کیلئے دعائیں کرتی تھیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُن کی اِصلاح کے اسباب مُہیّا فرمادیئے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ نفس و شیطان کے شَر سے خَلاصی کیلئے دعائیں مانگنے میں کوتاہی نہ کریں کہ دُعا مؤمن کا ہتھیار ہے، دُعا سے تقدیر بدل جاتی ہے۔ دو فرامینِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ملاحظہ ہوں:

Marfat.com

﴿1﴾ کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جو تمہیں تمہارے دشمن سے نَجات دے اور تمہارا رِزْق وسیع کردے، رات دن اللّٰہ تعالیٰ سے دُعا مانگتے رہو کہ دُعا مومن کا ہتھیار ہے۔ (مُسنَد أبی یَعلی ج۲ ص۲۰۱ حدیث۱۸۰۶) ﴿2﴾ دعا تقدیر کو ٹال دیتی ہے اور بِرّ (یعنی احسان کرنے) سے عمر میں زیادتی ہوتی ہے اور بندہ گناہ کرنے کی وجہ سے رزق سے محروم ہو جاتا ہے۔ (ابن ماجہ ج۴ ص۳۷۹ حدیث ۴۰۲۲)

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 312 صفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' حصہ 16 صفحہ 199 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ دُعا سے بلائیں دفع ہوتی ہیں یہاں تقدیر سے مراد تقدیرِ معلق ہے اور زیادتی عمر کا بھی یہی مطلب ہے کہ اِحسان کرنا درازیٔ عمر کا سبب ہے اور رزق سے ثواب اخروی مراد ہے کہ گناہ اس کی محرومی کا سبب ہے اور ہو سکتا ہے کہ بعض صورتوں میں دُنیوی رِزق سے بھی محروم ہو جائے۔

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

کسی کے گھر میں مت جھانکئے

سوال: کیا جان بوجھ کر کسی کے گھر میں جھانکنا شریعت میں منع ہے؟

جواب: جی ہاں۔ البتہ دروازہ پہلے ہی سے کُھلا ہو اور بے اختیار کسی کی نظر پڑ گئی تو حرج نہیں۔ افسوس! صد کروڑ افسوس! اب اِس اَمر کی طرف اکثر مسلمانوں کی توجُّہ ہی نہیں۔ لوگ گھروں کے دروازوں میں بِلا جِھجک **جھانکتے** ہیں، حتّٰی کہ دروازہ کُھلا نہ ہو تو اُچک اُچک کر **جھانکتے** ہیں، دراڑ میں سے **جھانکتے** ہیں، کھڑکی میں سے **جھانکتے** ہیں، پردہ ہٹا کر **جھانکتے** ہیں اور اس بات کی مُطلَقاً پرواہ نہیں کرتے کہ کسی کے گھر میں جھانکنے کی شریعت میں مُمانعت ہے۔

آنکھ پھوڑ ڈالنے کا اختیار

سوال: اگر دستک دینے کے باوُجود جواب نہ ملے تو کیا اب بھی گھر میں نہیں جھانک سکتے؟

جواب: نہیں جھانک سکتے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو ذر غِفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حُضُور تاجدارِ مدینۂ منوّرہ، سلطانِ مکۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جس نے اجازت ملنے سے

Marfat.com

پہلے ہی پردہ ہٹا کر مکان کے اندر نظر کی اور گھر والوں کے سَتر کو دیکھا اُس نے ایسا کام کیا جو اُس کیلئے حلال نہ تھا جب اُس نے دیکھا اگر کوئی بڑھ کر اُس کی آنکھ پھوڑ دے تو اِس پر میں اُسے (یعنی آنکھ پھوڑنے والے کو) شرم نہ دلاؤں گا۔ اگر کوئی ایسے دروازے کے پاس سے گزرا جس پر نہ کوئی پردہ ہے اور نہ دروازہ بند ہے، لہٰذا اُس نے (بلا قصد) دیکھا تو اُس پر گناہ نہیں بلکہ خطا گھر والوں کی ہے۔

(سُنَنُ التِّرمِذِیّ ج ٤ ص ٣٢٤ حدیث ٢٧١٦)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیث پاک کے الفاظ ''اسے شرم نہ دلاؤں گا'' کے تحت فرماتے ہیں: یعنی آنکھ پھوڑ دینے والے کو نہ تو کوئی سزا دوں گا نہ ملامت کروں گا کیونکہ یہاں قُصور اس جھانکنے والے کا ہے (یاد رہے!) احناف کے نزدیک یہ فرمانِ عالی ڈرانے دھمکانے کے لیے ہے ورنہ اس آنکھ پھوڑنے والے سے آنکھ کا قِصاص ضَرور لیا جائے گا رَبّ تعالٰی نے فرمایا: اَلْعَیْنُ بِالْعَیْنِ ، آنکھ تو آنکھ کے بدلے میں پھوڑی جاسکتی ہے نہ کہ تاک جھانک کے عوض۔ (مراۃ ج ۵ ص ۲۵۷)

Marfat.com

گفتگو میں نگاہ کہاں ہو؟

سُوال: کیا گفتگو کرتے ہوئے نظر نیچی رکھنی ضَروری ہے؟

جواب: اِس کی صورتیں ہیں مَثَلاً مَرد کا مُخاطَب (یعنی جس سے بات کر رہے ہیں وہ) اَمرَد ہو اور اُس کو دیکھنے سے شَہوت آتی ہو (یا اجازتِ شَرعی سے مرد اجنبیہ سے یا عورت اجنبی مَرد سے بات کر رہی ہو) تو نظر اس طرح نیچی رکھ کر گفتگو کرے کہ اُس کے چہرے بلکہ بدن کے کسی عُضو حتّٰی کہ لباس پر بھی نظر نہ پڑے۔ اگر کوئی مانعِ شَرعی (یعنی شَرعی رُکاوٹ) نہ ہو تو مُخاطب کے چہرے کی طرف دیکھ کر بھی گفتگو کرنے میں شَرعاً کوئی حَرج نہیں۔ اگر نگاہوں کی حفاظت کی عادت بنانے کی نیّت سے ہر ایک سے نیچی نظر کئے بات کرنے کا معمول بنائے تو بَہُت ہی اچھی بات ہے کیوں کہ مُشاہَدہ یہی ہے کہ فی زمانہ جس کی نیچی نگاہیں رکھ کر گفتگو کرنے کی عادت نہیں ہوتی اُسے جب اَمرَد یا اَجنَبِیّہ سے بات کرنے کی نوبت آتی ہے اس وَقت نیچی نگاہیں رکھنا اس کیلئے سخت دشوار ہوتا ہے۔

نگاہِ مصطفےٰ کی ادائیں

سُوال: سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نظر فرمانے کے مختلف انداز بتا دیجئے۔

جواب: **حضرت** سیِّدُنا محمد بن عیسٰی تِرمِذی علیہ رحمۃ اللہِ القوی نقل فرماتے ہیں: جب سرکارِ دوعالم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسُولِ مُحتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کسی طرف توجُّہ فرماتے تو پورے مُتَوَجِّہ ہوتے، مبارک نظریں نیچی رہتی تھیں، نظر شریف آسمان کے بجائے زیادہ تر زمین کی طرف ہوتی تھی، اکثر آنکھ مبارک کے کنارے سے دیکھا کرتے تھے۔(1) مذکورہ حدیث پاک میں یہ الفاظ ''پورے مُتَوَجِّہ ہوتے'' اس کا مطلب یہ ہے کہ نظر چراتے نہیں تھے۔ اور یہ بات کہ ''مبارک نظریں نیچی رہتی تھیں'' یعنی جب کسی چیز کی طرف دیکھتے تو اپنی نگاہ پست (یعنی نیچی) فرمالیا کرتے تھے۔ بلا ضرورت اِدھر اُدھر نہ دیکھا کرتے تھے، بس ہمیشہ عالم الغیب جَلَّ جَلالُہٗ کی طرف مُتَوَجِّہ رہتے، اُسی کی یاد میں مشغول اور آخرت کے مُعامَلات میں غور و تفکُّر فرماتے رہتے۔(2) اور یہ الفاظ'' آپ کی نظریں آسمان کی نسبت زمین کی طرف زیادہ رہتی تھیں'' یعنی یہ حد درجہ

مدینہ

(1) الشمائل للترمذی ص۲۳ رقم۷ (2) اَلمَواہِبُ اللَّدُنِّیَّۃ و شَرحُ الزُّرقانی عَلَی المَواہِبِ اللَّدُنِّیَّۃ ج۵ ص۲۷۲

Marfat.com

شرم وحیا کی دلیل ہے، حدیث میں جو یہ آیا ہے کہ: خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم جب گفتگو کرنے بیٹھتے تو اپنی نگاہ شریف آسمان کی طرف زیادہ اُٹھاتے تھے۔(1) یعنی یہ نظر کا اٹھانا انتظارِ وحی میں ہوتا تھا ورنہ نظر مبارک کا زمین کی طرف رکھنا روز مرّہ کے معمولات میں تھا۔(2)

جس طرف اُٹھ گئی دم میں دم آ گیا
اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

جشنِ ولادت کی برکت سے میری زندگی بدل گئی

اسلامی بہنو! ہم مسلمانوں کیلئے سُلطانِ مدینۂ منوّرہ، شَہَنشاہِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے یومِ ولادت سے بڑھ کر کون سا دن "یومِ اِنعام" ہوگا؟ تمام نعمتیں اُنہیں کے طُفَیل تو ہیں اور یہ دن عید سے بھی بہتر کہ اُنہیں کے صدقہ میں عید بھی عید ہوئی۔ اِسی وجہ سے پیر شریف کے دن روزہ رکھنے کا سبب ارشاد فرمایا: فِیْہِ وُلِدتُّ یعنی اِس دن میری وِلادت ہوئی۔ (صَحیح مُسلِم ص

---

(1) ابوداؤد ج٤ ص٣٤٢ حدیث ٨٣٧ (2) اشعہ ج٤ ص٥٢٦، مدارجُ النبوّت ج١ ص٦

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم): جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

(۵۹۱ حدیث ۱۱۶۲) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کی طرف سے دنیا کے بے شمار مُمالِک کے لاتعداد مقامات پر ہر سال **عیدِ میلادُ النّبی** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم شاندار طریقے پر منائی جاتی ہے۔ ربیعُ النّور شریف کی ۱۲ ویں شب کو عظیم الشّان **اِجتماعِ میلاد** کا اِنعقاد ہوتا ہے اور عید کے روز مرحبا یا مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی دُھومیں مچاتے ہوئے بے شمار جلوسِ میلاد نکالے جاتے ہیں جن میں لاکھوں عاشقانِ رسُول شریک ہوتے ہیں۔

عیدِ میلادُ النّبی تو عید کی بھی عید ہے
بالیقیں ہے عیدِ عیداں عیدِ میلادُ النّبی

جشنِ وِلادت کی بھی خوب بہاریں ہے، ایسی ہی ایک بہار سنئے چُنانچہ **ایک** اسلامی بہن کا بیان کچھ یوں ہے کہ عام لڑکیوں کی طرح میں بھی **فلمیں** ڈرامے دیکھنے کی عادی، **گانے** سُننے کی شوقین اور شادی بیاہ میں بن سنور کر **بے پردہ** شریک ہونے کی دلدادہ تھی۔ ''مرنے کے بعد میرا کیا بنے گا'' اس کا مجھے بالکل بھی احساس تک نہ تھا! 2 سال پہلے مجھے بابُ المدینہ کراچی اپنے رشتہ داروں کے ہاں

Marfat.com

جانے کا اِتفاق ہوا۔ ان کے گھر کے بالکل قریب اسلامی بہنوں کا سنّتوں بھرا **اجتماع** ہوتا تھا، ایک اسلامی بہن کی دعوت پر میں بھی اجتماع میں چلی گئی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اُس اجتماع نے میری سوچوں کا رُخ تبدیل کر کے رکھ دیا! پھر میں نے بابُ المدینہ کراچی میں ہی **ربیع النور شریف کی بہاریں** دیکھیں تو دل نیکیوں کی طرف مزید مائل ہوا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں نے **نماز** پڑھنا شروع کر دی۔ **مَدَنی اِنعامات** پر عمل اور شرعی پردہ کرنا نصیب ہوگیا۔ **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی کام کرتے کرتے تادمِ تحریر میں علاقائی سطح پر **مَدَنی اِنعامات** کی ذِمّے دار کی حیثیت سے سنّتوں کی خدمت کرنے کی سعادت پا رہی ہوں۔

آئی نئی حکومت سِکّہ نیا چلے گا
عالَم نے رنگ بدلا صبحِ شبِ ولادت

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جشنِ ولادت دیکھ کر قبولِ اسلام

اسلامی بہنو! اللہ عَزَّوَجَلَّ ہدایت دینے والا ہے، جب وہ کسی کو نوازنا

چاہتا ہے تو خود ہی اسباب بھی مُہیا کر دیتا ہے، جیسا کے ایک ماڈَرن خاتون کے لئے اسباب ہو جانے پر اس نے مَدَنی ماحول میں شُمُولیت کی سعادت پائی۔ سبحٰنَ اللّٰہ! جشنِ ولادت کی بھی کیا خوب برکتیں ہیں۔ اس کے ذَرِیعے تو نہ جانے کتنوں کے بگڑے مقدّر سنور جاتے ہیں۔ ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ جشنِ ولادت میں مسجِد کی سجاوٹ سے مُتأَثِّر ہو کر ایک کافر نے اِسلام قبول کر لیا کہ واہ واہ! مسلمان اپنے **آقا** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی **ولادت** پر کس قدر اِہتمام کے ساتھ خوشیاں مناتے ہیں، مسلمانوں کو اپنے **نبی** سے کس قدر والِہانہ پیار ہے۔

جشنِ ولادت منانے والوں سے آقا خوش ہوتے ہیں

سبحٰنَ اللّٰہ! خود شہنشاہِ رسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم بھی اپنا جشنِ ولادت منانے والوں سے پیار کرتے ہیں چُنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کے فرمان کا خلاصہ ہے: بعض عاشِقانِ رسُول نے خواب میں جشنِ ولادت کے عمل سے محبوبِ ربِّ لَم یَزَل عزَّوَجلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کو

خوش دیکھا اور فرماتے سنا: مَنْ فَرِحَ بِنَا فَرِحْنَا بِہٖ یعنی جو ہماری خوشی کرتا ہے ہم اُس سے خوش ہوتے ہیں۔

(خلاصہ از فتاویٰ رضویہ ج ۱۵ ص ۵۲۲،۵۲۳)

خوشیاں مناؤ بھائیو! سرکار آ گئے سرکار آ گئے شہِ ابرار آ گئے

عیدِ میلادُ النّبی سے ہم کو بے حد پیار ہے اِن شاءَ اللہ دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

عشقِ مجازی کے مُتَعلِّق سُوال جواب

سُوال: جو نہ چاہتے ہوئے بھی بغیر کسی غیر شَرعی حرکت کے اِتّفاقیہ **عشق** مجازی میں مُبتَلا ہو جائے کیا وہ گنہگار ہے؟

جواب: نہیں۔ کیوں کہ اِس میں اس کا اختیار نہیں۔

سُوال: تو اب مریضِ عشق کو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: صَبْر کر کے اَجْر کمانا چاہئے۔

سُوال: واہ! عشقِ مجازی کے ذَرِیعے ثواب بھی کمایا جا سکتا ہے؟

جواب: کیوں نہیں۔ یہ بات یاد رکھئے کہ بے اختیار **عشق** ہو جانے کی صُورت میں بھی ثواب پانے کیلئے شَریعت کی پاسداری ضَروری ہے۔ مَثَلاً اگر مرد کی کسی غیر عورت پر اچانک نظر پڑ گئی اور فوراً نظر ہٹا لینے کے باوُجود

Marfat.com

اگر وہ دِل میں گھر کر گئی اور اس کے بعد نہ قصداً اُس کا تصوُّر جمایا نہ ہی اِرادۃً اُس کو دیکھا، نہ کبھی اُس سے ملاقات کی، نہ ہی فون پر بات کی، نہ اُس کو عشقیہ خط لکھا اور نہ ہی کبھی کوئی تحفہ بھجوایا اَلْغَرَض اُس ہو جانے والے غیر اختیاری **عشقِ مجازی** کو ایسا چھپایا کہ کسی دوسرے پر تو کجا خود اُس لڑکی کو بھی پتا نہ چلنے دیا تو ایسا ''عاشقِ صادِق'' اگر عشق میں گُھل گُھل کر مَر جائے تو **شہید** ہے۔ چُنانچِہ راحتُ العاشِقین، مُرادُ المُشتاقین، شمسُ العارِفین، سِراجُ السّالِکین، خاتَمُ النَّبِیِّین، جنابِ رَحمۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: **جو کسی پر عاشِق ہوا اور اُس نے پاکدامنی اختیار کی اور عشق کو چُھپایا پھر اسی حال میں مر گیا تو وہ شہادت کی موت مرا۔** (تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۱۸۵ رقم ۷۱۶۰) دیکھا آپ نے! **عاشِقِ صادِق** کیلئے یہ شرائط ہیں کہ پاکدامنی اختیار کرے اور اپنے عشق کو چُھپائے رکھے تب وہ عشق میں مرا تو شہید ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت**'' جلد اوّل صَفْحَہ 859 پر صدرُ

الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے شہادت کی 36 اَقسام بیان کی ہیں اُن میں 16 نمبر یہ ہے: (وہ بھی شہید ہے جو) **عشق میں مرا بشرطیکہ پاکدامن ہو اور چُھپایا ہو۔**

عاشق و معشوق شادی کر سکتے ہیں یا نہیں؟

سوال: تو کیا عاشق و معشوق کو آپس میں شادی کی شرعاً مُمانَعت ہے؟

جواب: اگر کوئی مانِعِ شرعی نہ ہو تو شادی کر سکتے ہیں۔ یاد رکھئے! شادی سے قبل ملاقات، خط و کتابت، فون پر گفتگو اور تحائف کا لین دین وغیرہ **حرام** اور جہنّم میں لے جانے والے کام ہیں۔ **بعض** عاشق و معشوق والدین سے چھپ کر ''کورٹ میرج'' کرتے ہیں اس طرح کرنے میں لازمی طور پر والِدَین کی دل آزاری اور خاص طور پر لڑکی کے والدین کی ذِلّت و رسوائی ہوتی ہے اور **لڑکا اگر لڑکی کا کفو نہ ہو تو لڑکی کا والد یا ولی کی اجازت کے بغیر کیا جانے والا نکاح اصلاً ہوتا ہی نہیں۔** (کفو کے بارے میں مزید سوال جواب چند صفحات کے بعد آرہے ہیں) اپنے مجازی عشق کے لئے مَعاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرت سیِّدُنا

Marfat.com

یوسف علٰی نَبِیِّنا وَعلیہِ الصّلٰوۃ والسّلام اور **زُلیخا** کے قصّے کو دلیل بنانا سخت جہالت وحرام ہے۔ یاد رہے! **عشق** صِرف **زُلیخا** ہی کی طرف سے تھا، حضرتِ سیِّدُنا **یوسف** علٰی نَبِیِّنا وَعلیہِ الصّلٰوۃ والسّلام کا دامن اس سے پاک تھا ہر نبی معصوم ہے۔

غیر شرعی عشقِ مجازی کی تباہ کاریاں

سوال: آج کل **عشقِ مجازی** میں شَریعت کی کافی خلاف ورزی کی جاتی ہے۔ اس کی وجہ؟

جواب: اِس کی سب سے بڑی وجہ آج کل کے اکثر مسلمانوں میں اسلامی معلومات کی کمی اور سنّتوں بھرے مَدَنی ماحول سے دُوری ہے۔ اِسی سبب سے ہر طرف گناہوں کا سیلاب اُمنڈ آیا ہے! T.V.، V.C.R. اور انٹر نیٹ وغیرہ میں عِشقیہ فلموں اور فسقیہ ڈِراموں کو دیکھ کر یا عشق بازِیوں کی مُبالغہ آمیز اخباری خبروں نیز ناوِلوں، بازاری ماہناموں ڈائجسٹوں میں فرضی عشقیہ افسانوں کو پڑھ کر یا کالجوں اور یونیورسٹیوں کی مخلوط کلاسوں میں بیٹھ کر یا نامُحرم رشتے داروں کے ساتھ خَلَط مَلَط ہو کر آپسی بے تکلُّفی کے دلدَل کے اندر اُتر

Marfat.com

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

کر اکثر کسی نہ کسی کو کسی سے عشق ہو جاتا ہے۔ پہلے یکطرفہ ہوتا ہے پھر جب فریقِ اوّل فریقِ ثانی کو مُطّلع کرتا ہے تو بعض اوقات دو طرفہ ہو جاتا ہے۔ اور پھر عُموماً گناہ وعصیان کا طوفان کھڑا ہو جاتا ہے۔ فون پر جی بھر کر بے شرمانہ بات بلکہ بے حجابانہ مُلاقات کے سلسلے ہوتے ہیں، مکتوبات وسَوغات کے تبادلے ہوتے ہیں، شادی کے خُفیہ قَول و قرار ہو جاتے ہیں، اگر گھر والے دیوار بنیں تو بسا اوقات دونوں فرار ہو جاتے ہیں، بعدہٗ اخبار میں ان کے اشتہار چھپتے ہیں، خاندان کی آبرو کا سرِ بازار نیلام ہوتا ہے، کبھی ''کورٹ میرج'' کی ترکیب بنتی ہے تو مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ کبھی یوں ہی بغیر نکاح کے .... نیز ایسا بھی ہوتا رہتا ہے کہ بھاگتے نہیں بنتی تو خودکشی کی راہ لی جاتی ہے جس کی خبریں آئے دن اخبارات میں چھپتی رہتی ہیں۔ آپ کی عبرت کیلئے بروز پیر شریف ۹ جمادِی الْاُولٰی ۱٤۲۷ھ (5.6.2006) کو اخبار جنگ کی طرف سے ''انٹرنیٹ'' پر لگنے والی ایک خبر مرنے والیوں کے نام نکال کر معمولی تصرُّف کے ساتھ پیش کرتا ہوں:

Marfat.com

تین جوان بہنوں کی اجتماعی خودکشی

پاکستان کے صوبہ پنجاب کے ایک شہر میں **تین نوجوان بہنوں نے زہریلی گولیاں کھا کر اجتماعی خودکشی کر لی**۔ 17 سالہ بہن فرسٹ ایئر، 19 سالہ بہن تھرڈ ایئر اور 26 سالہ بہن ایم اے کی طالبہ تھی۔ رات گئے ان کا اپنی والدہ کے ساتھ **پسند کی شادی** اور معاشی مسائل پر جھگڑا ہوا تھا اور وُرَثاء کے مطابق تینوں بہنوں کے مابین تَلخ کلامی ہوتی رہتی تھی۔ **والدہ ان کے رشتے اپنی پسند کے مطابق کرنا چاہتی تھی**۔ گزشتہ شب بھی معاشی مسائل اور ان کے **رشتوں** کی وجہ سے ان کی اپنی والدہ کے ساتھ تَلخی ہوئی۔ رات کو تینوں نے ایک کمرے میں بند ہو کر زہریلی گولیاں کھالیں۔ انہیں طِبّی امداد کیلئے اُسپتال پہنچایا گیا۔ جہاں وہ تقریباً نِصف گھنٹہ موت وحیات کی کشمکش میں مُبتَلا رہنے کے بعد دم توڑ گئیں۔ تینوں بیوہ ماں کے ساتھ رہائش پذیر تھیں۔ ان کی نعشوں کا پوسٹ مارٹم 8 گھنٹے بعد ہوا۔ تینوں بہنوں کو ہزاروں افراد کی موجودَگی میں آہوں سسکیوں میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔ اخبار میں دیئے ہوئے ناموں سے اندازہ ہوا کہ یہ مسلمان تھیں

Marfat.com

اس لئے دُعاء ہے، یا اللہ عزوجل ہماری، ان تینوں مرحومہ بہنوں کی اور مَدَنی آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی تمام اُمّت کی مغفِرت فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

ناکامانِ عشق کی خود کُشیاں

''روزنامہ نوائے وقت'' (کراچی 4 اگست 2004ء) کی دو مزید خبریں مُلاحَظہ فرمایئے: ﴿1﴾ پسند کی شادی نہ ہونے پر ایک نوجوان نے زہر پی لیا ﴿2﴾ مَحَبَّت میں ناکامی پر دادُو (سندھ) کے نوجوان نے خودکُشی کرلی۔ اِس طرح کی اَموات بھی بڑی حسرت ناک ہوتی ہے۔

عشقِ مَجازی سے بچنے کا طریقہ

سوال: عشقِ مجازی کے اسباب اوراس سے بچنے کا طریقہ بیان کردیجئے۔

جواب: عُریانی وفَحاشی، مخلوط تعلیم، بے پردگی، فلم بینی، ناولوں اوراخبارات کے عِشقیہ وفِسقیہ مضامین کا مُطالَعہ وغیرہ **عشقِ مجازی** کے اسباب ہیں۔ لاشُعوری کی عمر میں ایک ساتھ کھیلنے والے بچّے اور بچّیاں بھی بچپن کی دوستی کی وجہ سے اِس میں مبتلا ہوسکتے ہیں۔ والِدَین اگر شُروع ہی سے اپنے بچّوں کو غیروں بلکہ قریب ترین عزیزوں بلکہ سگے

Marfat.com

بھائی بہنوں تک کی بچّیوں کے ساتھ اور اِسی طرح اپنی مُنّیوں کو دوسروں کے مُنّوں کے ساتھ کھیلنے سے باز رکھنے میں کامیاب ہو جائیں اور بیان کردہ دیگر اسباب سے بچانے کی بھی سَعی کریں تو **عشقِ مجازی** سے کافی حد تک چھٹکارا مل سکتا ہے۔ بچّوں کو بچپن ہی سے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے **حبیب** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کی مَحَبَّت کا درس دینا چاہئے۔ اگر کسی کے دِل میں حقیقی معنوں میں مَحَبَّتِ رسُول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم جاگزیں ہوگئی تو اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ **عشقِ مجازی** سے محفوظ ہو جائے گا۔

مَحَبَّت غیر کی دل سے نکالو یارسولَ اللہ
مجھے اپنا ہی دیوانہ بنا لو یا رسولَ اللہ

شادی کتنی عمر میں ہونی چاہئے؟

سوال: نکاح کتنی عمر میں کرنا چاہئے؟

جواب: والِدَین کو چاہئے کہ جوں ہی اولاد بالغ ہو اِن کا نکاح کر دیں۔ اس ضِمن میں دو فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم مُلاحَظہ فرمائیے:

﴿۱﴾ جس کے گھر لڑکا پیدا ہو وہ اُس کا اچھا نام رکھے، نیک ادب

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم رسلین (علیہم السلام) پر دُرُود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

سکھائے اور جب بالغ ہو پھر اس کا نکاح کر دے۔ اگر اس کا نکاح بُلُوغت کے وَقت (یعنی بالغ ہو جانے کے باوُجود) نہ کیا اور وہ کسی گناہ کا مرتکِب ہوا تو اس کا گناہ باپ پر ہوگا۔

(شُعَبُ الْاِیْمان لِلْبَیْہَقِی ج۶ ص۴۰۱ حدیث ۸۶۶۶)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیثِ پاک کے الفاظ ''اس کا گناہ باپ پر ہوگا'' کے تحت فرماتے ہیں: یہ اس صورت میں ہے کہ بچّہ غریب ہو خود نکاح کرنے پر قادِر نہ ہو اور اگر باپ امیر ہو اور اولاد کا نکاح کر سکتا ہے مگر لاپرواہی یا امیر (گھرانے کی لڑکی) کی تلاش میں نکاح نہ کرے، تب بچّے کے گناہ کا وبال اُس لاپرواہ باپ پر ہوگا۔ (مراٰۃ ج۵ ص۳۰) ﴿۲﴾ ''توراۃ'' میں لکھا ہوا ہے جس کی لڑکی بارہ سال کی ہو گئی اور وہ اس کا نکاح نہ کرے اگر وہ لڑکی کسی گناہ کو پہنچی تو اس کا گناہ باپ پر ہوگا۔ (شُعَبُ الْاِیْمان ج۶ ص۴۰۲ حدیث۸۶۶۹) مراٰۃ المناجیح جلد 5 صَفْحَہ 31 پر اس حدیث پاک کے الفاظ ''جس کی لڑکی بارہ سال کی ہو گئی اور وہ اس کا نکاح نہ کرے'' کے تحت فرماتے ہیں: یعنی کُفو ملتا ہو اور یہ شخص

نکاح کر دینے پر قادِر ہو پھر بھی محض دولتمند کی تلاش میں لاپرواہی سے نکاح نہ کرے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رب تعالیٰ توفیق دے تو لڑکی کا نکاح بارہ سال کی عمر سے پہلے ہی کر دے اب تو پچیس تیس سال تک کی لڑکیاں گھروں میں بیٹھی رہتی ہیں، نہ بی اے (پاس کیا ہوا) لاکھ پتی ملتا ہے نہ نکاح ہوتا ہے۔ رب تعالیٰ مسلمانوں کی آنکھیں کھولے۔ اور ''اس کا گناہ باپ پر ہوگا۔'' کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اس کا گناہ باپ پر بھی ہے کیونکہ وہ اس کا سبب بنا۔ (مراۃ ج۵ص۳۱) **افسوس!** آج کل دُنیوی رَسم ورواج کی وجہ سے شادیوں میں غیر معمولی تاخیر کی جاتی ہے جس کی وجہ سے **عشقِ مجازی** بھی پروان چڑھتا اور بے شُمار گناہوں کا سلسلہ چلتا ہے۔ کاش! کوئی ایسا مَدَنی رَواج قائم ہو جائے کہ بچّہ اور بچّی جُوں ہی بُلُوغت کی دِہلیز پر قدم رکھیں ان کے نِکاح ہو جایا کریں کہ **اِنْ شَاءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس طرح ہمارا مُعاشرہ بے شمار بُرائیوں سے بچ جائیگا۔

جن اگر عورت پر عاشق ہو جائے تو.......؟

سوال: جن اگر کسی عورت پر عاشق ہو جائے اور رقم وغیرہ دے تو کیا کرے؟

Marfat.com

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔

جواب: امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ایک ایسی عورت کے مُتعلِّق پوچھا گیا جسے جِنّ روپے وغیرہ دے جاتا تھا تو ارشاد فرمایا: ''وہ جِنّ جو کچھ اس عورت کو دیتا ہے اس کا لینا حرام ہے کہ وہ زِنا کی **رشوت** ہے۔'' (فتاوٰی رضویہ ج ۲۳ ص ۵۶۶)

جِنّ اگر عورت کو زبردستی تُحفہ دے تو......؟

سُوال: اگر وہ جِنّ عورت کو زبردستی رقم دے تو کیا کرے؟

جواب: اگر وہ لینے پر مجبور کرے (تو) لے کر فُقَراء پر تصدُّق (یعنی خیرات) کر دیا جائے اپنے صَرف (یعنی استعمال) میں لانا حرام ہے۔ (ایضاً ص ۵۶۷)

عاشق و معشوق کے تحفے کا حُکمِ شَرعی

سُوال: عاشِق ومَعشوق آپس میں ایک دوسرے کو تحائف دیتے ہیں ان کا کیا حُکم ہے؟

جواب: (یہ رشوت ہے اور)، گناہِ کبیرہ، قطعی حرام اور جہنَّم میں لیجانے والا کام ہے۔ **اَلْبَحْرُ الرَّائِق** میں ہے: ''عاشِق ومَعشوق آپس میں ایک دوسرے کو جو تحائف دیتے ہیں وہ **رشوت** ہے، ان کا واپس کرنا واجِب ہے اور وہ مِلکیّت میں داخل نہیں ہوتے۔'' (اَلْبَحْرُ الرّائِق ج ۶ ص ۴۴۱)

Marfat.com

ناجائز تُحفے لوٹانے کا طریقہ

سوال : اس طرح کے تحائف جس سے لئے تھے وہ فوت ہو گیا ہو تو کیا کرے؟ کیا توبہ کر لینے سے رکھنا جائز ہو جائیگا؟

جواب : رشوت کے مال کا حکم بیان کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: ''جو مال رشوت یا تَغَنّی (یعنی گانے یا اشعار پڑھ کر) یا چوری سے حاصل کیا اس پر **فرض** ہے کہ جس جس سے لیا اُن پر واپس کر دے، وہ نہ رہے ہوں ان کے وُرَثا کو دے، پتا نہ چلے تو فقیروں پر تصدُّق (خیرات) کرے، **خرید و فروخت کسی کام میں اس مال کا لگانا حرام قطعی ہے،** بغیر صورتِ مذکورہ کے کوئی طریقہ اس کے وبال سے سَبکدوشی کا نہیں۔ یہی حکم سود وغیرہ عُقُودِ فاسِدہ کا ہے فرق صرف اِتنا ہے کہ یہاں (یعنی مَثَلاً سود) جس سے لیا بالخصوص انھیں واپس کرنا فرض نہیں بلکہ اِسے اختیار ہے کہ اسے واپس دے خواہ ابتداءً تصدُّق (یعنی خیرات) کر دے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۵۵۱) اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مزید ایک مقام پر ارشاد فرماتے ہیں:

Marfat.com

اگر (ناچنے گانے والی کو رقم دینے کا) اصل مقصود آشنائی (محبّت) بڑھانا اور اپنی طرف لُبھانا (مائل کرنا) ہے تو بیشک **رشوت** قرار پائے گا اور اسی حکمِ مغضوب میں داخل ہو جائے گا۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۳ ص ۵۰۹)

اَمرَد کو تحفہ دینا کیسا؟

سوال: مرد کا شہوت کی وجہ سے **اَمرَد** سے دوستی رکھنا اور اُس کو مزید ہلانے کیلئے تحفہ و دعوت کا سلسلہ رکھنا کیسا ہے؟

جواب: ایسی دوستی ناجائز و حرام ہے بلکہ فُقَہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلام فرماتے ہیں: **"اَمرَد کی طرف شہوت سے دیکھنا بھی حرام ہے۔"** (تفسیراتِ احمدیہ ص ۵۵۹) اور شہوت کی وجہ سے **اَمرَد** کو تحفہ دینا یا اُس کی دعوت کرنا بھی حرام اور جہنّم میں لیجانے والا کام ہے۔

عورت نامَحرم کو تُحفہ دے سکتی ہے یا نہیں؟

سوال: اسلامی بہن اپنے نامَحرم رِشتے دار مَثَلاً بہنوئی، خالو، پھوپھا وغیرہ کو نیّتِ صالحہ کے ساتھ کسی مَحرم کے ذَرِیعے تُحفہ بھجوا سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں بھجوا سکتی۔ تحفے کی تاثیر عجیب ہوتی ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ "تحفہ حکیم (یعنی عقلمند و دانا) کو اندھا کر دیتا ہے۔" (اَلفِردَوس بمأثور

Marfat.com

الخطاب ج٤ ص٣٣٥ حدیث٦٩٦٩) ایک اور حدیثِ مبارک میں ہے:
''تحفہ دو مَحَبَّت بڑھے گی۔'' (اَلسُّنَنُ الکُبریٰ لِلبَیہَقِی ج ٦ ص ٢٨٠ حدیث١١٩٤٦) بَہَر حال عورت کو اپنے نامحرم رشتے دار کے دِل میں مَحَبَّت کی جڑیں اُستوار کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

سُوال: بعض عشق مزاج لوگ بے باکی کے ساتھ حضرتِ سیِّدُنا **یوسُف** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور **زُلیخا** کا حوالہ دیتے ہیں ان کو کیا جواب دیا جائے؟

جواب: یقیناً وہ عاشقانِ نادان سخت خطا پر ہیں۔ اپنے نَفس کی شرارتوں کے مُعامَلے میں شیطان کی باتوں میں آکر بے سوچے سمجھے کسی بھی نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے بارے میں زبان کھولنا ایمان کیلئے اِنتہائی خطرناک ہوتا ہے۔ **یاد رکھئے! نبی** عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام **کی ادنیٰ گستاخی بھی کُفر ہے۔** حضرتِ سیِّدُنا **یوسُف** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی تھے اور ہر نبی معصوم۔ نبی سے ہرگز کوئی مذموم حرکت صادِر نہیں ہوسکتی۔ چُنانچہ اللہ تبارَکَ وَ تَعالٰی پارہ 12 سورۃ یوسُف کی آیتِ نمبر 24 میں اِرشاد فرماتا ہے:

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ

(پ ۱۲ یوسف ۲۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بیشک عورت نے اس کا ارادہ کیا اور وہ بھی عورت کا ارادہ کرتا اگر اپنے ربّ کی دلیل نہ دیکھ لیتا۔

صدرُ الافاضل حضرتِ علّامہ مولٰینا سیِّد محمد نعیم الدین مُراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اِنبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے نُفوسِ طاہِرہ کو اَخلاقِ ذَمیمہ و اَفعالِ رَذِیلہ (یعنی مذموم اَخلاق اور ذلیل کاموں) سے پاک پیدا کیا ہے اور اَخلاقِ شریفہ طاہرہ مقدّسہ پر اُن کی خِلقت فرمائی ہے اسلئے وہ ہر نا کردنی (یعنی ہر بُرے) فعل سے باز رہتے ہیں۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ جس وقت زُلیخا آپ علیہ السلام کے درپے ہوئی اُس وقت آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اپنے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا یعقوب عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو دیکھا کہ انگشتِ مبارک دندانِ اقدس کے نیچے دبا کر اِجتناب (یعنی باز رہنے) کا اِشارہ فرماتے ہیں۔ (خزائنُ العرفان ص ۳۸۰)

حقیقت یہی ہے کہ عشق صرف زُلیخا کی طرف سے تھا حضرتِ سیِّدُنا

Marfat.com

یوسُف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا دامن اس سے قَطعاً یقیناً پاک تھا۔ پارہ 12 سورۂ یُوسف آیت نمبر 30 میں شُرَفائے مصر کی بعض عورتوں کا قول اِس طرح نقل کیا گیا ہے:

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِی الْمَدِیْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِیْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝

(پ۱۲ یوسف ۳۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اور شہر میں کچھ عورتیں بولیں کہ عزیز کی بی بی ۱ اپنے نوجوان ۲ کا دل لبھاتی ہے، بیشک ان ۳ کی مَحبّت اس ۴ کے دل میں پَیر گئی ۵ ہے، ہم تو اسے ۶ صریح خود رفتہ ۷ پاتے ہیں۔

حُجّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: "زُلیخا کو رغبت تھی مگر حضرتِ سیِّدُنا یوسُف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام طاقت وقدرت رکھنے کے باوُجود اِس (یعنی زُلیخا کی طرف رغبت) سے باز رہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرانِ کریم میں

---

۱ یعنی زُلیخا ۲ یعنی حضرت یوسف ۳ یعنی حضرت یوسف ۴ یعنی زُلیخا ۵ یعنی سما گئی ۶ یعنی زُلیخا کو ۷ یعنی عشق میں بے قرار

Marfat.com

آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے باز رہنے کے عمل کو خوب سَراہا۔" (اِحْیاءُ العُلُوم ج۳ ص ۱۲۹)

زُلَیخا کی داستان

سُوال: "زُلیخا کی داستان" بھی سنا دیجئے تا کہ حضرتِ سیِّدُنا **یوسُف** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے بارے میں پھیلائی جانے والی غَلَط فہمیوں کا بھی اِزالہ کیا جاسکے۔

جواب: زُلیخا کا قصہ بڑا عجیب ہے، حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام **محمد** بن **محمد** غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کی تفسیر "سورۂ یوسُف" میں بیان کردہ انتہائی طویل قصّے کو سمیٹ کر عرض کرنے کی سَعی کرتا ہوں: **زُلیخا** ایک مغربی بادشاہ **طیموس** کی انتہائی خوبصورت شہزادی تھی۔ نو برس کی عمر میں اِس نے جب **خواب** میں پہلی بار حضرتِ سیِّدُنا **یوسُف** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا دیدار کیا تو اسی وَقت آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی دیوانی ہو گئی۔ **حُسنِ یوسُف** علیہ السلام کی بھی کیا بات ہے؟ **جب آپ** علیہ السلام **کو بازارِ مصر میں لایا گیا تو اللہ** عَزَّوَجَلَّ **نے حقیقی حُسنِ**

یوسُف سے پردہ اٹھا دیا، لوگ دیدار کیلئے بے قرار ہو کر دوڑ پڑے اِس اِزْدِحام (اور دھکم پیل) میں 25 ہزار مرد و عورت ہلاک ہو گئے۔ حُسنِ یوسُف کی تاب نہ لا کر (مزید) پانچ ہزار مرد اور 360 کنواری عورتوں نے دم توڑ دیا۔ زُلیخا جو کہ بُت پَرست تھی اُس نے حضرتِ سیِّدُنا یوسُف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو پانے کیلئے بَہت جَتَن کئے حتّٰی کہ مُرورِ زمانہ کے سبب بوڑھی، اندھی اور کنگلی ہو گئی۔ جب حضرتِ سیِّدُنا **یعقوب** عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام مِصر تشریف لائے تو حضرتِ سیِّدُنا **یوسُف** عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اپنے لشکروں سَمیت استقبال کیلئے نکلے۔ **زُلیخا** بھی ایک عورت کا ہاتھ پکڑے راہ میں کھڑی تھی اور اُس سے کہہ رکھا تھا جوں ہی حضرتِ سیِّدُنا **یوسُف** عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام گزریں مجھے خبر کر دینا۔ اُس نے جب خبر دی تو **زُلیخا** نے حضرتِ سیِّدُنا **یوسُف** عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو پکارا۔ مگر آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی توجُّہ شریف نہ گئی۔ اُسی وقت حضرت سیِّدُنا **جبریلِ امین** علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے اور سیِّدُنا یوسُف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی سُواری کے خچر کی لگام

Marfat.com

تھام کر کہا: اُتر یئے اور اِس عورت کو جواب دیجئے۔ آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اتر کر اُس سے اِستِفسار فرمایا: تُو کون ہے؟ **زُلیخا** نے اپنے سر پر خاک ڈالی اور کہنے لگی: میں وہی **زُلیخا** ہوں جس نے اپنے تن مَن سے تیری خدمت کی آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے بحکمِ ربُّ العِزّت **زُلیخا** سے اُس کی حاجت دریافت کی، اُس نے نِکاح کا مطالَبہ کیا۔ فرمایا: میں تجھ کافِرہ سے کیسے نکاح کرسکتا ہوں! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی شان دیکھئے! حضرتِ سیِّدُنا **جبرئیل امین** علیہ الصلوۃ والسلام نے **زُلیخا کو چُھوا تو گیا ہوا شباب** (یعنی جوانی) **اور بے مثال حُسن و جمال لوٹ آیا، بُت پرستی سے توبہ کر کے وہ مومِنہ ہو گئیں۔** حضرتِ سیِّدُنا **یعقوب** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے حضرتِ سیِّدُنا **یوسُف** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے **اُن کا نِکاح** پڑھادیا۔ کہتے ہیں، حضرتِ سیِّدَتُنا زُلیخا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا ایمان لانے کے بعد جب حضرتِ سیِّدُنا یوسُف عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی زَوجیّت میں داخل ہوئیں تو ان کا **جِنسی مَیلان** دب گیا اور وہ عبادت و ریاضت میں اس قدر مشغول ہوئیں کہ بہت بڑی **عابِدہ اور زاہِدہ**

Marfat.com

بن گئیں۔ایک روایت کے مطابق وہ آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی خدمتِ سراپا عظمت میں 73 برس رہیں اوران کے بطن سے گیارہ لڑکے پیدا ہوئے۔(تفسیر سورۂ یوسف مترجم ص ۹۳،۹۶، ۱۸۴، ۲۳۷۔۲۳۹ مُلخصاً) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

عاشقانِ نادان کا رَدّ ہوگیا!

اِس حکایت سے اَظْھَرُ مِنَ الشَّمْسِ وَ اَبْیَنُ مِنَ الْاَمْس یعنی سورج سے زیادہ روشن اور روزِ گزشتہ سے زیادہ قابلِ یقین ہوگیا کہ آج کل کے جو **عاشقانِ نادان** اپنے گناہوں بھرے سڑے ہوئے عشق کو دُرُست ثابت کرنے کیلئے معاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ حضرتِ سیِّدُنا **یوسُف** عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور **زُلیخا** کے واقِعے کو آڑ بناتے ہیں وہ بَہُت بڑی بھول کررہے ہیں۔ سورۂ یوسُف میں صِرف **زُلیخا** کی طرف سے عشق کا تذکرہ ہے مگر کہیں بھی کوئی اِشارہ تک نہیں ملتا کہ معاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ حضرتِ سیِّدُنا **یوسُف** عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام بھی اُس

Marfat.com

کے عشق میں شریک تھے۔ لہٰذا جو لوگ حضرتِ سیِّدُنا یوسُف عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلام کو بھی عشق میں شریک ٹھہراتے ہیں وہ اِس سے توبہ کریں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی علیہ السلام کی شان بہت عظیم ہوتی ہے اور وہ گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں۔''

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنی مَحَبَّت اور اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی سچّی پکی الفت نصیب فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ دنیا کی چاہت ہمارے دل سے نکالدے۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ جو مسلمان گناہوں بھرے ''عشقِ مجازی'' کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں انہیں رِہائی دیکر اپنے مَدَنی محبوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی زُلفوں کا اَسیر بنا دے۔ **اٰمین بِجاهِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

مَحَبَّت غیر کی دل سے نکالو یارسولَ اللہ

مجھے اپنا ہی دیوانہ بنا لو یارسولَ اللہ

سُوال: اگر صِنفِ مُخالِف (مَثَلاً لڑکے پر کوئی لڑکی) عاشِقہ ہو کر پیچھے پڑ جائے تو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: ہرگز ہرگز اُس کی طرف مُتَوَجِّہ نہیں ہونا چاہئے کہ اگر شیطان کو اُنگلی

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم): جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

دی تو وہ ہاتھ پکڑ لیگا اور پھر گناہوں سے بچنا دشوار ہی نہیں شاید ناممکن ہو جائے گا۔ فوراً کہیں مناسب جگہ اپنی شادی کی ترکیب بنالی جائے کہ اس طرح بھی اکثر **عشقِ مجازی** سے جان چھوٹ جاتی ہے۔

بُرقَع پوش اَعرابیّہ

نظر کی حفاظت کرنے والے ایک خوش نصیب خوبصورت نوجوان کی **ایمان افروز حکایت** مُلاحظہ فرمایئے چُنانچہ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نَقْل کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا **سُلیمان بن یَسار** علیہ رحمۃ اللہ الغفار انتہائی مُتّقی وپرہیزگار، بے حد خوبرو اور حسین نوجوان تھے۔ سفرِ حج کے دَوران **مقامِ ابواء** پر ایک بار اپنے خیمے میں تنہا تشریف فرما تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا رفیقِ سفر کھانے کا انتظام کرنے کیلئے گیا ہوا تھا۔ ناگاہ ایک **بُرقَع پوش اَعرابِیّہ** (یعنی دیہاتی عورت) آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خیمے میں داخل ہوئی اور اُس نے چہرے سے نِقاب اُٹھا دیا! اُس کا حُسن بَہُت زیادہ فِتنہ برپا کر رہا تھا، کہنے لگی: مجھے کچھ دیجئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سمجھے شاید روٹی مانگ رہی ہے۔ کہنے لگی: میں وہ چاہتی ہوں جو بیوی اپنے شوہر سے چاہتی ہے۔

Marfat.com

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے **خوفِ خدا** عزوجل سے لرزتے ہوئے فرمایا: ”تجھے میرے پاس شیطان نے بھیجا ہے۔“ اتنا کہنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنا سر مبارک گھٹنوں میں رکھا اور بَآوازِ بُلند رونے لگے۔ یہ منظر دیکھ کر **بُرقع پوش اَعرابیہ** گھبرا کر تیز تیز قدم اُٹھائے خَیمے سے باہَر نکل گئی۔ جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا رفیق آیا اور دیکھا کہ رو رو کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آنکھیں سُجا دی ہیں اور گلا بٹھا دیا ہے، تو اُس نے سببِ گِریہ دریافت کیا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اوّلاً ٹالمٹول سے کام لیا مگر اُس کے پیہم اِصرار پر حقیقت کا اظہار کر دیا تو وہ بھی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ فرمایا: تُم کیوں روتے ہو؟ عرض کی: مجھے تو زیادہ رونا چاہئے کیوں کہ اگر آپ کی جگہ میں ہوتا تو شاید صَبْر نہ کر سکتا (یعنی شاید گناہ میں پڑ جاتا)۔ دونوں حضرات رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما روتے رہے یہاں تک کہ مکۂ مکرّمہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تعظِیْماً میں حاضر ہو گئے۔ طواف وسَعی وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد حضرتِ سیِّدُنا سُلیمان بن یَسار علیہ رحمۃ اللہ الغفار **حطیمِ کعبہ** میں چادر سے گھٹنوں کے گرد گھیرا باندھ کر بیٹھ گئے۔ اتنے میں اُونگھ آ گئی اور عالَمِ خواب میں پہنچ گئے، ایک

Marfat.com

حُسن و جمال کے پیکر، مُعَطّر مُعَطّر خوش لباس دراز قد بُزُرگ نظر آئے،
حضرتِ سیِّدُنا سُلیمان بن یَسار علیہ رحمۃ اللہ الغفار نے پوچھا: آپ کون ہیں؟ جواب دیا: میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نبی یُوسُف ہوں۔ عرض کی: یانبیَّ اللہ عَزَّوَجَلَّ وعلیٰ نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام زُلیخا کے ساتھ آپ کا قصّہ بھی ایک عجیب واقِعہ ہے۔ فرمایا: مقامِ اَبواء پر اَعرابیّہ کے ساتھ ہونے والا آپ کا واقِعہ عجیب تر ہے۔ (اِحیاءُ العُلوم ج۳ ص ۱۳۰ مُلَخَّصاً)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

دیکھا آپ نے! حضرتِ سیِّدُنا سُلیمان بن یَسار علیہ رحمۃ اللہ الغفار نے خود چل کر آنے والی بُرقع پوش اَعرابیّہ کو بھی ٹھکرا دیا بلکہ خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے رونا دھونا مچا دیا، جس کے نتیجے میں حضرتِ سیِّدُنا یُوسُف علیٰ نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے خواب میں تشریف لا کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ بہر حال دنیا و آخرت کی بھلائی اسی میں ہے کہ جنسِ مخالِف لاکھ دل لُبھائے اور گناہ پر اُکسائے مگر انسان کو چاہیے کہ ہرگز

Marfat.com

شیطان کے دامِ تزوِیر (تز۔ وِیر، یعنی دھوکے) میں نہ آئے، ہر صورت میں اُس کے چُنگل سے خود کو بچائے اور خوب اَجر وثواب کمائے۔

سُوال: اگر کسی سے عشق ہو جائے، بدنگاہی وغیرہ گناہوں کا سلسلہ بھی ہو اور شادی کی ترکیب بھی ممکن نہ ہو، تو اس سے کس طرح چھٹکارا حاصل کرے؟

جواب: واقِعی یہ مُعاملہ بڑا صبر آزما ہے۔ اس دَوران جو بھی گناہ ہوئے ہوں ان سے سچّے دل سے توبہ کر کے اِس عشق سراپا فِسق سے نَجات کیلئے اللہ غفار عَزَّوَجَلَّ کے عالی دربار میں گڑگڑا کر دعا مانگے، اُس کو دیکھنے سے بچے، بلکہ اگر اُس کی تصویر، تحفہ یا کوئی اور نشانی اپنے پاس ہو تو اسے بھی نہ دیکھے اور فوراً وہ اشیا اپنے سے الگ کر دے، اُس کا فون نہ سُنے، اُس کا عشقیہ مکتوب نہ پڑھے، حتّٰی کہ اُس کے تصوُّر سے بھی ہر ممکن صورت میں پیچھا چھڑائے۔ اپنے آپ کو دینی کاموں میں ایک دم مَشغول کر دے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی مَحَبَّت اپنے دل میں بڑھائے۔ اور بارگاہِ رسالت میں اِستِغاثہ (یعنی فریاد) پیش کرے:

مَحبّت غیر کی دل سے نکالو یارسولَ اللہ

مجھے اپنا ہی دیوانہ بنالو یا رسولَ اللہ

عشق بازی سے پیچھا چھڑانے کا روحانی علاج

سُوال: عشق بازی سے پیچھا چُھڑوانے کیلئے کوئی وظیفہ بھی بتادیجئے۔

جواب: گزشتہ سُوال کے جواب کی ابتداء میں جومَدَنی پھول پیش کئے اِس کے ساتھ ساتھ بے شک قرانی آیات پر مشتمل یہ ''عمل'' بھی کرلیا جائے:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنۡتَ سُبۡحٰنَكَ اِنِّیۡ كُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ ۔ اَللّٰهُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۔ لَا تَاۡخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوۡمٌ ۔ باوُضو تین 3 بار پڑھ کر (اوّل وآخر ایک بار دُرُود شریف) پانی پر دَم کرکے پی لے۔ یہ عمل 40 دن تک کرے۔ عورت ناغے کے دنوں میں نہ کرے پاک ہوجانے کے بعد جہاں سے چھوڑا تھا وہیں سے گنتی شروع کرے۔ نماز کی پابندی ضروری اَشد ضروری ہے۔

عبدُاللّٰہ بن مبارَک کی توبہ کا سبب

سُوال: کیا حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی عشقِ مجازی میں

مُبتلا رہ چکے ہیں؟

جواب: جی ہاں۔ مگر انہوں نے عبرت حاصِل کر کے توبہ کی اور بُلند دَرَجات پائے چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مبارَک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا واقِعہ کچھ یوں ہے کہ ابتِداءً آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک عام سے نوجوان تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ایک کنیز سے عشق ہو گیا تھا اور مُعامَلہ کافی طول پکڑ چکا تھا۔ **سخت سردیوں** کے موسم میں ایک بار دِیدار کے اِنتظار میں اس کنیز کے مکان کے باہَر ساری رات کھڑے رہے یہاں تک کہ صُبح ہوگئی۔ رات بے کار گزرنے پر دِل میں ملامت کی کیفیت پیدا ہوئی اور اس بات کا شدّت سے اِحساس ہوا کہ اس کنیز کے پیچھے ساری رات برباد کر دی مگر کچھ ہاتھ نہ آیا، کاش! یہ رات عبادت میں گزاری ہوتی۔ اس تصوُّر سے دل کی دُنیا زیر و زَبَر ہو گئی اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قلب میں مَدَنی انقِلاب برپا ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خالص توبہ فرمائی، کنیز کی مَحَبَّت سے جان چُھڑائی، اپنے پروردگار عزوجل سے لو لگائی اور قلیل ہی عرصے میں وِلایت کی اعلیٰ منزل پائی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے شان اِس قدر بڑھائی کہ

Marfat.com

سانپ مگس رانی کر رہا تھا

ایک بار والِدہ ماجِدہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی تلاش میں نکلیں تو ایک باغ میں گلبُن یعنی **گلاب کے پودے** کے نیچے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو اس طرح محوِ خواب (یعنی سوتا) ملاحظہ کیا کہ ایک **سانپ** منہ میں نرگس کی ٹہنی لئے **مگس رانی** کر رہا ہے یعنی آپ کے وُجودِ مسعود پر سے مکھیاں اُڑا رہا ہے۔(تذکرۃ الاولیاء ج ۱ ص ۱۶۶) **اللہ** عزوجل **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم

خوش نصیب عابد کی ثابِت قَدَمی

سوال: ''اسرائیلیات'' میں سے امتحان میں مبتلا ہونے والے کسی مرد کی ثابت قدمی کا ایمان افروز واقِعہ بتادیجئے جس سے عبرت اور صَبر کی قوت ملے۔

جواب: جو مسلمان امتحان سے جی نہیں چُراتا، نفسانی شہوت کو پائے حقارت سے ٹھکراتا، کیسی ہی صبر آزما گھڑی آئے اُس سے نہیں گھبراتا، رضائے ربُّ العزّت عزوجل پانے کیلئے بڑی سے بڑی مصیبت کو گلے سے لگاتا اور شیطان و نفس سے ہر حال میں ٹکرا جاتا ہے وہ بارگاہِ خداوندی عزوجل سے

دَرَجاتِ عالیہ پاتا اور شان و شوکت کے ساتھ جَنَّتُ الْفِر دوس میں جاتا ہے۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا کعبُ الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیان کردہ ایک **حکایت** کو مختصراً عرض کرنے کی کوشش کرتا ہوں: بنی اسرائیل میں ایک **عابِد** تھے جو کہ **صِدِّیق** (یعنی اوّل دَرَجے کے ولی) کے منصب پر فائز تھے۔ شان یہ تھی کہ **خانقاہ** پر بادشاہ حاضر ہو کر حاجت دریافت کرتا مگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مَنع فرما دیتے۔ اللہ عزَّوَجَلَّ کی طرف سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے عبادت خانے پر **انگور کی بیل لگی** ہوئی تھی جو ہر روز ایک **انوکھا انگور** اُگاتی تھی کہ جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُس کی طرف اپنا مبارک ہاتھ آگے بڑھاتے تو اُس میں سے پانی اُبل پڑتا جسے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نوش فرمالیتے۔

ایک دن مغرب کے وَقت ایک **جوان لڑکی** نے دروازے پر دستک دیکر کہا، اندھیرا ہو گیا ہے، میرا گھر کافی دُور ہے، مجھے رات گزارنے کیلئے اجازت دے دیجئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ترس کھا کر اسے اپنی **خانقاہ** میں پناہ دیدی۔ رات جب گہری ہوئی تو وہ ایک دَم گلے پڑ گئی کہ میرے ساتھ "کالا منہ" کرو!!! یہاں تک کہ

Marfat.com

مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ اُس نے اپنے کپڑے اُتار دیئے! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فوراً آنکھیں بند کرلیں اور اُس کو کپڑے پہننے کا حکم دیا مگر وہ نہ مانی بلکہ برابر مُطالَبہ کرتی رہی۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مُضطَرِب (مُض۔ط۔رِب) ہو کر اپنے نَفس سے پوچھا، **اے نَفس!** تُو کیا چاہتا ہے؟ اُس نے کہا، **خدا کی قسم!** میں تو اِس نادِر موقع سے فائدہ اُٹھانا چاہتا ہوں۔ فرمایا، تیرا ناس ہو! **کیا** تُو میری عمر بھر کی عبادت ضائع کرنے کا اُمّید وار ہے؟ **کیا** تُو طالبِ عذابِ نار ہے؟ **کیا** تُو دوزخ کے گندھک کے لباس کا خواستگار ہے؟ **کیا** تُو جہنّم کے سانپوں اور بچھوؤں کا طلبگار ہے؟ **یاد رکھ!** زانی کو منہ کے بل گھسیٹ کر **جہنّم کے گہرے** غار میں جھونک دیا جائے گا۔ مگر اُس بدنیّت لڑکی کے ساتھ ساتھ **نَفس** نے بھی اپنی تحریک برابر جاری رکھی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے نَفس سے فرمایا: **چل** پہلے تجرِبہ (تَجْ۔رِ۔بہ) کرلے کہ آیا تُو **دنیا کی معمولی آگ** بھی برداشت کرسکتا ہے یا نہیں! یہ کہہ کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے **جلتے ہوئے چراغ پر ہاتھ رکھ دیا! مگر وہ نہ جلا۔** آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے

Marfat.com

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

جلال میں آکر پکارا، **اے آگ!** تجھے کیا ہوگیا ہے تُو کیوں نہیں جلاتی؟ اِس پر **آگ نے پہلے انگوٹھا جلایا، پھر اُنگلیوں کو پگھلایا حتّٰی کہ ہاتھ کا سارا پنجہ کھا گئی!** یہ درد انگیز منظر دیکھ کر اُس لڑکی پر ایک دم خوف طاری ہوگیا، اُس کے مُنہ سے ایک زوردار چیخ بُلند ہو کر فضا کی پہنائیوں میں گم ہوگئی، وہ دھڑام سے گری اور اُس کی **رُوح** قفسِ عُنصری سے پرواز کر گئی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فوراً اُس کی بَرَہنہ (بَ۔رَہ۔نہ) لاش پر چادر اُڑھادی۔

صبح دم ابلیس نے چلّا کر اعلان کیا: ''اِس **عابِد** نے فُلانہ بنتِ فُلاں کے ساتھ رات کو زیادتی کر کے اُس کو قتل کر دیا ہے۔'' یہ خبرِ وحشت اثر سُن کر بادشاہ آگ بگولہ ہو کر سپاہیوں کے ساتھ **عابِد** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **کی خانقاہ** پر آپہنچا۔ جب وہاں سے لڑکی کی بَرَہنہ لاش برآمد ہوگئی تو **عابِد** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گلے میں زنجیر ڈال کر گھسیٹ کر باہر نکالا گیا اور پھر سپاہیوں نے **خانقاہ** کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔ وہ **عابِد** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صبر و شکیبائی (شِ۔کے۔بائی) کا دامن تھامے رہے یہاں تک کہ اُنہوں نے اپنا جلا ہوا ہاتھ بھی کپڑے میں چھپائے

رکھا اور کسی پر ظاہر نہ ہونے دیا! اُس وَقت دستور یہ تھا کہ زانی کو آرے سے چیر کر دو ٹکڑے کر دیا جاتا تھا۔ چُنانچہ **بادشاہ کے حکم سے عابد** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **کے سر پر آرہ رکھ کر اُن کے بدن کے دو پر کالے کر دیئے گئے۔ عابِد** کی وفات ہو جانے کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُس عورت **کو زندہ** کیا اور اُس نے از ابتدا تا انتہا ساری رُوداد سنائی۔ جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھ سے کپڑا ہٹایا گیا تو لڑکی کے بیان کے مطابق واقعی وہ **جلا ہوا** تھا اِس کے بعد لڑکی حسبِ سابق پھر مُردہ ہو گئی۔ **حیرت انگیز حقیقت** سُن کر لوگوں کے سر عقیدت سے جھک گئے اور **خوش نصیب عابد** کی اِس دردناک رِحلت پر بھی تأسُّف وحسرت کرنے لگے۔ جب **ان کیلئے قبر کھودی گئی تو اُس سے مُشک وعنبر کی لپٹیں آنے لگیں**۔ جوں ہی دونوں کے جنازے لائے گئے تو آسمان سے صدا آنے لگی:

اِصۡبِرُوۡا حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلَیۡهِمَا الۡمَلٰٓئِکَةُ

یعنی صبر کرو یہاں تک کہ ان پر فرشتے نمازِ جنازہ پڑھ لیں۔

تدفین کے بعد اللہ ربُّ العٰلمین جَلَّ جَلَالُہٗ نے **خوش نصیب**

Marfat.com

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

عابِد کی قبر پر **چنبیلی** کو اُگایا۔ لوگوں نے مزارِ پُرانوار پر ایک **کتبہ** آویزاں پایا جس میں کچھ اس طرح مضمون تھا:

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ط اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اپنے بندے اور ولی کی طرف۔ میں نے اپنے فِرِشتوں کو جمع فرمایا، جبرئیل (علیہ الصلوۃ والسلام) نے خُطبہ سنایا اور **میں نے پچاس ہزار دُلہنوں کے ساتھ جَنّۃُ الفردوس میں اِس** (اپنے ولی) **کا نِکاح فرمایا۔** میں اپنے فرماں برداروں اور مُقرَّبوں کو ایسے ہی اِنعاموں سے نوازتا ہوں۔ (بحرُ الدُّموع ص۱۶۹ مُلَخَّصاً)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

انبیائے کِرام پر بھی امتحانات آئے

دیکھا آپ نے! عورت کا فِتنہ کتنا خطرناک ہوتا ہے! مردود شیطان اس کے ذَرِیعے اولیاءُ الرحمٰن پر بھی حملے کرتے نہیں چُوکتا مگر خدائے ذُوالجلال تبارَکَ وَ تعالیٰ کی مدد جن کے شامِلِ حال ہوتی ہے وہ

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

ابلیسِ خبیس کے جال میں نہیں پھنستے۔ اِس حکایت سے شاید کسی کو یہ وَسوَسے آئیں کہ "آخر اتنے بڑے باکرامت بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر اس قَدَر گندے گھِنَونے کام اور قتلِ مسلم کا جھوٹا اِلزام کیسے لگا دیا گیا اور پھر بے چارے کو بے دردی کے ساتھ آرے سے کیوں چیر دیا گیا؟"

ان وَسوَسوں کا جواب یہ ہے کہ خدائے حنّان و منّان عزّوجل اپنے بندوں کا اِمتحان لیتا ہے اور ثابت قدم رہنے والوں کو محض اپنے لطف و کرم سے انعاماتِ عظیمہ اور دَرَجاتِ رفیعہ مرحمت فرماتا ہے۔ اِس طرح کے امتحانات کے واقِعات سے ہماری تاریخ بھری پڑی ہے۔ حضرتِ **سیِّدُنا زَکَرِیّا** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو آرے سے چیر دیا گیا! آپ کے فرزندِ اَرجمند حضرتِ **سیِّدُنا یحیٰی** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو بھی بے دردی کے ساتھ شہید کیا گیا نیز **مُتَعَدِّد انبیائے کرام** علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بنی اسرائیل نے شہید کر دیا، **کربلا** کا دردناک واقِعہ نیک بندوں پر مصائب و آلام کے پہاڑ ٹوٹنے کے حوالے سے اِنتہائی مشہور ہے۔ لہٰذا ہم میں سے کبھی کسی پر امتحان آن پڑے تو دامنِ صبر نہیں چھوڑنا چاہیے۔ **اللہ** رحمٰن عزّوجل کی رِضا پر راضی

Marfat.com

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

رہنے ہی میں دونوں جہان کی کامیابی ہے۔ اور یہ بھی یاد رکھئے کہ اِمتحان جتنا سخت ہوتا ہے سَنَد بھی اُتنی ہی اعلیٰ ملتی ہے۔ **اللہ** تبارَکَ وَ تعالیٰ پارہ 20 سورۃُ العنکبوت کی اِبتدائی آیاتِ کریمہ میں ارشاد فرماتا ہے:

الٓمّٓ ﴿۱﴾ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَكُوْۤا اَنْ یَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَ هُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ﴿۲﴾ وَ لَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

(پ ۲۰ العنکبوت ۱۔۳)

ترجمۂ کنز الایمان: کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنی بات پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ کہیں، ہم ایمان لائے، اور ان کی آزمائش نہ ہوگی! اور بے شک ہم نے ان سے اگلوں کو جانچا۔

مُفسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: مسلمانوں کا بقدرِ قوتِ ایمانی کے امتحان لینا، قانونِ الٰہی ہے۔ بیماری، ناداری، غربت، مصیبت، یہ سب ربّ کی (طرف سے) آزمائشیں ہیں جن سے مُخلِص و منافق مُمتاز ہو جاتے ہیں۔ (یعنی ان کا فرق واضح ہو جاتا ہے) مومن راضی بَرِضا رہتا ہے۔ کہ کوئی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بندہ آرے سے چیرا گیا، بعض لوہے کی کنگھیوں سے

پُرزے پُرزے کیے گئے، بعض کو آگ میں ڈالا گیا، بعض کو حکم دیا گیا کہ اپنے بچے کو اپنے ہاتھ سے ذَبح کرو مگر وہ حضرات استقامت کے پہاڑ ثابت ہوئے۔ (نور العرفان ص ۶۳۲)

وہ عشقِ حقیقی کی لذّت نہیں پا سکتا
جو رنج و مصیبت سے دو چار نہیں ہوتا

عشقِ مَجازی نے تباہی مچا رکھی ہے

آہ! بہت نازُک دَور ہے، مخلوط تعلیم وغیرہ کے باعِث شرم وحیا کا تصوُّر مِٹتا جارہا ہے، عشق بازی عام ہے، تباہی مچی ہوئی ہے، سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہُ کے نام پر آنے والے **مکتوبات** میں ایسی ایسی حیا سوز تحریرات ہوتی ہیں کہ غیرت مند آدمی پڑھ کر شرم سے پانی پانی ہو جائے۔ یہ **عاشقانِ نادان** بسا اوقات بِلا تکلُّف ایک دوسرے کے نام و پتے وغیرہ بیان کر کے اپنی اور صِنفِ مخالِف کی آبرو کی خوب دھجیاں بکھیر رہے ہوتے ہیں! اس طرح کے بے حیا عاشقوں کی تحریروں کی چند مثالیں حاضِرِ خدمت ہیں مگر اِن کو پڑھ کر صرف اُنہیں کو جھٹکا لگے گا جن کو حیا سے کوئی حصّہ نصیب ہوا ہو، باقی جن بے چاروں کو شرم وحیا کی

Marfat.com

ہوا بھی نہ لگی ہوگی وہ تو بس یونہی پڑھ کر گزر جائیں گے، شاید ان کو ان کلمات کے اندر کوئی بُرائی کا پہلو بھی نظر نہیں آئے گا!

عاشِقوں کے جذبات کے سات حیا سوز کلمات

(اس طرح کے مضامین فقرے مجھے بھیجے جانے والے مکتوبات میں بکثرت ہوتے ہیں)

﴿1﴾ میں نے فُلاں سے مَحَبَّت کی ہے کوئی گناہ تو نہیں کیا۔ (معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ)

﴿2﴾ فُلاں لڑکی سے مجھے والہانہ عِشق ہو گیا ہے، وہ نہ ملی تو میں حرام کی موت مر جاؤں گا۔ (یعنی معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ خودکشی کرلوں گا)

﴿3﴾ فُلاں لڑکی کو میں بچپن سے چاہتا ہوں مگر دو مہینے ہوئے ہیں والِدین نے اُن کی دوسری جگہ شادی کردی ہے دُعا کریں اُس کو طَلاق ہو جائے ورنہ میں دولہا کو اِس دُنیا میں نہیں رہنے دونگا جس نے میری مَحَبَّت مجھ سے چھین لی ہے۔

﴿4﴾ ''اُس'' کی یاد بہُت تڑپاتی ہے یہ معلوم ہے کہ شراب حرام ہے مگر غم مٹانے کیلئے تھوڑی سی پی لیتا ہوں۔

﴿5﴾ میری مَحَبَّت اگر مجھے نہ ملی اور کسی دوسری جگہ لڑکی کی شادی ہوگئی تو وہ دن میری زندگی کا آخری دن ہوگا!

﴿6﴾ ہر وَقت اُس کی یاد میں کھویا رہتا ہوں، کچھ بھی اچھا نہیں لگتا۔

Marfat.com

﴿7﴾ آپ کو حضرتِ محمد صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا واسطہ مجھے میری محبوبہ دِلا دیں۔

عاشقات کے جذبات کے 12 حیا سوز کلمات

﴿1﴾ فُلاں لڑکے سے مجھے عشق ہو گیا ہے، ان کی یاد میری زندگی ہے، اگر وہ مجھے نہ ملے تو میں خودکُشی کر لونگی۔

﴿2﴾ اگر ''کالج فرینڈ'' سے میری شادی نہ ہوئی تو ''کورٹ میرج'' کر لونگی آپ ہمارے والِدین کو لکھیں کہ ہماری شادی کروادیں۔

﴿3﴾ اُن کی یاد دل میں رچ بَس چکی ہے، نہ کھانا اچّھا لگتا ہے نہ پینا، اسی وجہ سے طبیعت میں چڑچڑا پن پیدا ہو گیا ہے، والِدَین سے بھی گستاخی کر جاتی ہوں۔

﴿4﴾ فُلاں کو میں دل و جان سے چاہتی ہوں مگر اُس کو پتا نہیں کہ میں اُسے چاہتی ہوں، اُس سے اظہار بھی نہیں کر سکتی کوئی ایسا عمل بتایئے کہ اُس کو میری مَحَبَّت کا پتا چل جائے اور وہ میرا ہو جائے۔

﴿5﴾ ہم دونوں ایک دوسرے کو بَہُت چاہتے ہیں، فون پر ہماری گفتگو ہوتی رہتی ہے، کبھی کبھی اپنے گھر والوں کو چکمہ دیکر سَہیلی کا بہانہ بنا کر گھر سے نکل کر اُس سے ملنے بھی چلی جاتی ہوں، میں اُسے اپنا بنانا چاہتی ہوں

Marfat.com

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

مگر گھر والے نہیں مانتے۔

﴿6﴾ فُلاں سے بَہُت مَحَبَّت کرتی ہوں، اُس نے شادی کے بڑے وعدے کیے مگر اب مُکر گیا ہے۔ کچھ کیجئے، اُس کو سمجھائیے۔

﴿7﴾ مجھے ان سے اتنی مَحَبَّت ہو گئی ہے کہ انکو ایک دن نہ دیکھوں (یعنی معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ بدنگاہی نہ کروں) تو دل کو چین نہیں ملتا۔ کاش! وہ مجھے مل جائیں۔

﴿8﴾ اب صَبْر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے، میں ان کے بِغیر نہیں جی سکتی، اگر وہ نہ ملے تو جان دے دونگی۔ (یعنی معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ خودکشی کرلوں گی)

﴿9﴾ میں اپنے محبوب کو بَہُت چاہتی ہوں ایسا تعویذ دیں کہ وہ بھی مجھ سے مَحَبَّت کرنے لگ جائے۔ (مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ)

﴿10﴾ ہر صورت میں مجھے میرا محبوب چاہیے۔

﴿11﴾ وہ دل ودِماغ میں بس چکا ہے اب کسی اور کا تصوُّر بھی نہیں کر سکتی۔

﴿12﴾ چار سالوں سے ہم ایک دوسرے سے ملتے رہے وہ میری مَحَبَّت کا دم بھرتا رہا مگر اب وہ مجھ سے دُور ہو چکا ہے اُس نے میری خوشیوں کو چکنا چُور کر دیا۔

Marfat.com

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

عشق میں ہونے والی شادیوں کے بارے میں سوال جواب

کورٹ کی شادی

سوال: عشقِ مَجازی کرنے والے بعض نوجوان گھر والوں کی مخالفت کے باوُجود کورٹ میں جا کر شادی کر لیتے ہیں۔ کیا ایسا کرنا مناسِب ہے؟

جواب: ہرگز مناسِب نہیں بلکہ لڑکا اگر لڑکی کا **کُفو** نہ ہو اور لڑکی نے **ولی** کی اجازت کے بغیر نکاح کیا ہو تو یہ نکاح ہی **باطِل** ٹھہرے گا! بالفرض **کُفو** بھی مل گیا اور نکاح بھی مُنعَقِد ہو گیا تب بھی کورٹ میں جا کر شادی کرنے والوں سے ماں باپ کی سخت دِل آزاری ہوتی، اہلِ خاندان کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکا لگ جاتا اور دیگر بھائی بہنوں کی شادیوں میں رکاوٹیں کھڑی ہو جاتی ہیں۔ نیز ایسا کرنے سے اکثر غیبتوں، تہمتوں، عیب دریوں، بدگمانیوں اور دل آزاریوں وغیرہ وغیرہ گناہوں کا دروازہ کُھل جاتا ہے لہٰذا ہرگز ایسا قدم نہیں اُٹھانا چاہئے۔

سوال: ولی کسے کہتے ہیں؟

جواب: لفظِ ولی کے لُغوی معنی دوست، اور مددگار کے ہیں عُرفِ عام میں **اللہ** عزَّوَجَلَّ کے محبوب بندے کو **ولی** کہا جاتا ہے۔

Marfat.com

مگر اصطلاحِ فقہ میں ولی سے مراد لئے جانے والے معنیٰ بالکل مختلف ہیں۔ اصطلاحِ فقہ میں ولی اس عاقل بالغ شخص کو کہتے ہیں جسے دوسرے کی جان یا مال پر مخصوص قدرت یعنی ''اتھارٹی'' حاصل ہو۔ بہارِ شریعت میں ہے: ''ولی وہ ہے جس کا قول دوسرے پر نافِذ ہو، دوسرا چاہے یا نہ چاہے۔'' (بہارِ شریعت حصہ ۷ ص ۴۲)

سُوال: رشتہ داروں میں ولی کون کہلائے گا؟ یعنی قَرابت کی بنیاد پر جسے نکاح کے مُعامَلات میں ولی قرار دیا گیا ہے اس کی کیا تفصیل ہے؟

جواب: قَرابت کی وجہ سے ولایت عَصَبَہ بِنَفْسِہٖ (رشتہ داروں کی ایک قسم کا نام ہے یہ وہ ہوتے ہیں کہ جن سے رشتے داری قائم ہونے کے لئے کسی عورت کا واسطہ نہیں آتا جیسا کہ چچا۔ جبکہ ماموں کی رشتے داری ماں کے واسطے سے ہے) کے لئے ہے ان میں ترجیح (یعنی ایک کو دوسرے پر فوقیت دینے) کے لئے یہاں بھی اِسی ترتیب کا لحاظ رکھا گیا ہے جو وِراثت میں مُعتبر ہے یعنی ان رشتے داروں میں سے جو سب سے نزدیکی دَرَجہ یعنی رشتہ رکھے اسے ولیِ اَقْــرَبْ (قریب ترین اور مُقدّم ولی) قرار دیا جاتا ہے اور اَقْــرَبْ (سب سے مُقدّم) کے ہوتے ہوئے اَبْعَدْ (دُوری والا) ولی اپنے حق کا استعمال کرنے سے محروم رہتا ہے۔ یوں درجے

Marfat.com

کے اعتبار سے ایک وقت میں صرف ایک ہی ولی ہو سکتا ہے ہاں اگر ایک سے زائد افراد ایک ہی درجے میں آتے ہوں تو متعدِّد افراد بھی ولی کی اہلیت پر فائز ہو سکتے ہیں اس کی گنجائش ہے۔ جس عورت کا عاقل بالغ بیٹا یا پوتا نیچے تک نہ ہو اس کا ولی باپ ہے باپ نہ ہو تو دادا ولی ہے۔ اور اگر بیٹا موجود ہو تو بیٹا ہی سب سے مُقدَّم ولی ہے بیٹا نہ ہو تو پوتے کا دوسرا نمبر ہے نیچے تک۔ اس کے بعد باپ پھر دادا ولی ہوگا۔ دادا نہ ہو تو پڑدادا ولی ہوگا اوپر تک اگرچہ کئی پشت اوپر کا دادا ہو اس کے ہوتے ہوئے کوئی ولی نہیں ہو سکتا۔

سوال: یہ پانچ رشتے جو بیان کئے گئے اگر یہ نہ ہوں تو پھر ولی کون ہوگا؟ اور کیا ماں بھی ولی ہو سکتی ہے؟

جواب: ان پانچ رشتے داروں کے بعد بھائی پھر چچا پھر چچازاد عَصَبہ رشتہ دار اپنی تفصیل کے ساتھ ولی بنیں گے ان کی تفصیل کے لئے دیکھیے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت حصہ 7 صفحہ 43۔ جب عَصَبہ بِنَفسِہٖ کی فہرست میں شامل کوئی بھی رشتہ دار نہ ہو تو پھر ماں ولی ہوگی ماں بھی نہ ہو تو پھر دادی پھر نانی وَغیرہ ذٰلِک ولی ہوں گی اس مقام پر

Marfat.com

بھی رشتہ داروں کی ایک طویل فہرست ہے اس فہرست کی تفصیل کے لئے بھی بہارِ شریعت حصّہ 7 صَفحہ 42 تا 52 کامُطالَعہ کیجئے۔

کُفو کسے کہتے ہیں؟

سُوال: کُفو کسے کہتے ہیں؟

جواب: محاورۂ عام (یعنی عام بول چال) میں فقط ہم قوم کو کُفو کہتے ہیں اور شرعاً وہ کفو ہے کہ نَسَب یا مذہب یا پیشے یا چال چلن یا کسی بات میں ایسا کم نہ ہو کہ اس سے نکاح ہونا اولیاء زن (یعنی عورت کے باپ دادا وغیرہ) کے لئے عُرفاً باعثِ ننگ و عار (یعنی شرمندگی و بدنامی کا سبب) ہو۔ (فتاویٰ ملک العلماء ص ۲۰۶) صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی بہارِ شریعت میں فرماتے ہیں: کفائت (یعنی کفو ہونے) میں چھ چیزوں کا اعتبار ہے: (1) نَسَب (سلسلۂ خاندان) (2) اسلام (3) حِرفہ (پیشہ) (4) حُرِّیَّت (آزاد ہونا) (5) دِیانت (دینداری) (6) مال۔ (بہارِ شریعت حصہ ۷ ص ۵۳)

Marfat.com

کُفْو کی تمام شرائط کی وضاحت

(1) نَسَب کا بیان

سوال: نسب میں کُفو ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: نَسب میں کفو ہونے سے مراد یہ ہے کہ باعتبارِ عُرف لڑکی کے مقابلے میں لڑکے کا نَسب یا تو اعلیٰ ہو یا برابر اور اگر کچھ کم ہو بھی تو اتنا کم نہ ہو کہ لڑکی کے اولیاء (یعنی باپ دادا وغیرہ) کے لئے عار (ذلّت) کا باعث بنے۔ نَسب کے اعلیٰ (عمدہ) وادنیٰ (کم تر) یا برابر حیثیت کے ہونے میں کچھ تفصیل ہے:

(1) قریش میں جتنے خاندان ہیں وہ سب باہم (یعنی آپس میں) کُفو ہیں۔ یہاں تک کہ ''قریشی غیر ہاشمی'' ہاشمی کا کُفو ہے۔ فتاوٰی رضویہ میں ہے: ''سیّدانی کا نکاح قریش کے ہر قبیلے سے ہوسکتا ہے خواہ علوی ہو یا عباسی یا جعفری یا صدّیقی یا فاروقی یا عثمانی یا اُموی۔ (فتاوٰی رضویہ ج۱۱ ص ۷۱۶) (2) کوئی ''غیرِ قریشی'' قریش کا کُفو نہیں (3) قریش کے علاوہ عَرب کی تمام قومیں ایک دوسرے کی کُفو ہیں۔ انصار و مُہاجرین سب اس میں برابر ہیں (4) عَجَمِیُّ النَّسل

عَرَبی کا کُفو نہیں مگر عالِمِ دین کہ اس کی شرافت نسب کی شرافت پر فوقیت رکھتی ہے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۷ ص ۵۳) (5) عَجَم کی قوموں (یعنی غیر عربیوں) میں نَسَب کے علاوہ باقی اُمُور کا کفاءت میں لحاظ کیا جائے گا اور عجمی قوموں (کو رَذِیل یعنی گھٹیا قرار دینے) کا اکثر مدار (یعنی دارومدار) پیشوں (یعنی دھندے روزگار) پر ہے (فتاوٰی امجدیہ ج ۲ ص ۱۳۲) لہٰذا عُرف میں کسی قوم کو اس کے پیشے کی بِنا پر کم حیثیت کا سمجھا جاتا ہو تو یہ بات بھی لڑکے کے کفو نہ ہونے کا باعث ہوگی۔

(فتاوٰی فیض الرسول ج ۱ ص ۷۰۵)

عَجَمی لڑکا اور عَرَبی لڑکی

سوال: عجمی (یعنی غیرِ عَرَبی) عَرَبی کا کُفو ہے یا نہیں؟

جواب: عجمیوں میں سے عالِمِ دین کے علاوہ کوئی اور عربی کا کُفو نہیں۔ صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت حصّہ 7 صَفْحَہ 53 پر فرماتے ہیں: قُریش میں جتنے خاندان ہیں وہ سب باہم (یعنی آپس میں) کُفو ہیں، یہاں تک کہ ''قُرَشی غیرِ ہاشمی'' ہاشمی

کا کُفو ہے اور کوئی ''غیرِ قرشی'' قریش کا کُفو نہیں۔ قُریش کے علاوہ عَرَب کی تمام قومیں ایک دوسرے کی کُفو ہیں، انصار و مہاجرین سب اس میں برابر ہیں، عَجَمِیُّ النَّسل (یعنی غیر عربی) عَرَبی کا کُفو نہیں مگر عالمِ دین کہ اس کی ''شرافت'' نَسَب کی شرافت پر فوقِیَّت رکھتی ہے۔ (فتاوٰی قاضی خان ج۱ ص۱۶۳، عالمگیری ج۱ ص۲۹۰، ۲۹۱)

عالم کی ایک بہت بڑی فضیلت

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فتاوٰی رضویہ جلد 11 صَفْحَہ 713 پر فرماتے ہیں: ''فتاوٰی خیریہ'' میں ہے کہ حضرت ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: ''عُلَماء کو عام مومنین پر سات سو (700) دَرَجات برتری ہے اور ہر دو دَرَجوں میں پانسو (500) سال کا سفر ہے۔'' اور اس پر اِجماع ہے اور تمام علمی کُتُب، قَرَشی پر عالم کے تَقَدُّم (فوقیت) میں مُتَّفِق ہیں، جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے ارشاد هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ''کیا عالم اور جاہل برابر ہیں'' (پ۲۳ الزمر ۹) میں قَرَشی اور غیرِ قَرَشی کی کوئی تفریق (یعنی علیحدگی) نہیں فرمائی۔

(فتاویٰ خیریہ ج۲ ص ۲۳٤) اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: قُلْتُ (یعنی میں کہتا ہوں)، ہم عالم کو ''دین کا عالم اور دین دار عالم'' سے مُقَیَّد کریں گے کیوں کہ حقیقۃً عالم یہی ہے جبکہ گمراہ (بدمذہب) عُلَماء تو جاہلوں سے بدتر ہیں الخ ۔مزید جلد 11 ہی کے صَفْحَہ 714 پر فرماتے ہیں: وہ عالم اس قید سے بھی مُقَیَّد ہونا ضروری ہے کہ وہ انتہائی حقیر اور کمتر مشہور نہ ہو، جیسا کہ جولاہا، نائی، موچی، چڑا رنگنے والا اور ان کی مثل، کیونکہ دارومدار اس بات پر ہے کہ علاقے کے عُرف میں وہ حقیر شمار نہ ہو، جیسا کہ اَکابر عُلَماء نے تَصریح فرمائی ہے۔ مُحقِق عَلَی الاطلاق نے ''فَتْحُ الْقَدِیر'' میں فرمایا کہ اہلِ عُرف کا ناقص سمجھنا سبب ہے لہٰذا حکم کا دارومدار اس پر ہی ہوگا الخ ۔مزید صَفْحَہ 715 پر فرماتے ہیں: جُولاہے، دھوبی، نائی اور موچی کی عار (عیب وخامی) علم کی وجہ سے ختم نہیں ہوتی، ہاں جب یہ لوگ قدیم (یعنی عرصۂ دراز) سے یہ کام چھوڑ چکے ہوں اور لوگ معزّز انداز میں ان سے مانوس ہو چکے ہوں اور لوگوں کے دلوں میں ان کا وقار اور عام نگاہوں میں ان کی وَقعَت (عزّت) قائم ہو چکی ہو کہ اب بڑے لوگوں کی

Marfat.com

لڑکیوں کیلئے عار (یعنی رُسوائی کا سبب) نہیں رہے تو اور بات ہے۔ اِلخ۔

میمن اور سیِّدہ کا کورٹ میرج

سُوال: اگر سیِّد زادی نے باپ سے چُھپ کر راضی خوشی کے ساتھ کسی میمن لڑکے سے کورٹ کے ذَرِیعے شادی کرلی تو نکاح صحیح ہوگیا یا نہیں؟

جواب: ایسی صورت میں نکاح مُنعَقِد (یعنی قائم) ہی نہیں ہوگا اِس لئے کہ **ساداتِ کرام** کا خاندان **میمن** برادری سے اعلیٰ واَرفَع ہے لہٰذا **میمن** لڑکا سیِّد زادی کا **کُفو** نہیں اور جب لڑکی **ولی** کی اجازت کے بِغیر نکاح کرے تو نکاح ہونے کے لئے **کُفو** کا پایا جانا ضروری ہے۔

سُوال: اگر شادی کے بعد گھر والوں سے صُلح ہوگئی اور **سیِّد زادی** کے والِد صاحِب نے بخوشی اُس **نکاح** پر رِضا مندی کا اظہار کردیا اب تو کوئی حَرَج نہیں؟

جواب: حَرَج کیوں نہیں! اس **سیِّد زادی** کی رِضا مندی کے ساتھ ساتھ اس کے **والِد صاحِب** کی رِضا مندی بھی **نکاح** سے پہلے ضَروری تھی۔ **نِکاح** کے بعد کی اِجازت مُفید نہیں۔ شریعت کے تقاضوں کے مطابق نئے سِرے سے **نِکاح** کرنا ہوگا۔ میرے آقا اعلیٰ

Marfat.com

حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولٰینا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: ''شرع میں غیر کفو وہ ہے کہ نَسَب یا مذہب یا پیشے یا چال چلن میں ایسا کم ہو کہ اس کے ساتھ عورت کا نکاح اولیائے زن (یعنی عورت کے سر پرستوں) کے لیے باعثِ ننگ و عار (یعنی ذلت و رسوائی کا سبب) ہو، ایسے شخص سے اگر بالغہ بطور خود نکاح کرے گی نکاح ہوگا ہی نہیں اگرچہ نہ ولی (سرپرست) نے منع کیا ہو نہ اس کے خلاف مرضی ہو۔ یہ نکاح اس صورت میں جائز ہو سکے گا کہ ولی نے پیش از نکاح اس غیر کفو بمعنٰی مذکور کی حالت مذکورہ پر مطلع ہو کر دیدہ و دانستہ صراحۃً بالغہ کو اس کے ساتھ نکاح کرنے کی اجازت دے دی ہو، ان میں سے ایک شرط بھی کم ہو تو بالغہ کا کیا ہوا وہ نکاح باطل محض ہوگا اور ولی کو اس کے فَسخ (منسوخ) کرنے یا اس کا فسخ (منسوخی) چاہنے کی کیا حاجت کہ فَسخ (منسوخ۔ کینسل) تو جب ہو کہ نکاح ہو لیا ہو، یہ تو سرے سے ہوا ہی نہیں۔'' (فتاویٰ رضویہ ج ۱۱ ص ۲۸۰)

سیِّد زادے اور میمن لڑکی کا کورٹ میرج

سُوال: اگر بالغ سیِّد زادہ اپنے والِد صاحِب کی اِجازت کے بغیر اپنے گھر کی

Marfat.com

بالغہ میمن نوکرانی سے کورٹ میں جا کر نکاح کر لے تو؟

جواب: اگر کوئی اور مانعِ شَرعی نہ ہو تو نِکاح صحیح ہو جائے گا۔ مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت حصہ 7 صَفْحَہ 53 میں ہے: ''کفائت (یعنی کفو ہونا) صرف مرد کی جانب سے معتبر ہے عورت اگرچہ کم درجے کی ہو اس کا اعتبار نہیں۔ باپ دادا کے سوا کسی اور ولی (سرپرست) نے نابالغ لڑکے کا نکاح غیر کفو سے کر دیا تو نکاح صحیح نہیں۔ اور بالغ اپنا خود نِکاح کرنا چاہے تو غیرِ کفو عورت سے کر سکتا ہے کہ عورت کی جانب سے اس صورت میں کفائت معتبر نہیں اور نابالغ میں دونوں سے کفائت کا اعتبار ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۷ ص ۵۳) یہ مسئلہ نِکاح کے مُنعَقِد ہونے کی حد تک تو دُرُست ہے۔ البتّہ اِس طرح ''کورٹ میرج'' کرنے سے گھریلو مسائل کھڑے ہو جاتے اور خاندان کی ٹھیک ٹھاک بدنامی ہوتی ہے یہ بھی پیشِ نظر رکھنا ہو گا۔ لہٰذا نِکاح ماں باپ کی رِضامندی ہی سے کیا جائے۔

سوال: اگر کسی پٹھان لڑکی نے راجپوت قوم کے مسلمان لڑکے سے بغیر اجازتِ ولی نکاح کیا، کیا نکاح مُنعَقِد ہو جائے گا؟

جواب: راجپوت مُعزَّز قوم ہے لہٰذا اگر باقی شرائطِ کفو پائے جاتے ہوں اور

Marfat.com

دیگر شرائط نکاح پائی جائیں تو نکاح ہو جائے گا۔ فتاوٰی رضویہ شریف میں ہے: ''ہندوانی قوموں میں چار قومیں شریف گنی جاتی ہیں ان میں چھتری یعنی ٹھاکر دوسرے نمبر پر ہے، ہندوستان میں اکثر سلطنت اسی قوم کی ہے، ولہٰذا انھیں ''راجپوت'' کہتے ہیں۔ تو ہندی قوموں میں ان کا مُعزّز ہونا ظاہر ہے۔'' (فتاوٰی رضویہ ج۱۱ص ۷۱۹) ہاں اگر لڑکی کسی قوم کے ایسے لڑکے سے بلا اجازتِ ولی نکاح کرے جو اپنے پیشے (یعنی روزگار) کی بنا پر عُرف میں معیوب سمجھے جاتے ہوں تو ایسی صورت میں نکاح نہ ہوگا ایسی ہی صورت پر مشتمل **فتاوٰی فیض الرَّسُول** سے ایک سوال جواب ملاحظہ کیجئے: **سوال** ''ہندہ جو قوم سے پٹھان ہے اور لڑکا جو قوم سے گھانچی یعنی مسلم تیلی ہے وہ ہندہ کے لئے **کفو** ہوسکتا ہے یا نہیں؟'' **جواب** ''کفائت کا دارومدار عُرف پر ہے اگر وہاں کے عُرف میں پٹھان کی لڑکی کا گھانچی یعنی مسلم تیلی سے نکاح کرنا والِدَین کے لئے باعثِ عار (رُسوائی کا سبب) ہو تو فَسخ (یعنی منسوخی) نکاح کی ضرورت (ہی) نہیں کہ مذہب مُفتیٰ بِہٖ (1)

(1) ''مذہب مفتیٰ بِہٖ'' یہ فقہی اصطلاح ہے اس کے معنیٰ ہیں: وہ مذہب جس پر فتوٰی دیا جاتا ہے۔

Marfat.com

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

پردہ نکاح سرے سے ہوا ہی نہیں۔" (فتاوٰی فیض الرسول ج ا ص ۷۰۵)

غیر سیِّد اور سیِّدہ کا نکاح

سُوال: اگر غیرِ سیِّد پٹھان اور عاقِلہ بالِغہ سیِّد زادی کا نکاح لڑکی کے والِد کی رِضا مندی سے ہوا تو؟

جواب: سیِّد زادی اور ان کے والِد محترم کو دولھے کے پٹھان ہونے کا علم ہے اور دونوں ہی یعنی شہزادی صاحبہ اور ان کے والِد محترم اِس نِکاح پر راضی ہیں اِس صورت میں ایسا نِکاح بلاشبہ جائز ہے۔ اِس ضِمن میں **فتاوٰی رضویہ جلد 11 صفحہ 704** سے ایک "سُوال جواب" ملاحظہ ہو۔

سُوال: پٹھان کے لڑکے کا سیِّد کی لڑکی سے نِکاح جائز ہے یا نہیں؟ بَیِّنُوا تُوجَرُوا (یعنی بیان فرمایئے اجر کمایئے)۔ **الجواب:** سائلِ مُظہِر (یعنی سُوال پوچھنے والے کے بیان سے ظاہر ہے) کہ لڑکی جوان ہے اور اس کا باپ زندہ، دونوں کو معلوم ہے کہ یہ پٹھان ہے اور دونوں اس عَقد (نِکاح) پر راضی ہیں، باپ خود اس کے سامان میں ہے، جب صورت یہ ہے تو اس نکاح کے جَواز (یعنی جائز ہونے) میں اصلاً (یعنی بالکل) شُبہ نہیں کَمَا نَصَّ عَلَیْہِ فِی رَدِّالْمُحتار وغیرہ مِنَ الْاَسْفَار (یعنی جیسا کہ

Marfat.com

رَدُّالمحتار وغیرہ کُتُب میں اس پر نَص ہے) واللہ تعالیٰ اَعلم۔

(2) اسلام میں کُفو ہونا

سوال: کفو ہونے میں اسلام کا بھی اعتبار ہے اس سے کیا مراد ہے؟

جواب: باعتبارِ اسلام کفو کی صورت بیان کرتے ہوئے صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی بہارِ شریعت میں فرماتے ہیں: ''جو خود مسلمان ہوا یعنی اس کے باپ دادا مسلمان نہ تھے وہ اُس کا کُفو نہیں جس کا باپ مسلمان ہو اور جس کا صِرف باپ مسلمان ہو (وہ) اس کا کُفو نہیں جس کا دادا بھی مسلمان ہو اور باپ دادا دو پُشت سے اسلام ہو تو اب دوسری طرف اگرچہ زیادہ پُشتوں سے اسلام ہو کُفو ہیں مگر باپ دادا کے اسلام کا اِعتِبار ''غیرِ عَرَب'' میں ہے۔ عَرَبی کے لئے خود مسلمان ہوا یا باپ دادا سے اسلام چلا آتا ہو سب برابر ہیں۔'' (بہارِ شریعت حصّہ ۷ ص ٥٤)

مسلمان لڑکی کا نو مسلم سے نکاح

سوال: کافر لڑکے اور مسلمان لڑکی میں اگر عشق ہو اور لڑکا مسلمان ہو جائے پھر دونوں کورٹ میں جا کر آپس میں شادی کرلیں تو شرعاً کیا حکم ہے؟

Marfat.com

جواب: مسلمان ہو جانا مرحبا! مگر شادی کیلئے یہاں بھی کفاءت (یعنی کُفو ہونا) ضَروری ہے لہٰذا مذکورہ صورت میں اگر لڑکی **ولی** کی اجازت کے بِغیر نو مسلم سے نکاح کرے گی تو نکاح ہی نہیں ہوگا۔ یہ حکم اس صورت میں ہے جبکہ لڑکی نو مسلم نہ ہو بلکہ مسلمان کے گھر پیدا ہوئی ہو۔

(3) پیشے (کام دھندے) میں کفو ہونا

سوال: پیشے یعنی profession میں **کفو** ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: پیشے میں **کُفو** ہونے سے مراد یہ ہے کہ لڑکا ایسے پیشے (یعنی روزگار) سے وابستہ نہ ہو جس کو عُرف میں حقیر سمجھا جاتا ہو اور اس بِنا پر لڑکی کے اولیاء عار (یعنی ذِلّت) محسوس کرتے ہوں۔ صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ **بہارِ شریعت** حصّہ 7 صَفْحہ 55 پر فرماتے ہیں: جن لوگوں کے پیشے (کام دھندے) ذلیل سمجھے جاتے ہوں وہ اچّھے پیشے (کام دھندے) والوں کے **کُفو** نہیں، مَثَلاً جوتا بنانے والے (یعنی موچی)، چمڑا پکانے والے (یعنی چمار)، سائیس (یعنی گھوڑوں کی دیکھ بھال کرنے والے اور) چَرواہے یہ اُن کے **کُفو** نہیں جو کپڑا بیچتے، عِطر فروشی کرتے،

تجارت کرتے ہیں اور اگر خود جُوتا نہ بناتا ہو بلکہ کارخانے دار ہے کہ اس کے یہاں لوگ نوکر ہیں (اور وُہی نوکر) یہ کام کرتے ہیں یا دُکاندار ہے کہ بنے ہوئے جُوتے لیتا اور بیچتا ہے تو تاجر وغیرہ کا کُفو ہے۔ یوہیں اور کاموں میں۔

تاجِر کی لڑکی کا کفو ہے یا نہیں؟

سُوال: جو حجام یا موچی ہے وہ "تاجر" کی لڑکی کا کُفو ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں ہے۔

حجّام اور موچی کا آپس میں کُفو ہونا

سُوال: حجّام کی لڑکی اور موچی کا لڑکا ایک دوسرے کے کُفو ہیں یا نہیں؟

جواب: جن پیشوں (کام دھندوں) کو حقیر سمجھا جاتا ہے ان سے وابستہ افراد ایک دوسرے کے کُفو ہوتے ہیں لہٰذا حجّام کی لڑکی اور موچی کا لڑکا ایک دوسرے کے کُفو ہیں۔ (ماخوذ از رد المحتار ج۴ ص ۲۰۳)

سُوال: تاجر کی لڑکی نے رحمانی یعنی کُمہار کے لڑکے سے بِلا اجازتِ ولی نکاح کیا لیکن لڑکے کے والد اب اپنا پیشہ یعنی مٹّی کے برتن وغیرہ بنانا چھوڑ کر تجارت سے وابستہ ہیں اور اپنا آبائی پیشہ چھوڑ چکے ہیں کیا اس

Marfat.com

صورت میں **نکاح** دُرُست ہے؟

جواب: اگر تو ایسا ہے کہ کسی جگہ رحمانی قوم یعنی کُمہار سے وابَستہ افراد عرصہ دراز سے مٹّی کے برتن بنانے چھوڑ چکے ہیں اور تجارت یا کسی اور مُعزّز پیشے سے وابَستہ ہو چکے ہوں اور اب لوگوں کے دلوں میں یہ معزّز سمجھے جاتے ہوں تو نِکاح دُرُست ہے ورنہ نہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: ''جُولاہے، دھوبی، نائی اور موچی کی عار (عیب وخامی) علم کی وجہ سے ختم نہیں ہوتی، ہاں جب یہ لوگ قدیم (یعنی عرصہ دراز) سے یہ کام چھوڑ چکے ہوں اور لوگ معزّز انداز میں ان سے مانوس ہو چکے ہوں اور لوگوں کے دِلوں میں ان کا وقار اور عام نگاہوں میں ان کی وَقعت (عزّت) قائم ہو چکی ہو کہ اب بڑے لوگوں کی لڑکیوں کیلئے عار (یعنی رُسوائی کا سبب) نہیں رہے تو اور بات ہے۔ الخ

(فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۱۱ ص ۷۱۵)

(4) دِیانت میں کفو ہونا

سوال: دِیانت میں **کفو** ہونے سے کیا مراد ہے؟

Marfat.com

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

جواب: دِیانت سے مُراد تقویٰ، مکارِمِ اَخلاق (یعنی اَخلاقی خوبیاں) اور دُرُست عقائد میں ہم پلّہ ہونا ہے۔

سوال: فاسق باپ کی صالحہ (یعنی نیک پرہیزگار) لڑکی بلا اذنِ ولی فاسق سے نکاح کرلے تو نکاح ہوگا یا نہیں؟

جواب: ایسا نکاح ہوجائے گا۔ (رَدُّالمُحتار ج ٤ ص ٢٠٢)

فاسق اور بنتِ مُتَّقی

سوال: ایک نوجوان شراب پیتا ہے اور اس کا یہ عمل لوگوں میں معروف ہے یہ شرابی لڑکا، مُتَّقی پرہیزگار باپ کی بیٹی کا کُفو ہے یا نہیں؟

جواب: کُفو نہیں۔ صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت حصّہ 7 صَفْحَہ 54 پر فرماتے ہیں: فاسق شخص مُتَّقی (یعنی پرہیزگار) کی لڑکی کا کُفو نہیں اگرچہ وہ لڑکی خود مُتَّقِیَہ (یعنی پرہیزگار) نہ ہو۔ (دُرِّمُختار ج ٤ ص ٢٠١ وغیرہ) اور ظاہر ہے کہ فِسقِ اعتِقادی (عقائد کی خرابی) فِسقِ عملی (اعمال کی خرابی) سے بَدرَجہا (یعنی کئی دَرَجے) بدتر، لہٰذا سُنّی عورت کا کُفو وہ بد مذہب نہیں ہوسکتا جس کی بد مذہبی حدِ کفر

Marfat.com

کو نہ پہنچی ہو اور جو بد مذہب ایسے ہیں کہ اُن کی بد مذہبی کُفر کو پہنچی ہو (یعنی مُرتد ہو چکے ہوں)، ان سے تو نِکاح ہی نہیں ہو سکتا کہ وہ مسلمان ہی نہیں، کُفو ہونا تو بڑی (دور کی) بات ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۷ ص ۵۴)

(5) مال میں کفائت (یعنی کفو ہونا)

سوال: مال میں کفو ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: مال میں کفائت (یعنی کفو ہونے) کے یہ معنی ہیں کہ مرد کے پاس اِتنا مال ہو کہ مہرِ مُعَجّل (یعنی نقد مہر) اور نَفَقہ (یعنی روٹی کپڑے وغیرہ) دینے پر قادر ہو، اگر پیشہ (دھندا) نہ کرتا ہو تو ایک ماہ کا نَفَقہ دینے پر قادِر ہو، ورنہ روز کی مزدوری اِتنی ہو کہ عورت کے روز کے ضروری مصارِف (یعنی اَخراجات) روز دے سکے۔ اس کی ضَرورت نہیں کہ مال میں یہ اس کے برابر ہو۔ (بہارِ شریعت حصہ ۷ ص ۵۴)

کُفُو سے مُتَعلّق مُتَفرّقات

سوال: کیا نابالغ اور نابالغہ کے نِکاح کیلئے بھی کُفو کی حاجت رہتی ہے؟

جواب: نابالغ لڑکا یا لڑکی خود اِیجاب وقبول کی اہلیّت نہیں رکھتے ان کے نِکاح

Marfat.com

کیلئے ولی ہی ایجاب وقَبول کرتا ہے لہٰذا نابالغ کا نکاح تو ولی کے بغیر ہو ہی نہیں سکتا البتّہ بعض صورتوں میں یہاں بھی لڑکے کا کُفو ہونا نکاح کے لئے شرط ہے۔ مَثَلاً ایک صورت یہ ہے کہ نابالِغہ لڑکی کا نکاح جب باپ دادا کی غیر موجودَگی میں کوئی اور ولیِ اَبعَد (یعنی دُور کا ولی) کرے تو کُفو کا ہونا ضروری ہے۔ اسی طرح نابالِغہ کا نکاح باپ صرف ایک ہی مرتبہ غَیرِ کُفو میں کرسکتا ہے اس ایک کا نکاح کر دینے کے بعد اب اپنی کسی اور بیٹی کا نکاح بھی غیرِ کفو میں کرے تو اس کا اسے اختیار نہیں۔ چُنانچہ نابالِغہ کے نکاح کے متعلق میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولٰینا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فتاوٰی رضویہ جلد 11 صَفْحَہ 717 پر فرماتے ہیں: اور اگر نابالِغہ ہے اور اس کا نکاح باپ دادا کے سوا کوئی ولی اگرچہ حقیقی بھائی یا چچا یا ماں ایسے شخص سے کردے (جو کہ نابالغہ لڑکی سے کمتر ہو) تو وہ بھی باطِل ومَردُود ہوگا اور باپ دادا بھی ایک ہی بار (نابالِغہ کا) ایسا نکاح کرسکتے ہیں (جس میں لڑکا لڑکی سے کمتر ہو) دوبارہ اگر کسی دختر کا نکاح ایسے (کمتر) شخص سے کریں گے تو اُن کا کیا ہوا (نکاح) بھی

باطل ہوگا۔

سوال: لڑکی نے ایک شخص کے ساتھ بلا اجازتِ اولیاء نکاح کیا۔ وقتِ نکاح وہ لڑکی کا کفو تھا لیکن بعد میں بدچلن ہوگیا اور سرِ عام شرابیں پینے لگا! کیا اس اِقدام سے میں نکاح پر کوئی اثر پڑے گا؟

جواب: صرف وقتِ نکاح کفو کا اعتبار کیا جاتا ہے پوچھی گئی صورت میں لڑکا جب وقتِ نکاح لڑکی کا کُفو تھا تو نکاح مُنعَقِد ہوگیا اور بعد میں لڑکے کے بدچلن ہونے سے نکاح کے اِنعقاد پر کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ فتاوٰی رضویہ میں ہے: ''کفائت کا اِعتبار ابتدائے نکاح کے وقت ہے اگر اُس وقت کُفو ہو پھر کفائت جاتی رہے تو اس کا لحاظ نہ ہوگا۔''

(فتاوٰی رضویہ ج ۱۱ ص ۲۰۴)

سوال: زید نے بکر کو ہر طرح سے اطمینان دلایا کہ وہ بکر کا کُفو ہے اس کی باتوں کا اعتماد کرتے ہوئے اور زید کو اپنا کُفو جانتے ہوئے بکر نے اپنی نابالغہ لڑکی ہندہ کا نکاح زید کے ساتھ کردیا نکاح کے کچھ دن بعد معلوم ہوا کہ زید کُفو نہیں۔ اس صورت میں نکاح ہوگیا یا نہیں؟

جواب: جب اولیاء نے کسی سے لڑکی کا نکاح بشرطِ کفائت کیا یعنی اس شرط

Marfat.com

کے ساتھ کہ تم لڑکی کے کُفو ہو بعد میں لڑکا کُفو نہ نکلا تو مذہب مُفتیٰ بہ میں ایسا نکاح مُنعَقِد ہی نہ ہوا۔ (ماخوذ از فتاوٰی رضویہ ج ۱۱ ص ۷۲۸،۷۲۵)

سوال: اگر کوئی بالِغہ لڑکی از خود بلا اجازتِ اولیاء اپنا نکاح کسی ایسے شخص سے کرے جس نے غَلَط بیانی اور دھوکہ دہی سے کام لیتے ہوئے اپنے آپ کو اس لڑکی کا کُفو بتایا مَثَلاً لڑکی سیدہ تھی لڑکے نے وقتِ نکاح اپنا سیِّد ہونا ظاہر کیا لیکن بعدِ نکاح حقیقت کُھل کر سامنے آئی کہ وہ شخص سیِّد نہیں بلکہ شیخ برادری سے ہے ایسی صورت میں نکاح دُرُست ہوا یا نہیں؟

جواب: اگر صورتِ واقعی یہی تھی کہ بالِغہ لڑکی نے اولیاء کی اجازت کے بِغیر جس سے نِکاح کیا اس نے جھوٹ بول کر اپنا کُفو ہونا ظاہر کیا بعد نکاح اس کا غیر کفو ہونا ثابت ہوا تو شرعاً ایسا نکاح مُنعَقِد ہی نہیں ہوا بلکہ یہ نکاح باطِل ہے۔ (ماخوذ از فتاوٰی رضویہ ج ۱۱ ص ۷۰۳،۷۰۲)

دوسرے کو باپ بنا لینا

یاد رہے! اپنے حقیقی باپ کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو اپنا باپ بتانا یا اپنے خاندان و نَسَب کو چھوڑ کر کسی دوسرے خاندان سے اپنا نَسَب جوڑنا

حرام اور جنت سے محروم کر کے دوزخ میں لے جانے والا کام ہے۔ اس بارے میں بڑی سخت وعیدیں حدیثوں میں آئی ہیں چنانچہ دو جہاں کے سلطان، سرورِ ذیشان، محبوبِ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جو اپنے باپ کے غیر کو اپنا باپ بنانے کا دعویٰ کرے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے تو اس پر جنّت حرام ہے۔ (بُخاری ج ٤ ص ٣٢٦ حدیث ٦٧٦٦)

شادی کارڈ میں باپ کا نام غلط ڈالنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہاں وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو لے پالک بچّے کا دِل رکھنے کیلئے اس پر اپنے آپ کو حقیقی باپ ظاہر کرتے ہیں اور وہ بھی بے چارہ عمر بھر اُسی کو اپنا حقیقی باپ سمجھتا ہے، اپنے سچّے باپ کو ایصالِ ثواب اور اس کیلئے دُعا کرنے تک سے محروم رہتا ہے۔ یاد رکھئے! ضروری دستاویزات، شناختی کارڈ، پاسپورٹ اور شادی کارڈ وغیرہ میں بھی حقیقی باپ کی جگہ منہ بولے باپ کا نام لکھوانا حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ طلاق شدہ یا بیوہ عورتیں بھی اپنے اگلے گھر کے بچوں کو ان کے حقیقی باپ کے مُتَعَلِّق سے اندھیرے میں رکھ کر آخرت کی بربادی کا سامان نہ کریں۔ عام بول

Marfat.com

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

چال میں کسی کو **ابّا جان** کہہ دینے میں حَرَج نہیں جبکہ سب کو معلوم ہو کہ یہاں ''جسمانی رشتہ'' مراد نہیں۔ ہاں اگر ایسے ''ابّا جان'' کو بھی کسی نے سگا باپ ظاہر کیا تو گنہگار و عذابِ نار کا حقدار ہے۔ شیخ الحدیث حضرتِ مولٰینا عبد المصطفٰی اعظمی علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں: آج کل بے شمار لوگ اپنے آپ کو **صدّیقی و فاروقی و عثمانی و سیّد** کہنے لگے ہیں! انہیں سوچنا چاہیے کہ وہ لوگ ایسا کر کے کتنے بڑے گناہ کے دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں۔ خداوندِ کریم عزوجل ان لوگوں کو صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس حرام و جہنّمی کام سے ان لوگوں کو توبہ کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین) (جہنم کے خطرات ص ۱۸۲ ملخصاً)

سوال: مذہبی آدمی یا لڑکے کو لڑکی دینا ہمارے معاشرے میں عُرفاً معاذ اللہ عار سمجھا جاتا ہے اور ایسے نکاح کے متعلق کہا جاتا ہے کہ فُلاں کی لڑکی کو کسی نے نہیں لیا تو مولوی کے کھاتے میں ڈال دی! ایسی سوچ رکھنا کیسا ہے اور کیا اس عار کا کفو میں اعتبار کیا جائے گا؟

جواب: جو سوچ قرآن و حدیث سے ٹکراتی ہو وہ سراسر باطل ہوتی ہے اور ایسی سوچ کی ہرگز رعایت نہیں کی جا سکتی۔ شریعتِ مُطَہَّرہ نے تو سوچ ہی یہ دی ہے کہ نکاح کرتے وقت مذہب اور دین کو ترجیح دو' چنانچہ رسُول

Marfat.com

اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے اِرشاد فرمایا: ''عورت سے نکاح چار باتوں کی وجہ سے کیا جاتا ہے (یعنی نکاح میں ان کا لحاظ ہوتا ہے) (۱) مال و (۲) حسب و (۳) جمال و (٤) دین۔ اور تو دِین والی کو ترجیح دے۔'' (صَحِیحُ البُخارِی ج ۳ ص ٤۲۹ حدیث ۵۰۹۰)

مذکورہ حدیث گو لڑکی کے اِنتخاب کے اِعتبار سے ہے لیکن شریعت کے مقصود اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی پسند اور خوشنودی کی بھی خبر دیتی ہے کہ دِینداری کو ترجیح دی جائے لہٰذا لڑکے کے اِنتخاب میں جب کُفو کی دیگر شرائط پوری ہوں تو مذہبی لڑکے ہی کو ترجیح دی جائے اور سُوال میں درج سوچ کو ہرگز نہ اپنایا جائے۔ فِسق و فجور والوں میں رشتہ کرنے والے دنیاوی طور پر اپنے فعل کو کتنا ہی اچھا سمجھتے ہوں لیکن اس میں آخرت کا نقصان ہی نقصان ہے۔ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''جس نے اپنی لڑکی شرابی کے نکاح میں دی گویا اس نے اپنی لڑکی کو زِنا میں جھونک دیا۔'' کیونکہ شرابی جب نشے میں ہوتا ہے تو کئی دفعہ طلاق واقع ہونے والی باتیں کرتا ہے یوں اس پر بیوی حرام ہوجاتی ہے جب کہ اسے پتا ہی نہیں ہوتا۔ (تَنبِیہُ الغافِلِین ص ۸۱)

Marfat.com

سوال: اسلام نے تو یہ درس دیا ہے کہ گورے کو کالے اور کالے کو گورے پر فضیلت حاصل نہیں پھر کفو کے معاملے میں ذات اور برادری کا اِتنا کیوں لحاظ کیا جاتا ہے؟

جواب: اِسلام نے جو یہ کہا ہے کہ گورے کو کالے اور کالے کو گورے پر فضیلت نہیں اس سے مراد یہ ہے کہ تمام مسلمانوں کی عزت آبرو جان مال کی حفاظت بغیر کسی فرق کے کی جائے اور اِحترام اور عزّت میں کسی کو گھٹیا نہ سمجھا جائے یونہی اللہ اور اس کے رسُول کے جو اَحکام ہیں اس پر عمل کرنے میں بھی تمام برابر ہیں گورے کو کالے اور کالے کو گورے پر کوئی فضیلت نہیں۔ اس بات کی بھی گنجائش نہیں کہ غریب جُرم کرے تو اسے سزا ملے اور امیر جُرم کرے تو اسے چھوڑ دیا جائے تو سوال میں اسلام کے جس فلسفے کا ذِکر ہوا وہ بالکل حق ہے لیکن اس کی مُراد کیا ہے یہ ذِکر کر دی گئی۔ اب رہا مُعامَلہ کفو میں ذات، برادری اور پیشہ دھندا وغیرہ دیکھنے کا۔ اوّل تو یہ کہ اِس کا اِعتبار کرنے کا حکم بھی اِسلام ہی نے دیا ہے رسولِ پاک، صاحِب لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''اپنی لڑکیوں کا نکاح

Marfat.com

نہ کرو مگر صرف **کفو** میں۔"

(السّنن الکبریٰ للبیہقی ج ۷ ص ۲۱۵ حدیث ۱۳۷۶۰)

ترمذی شریف میں امیرُ المُؤمِنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ تاجدارِ مدینۂ منوّرہ، سلطانِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: اے علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تین چیزوں میں تاخیر نہ کرو (۱) نماز کا جب وقت آجائے (۲) جنازہ جب موجود ہو (۳) بے شوہر والی کے نکاح میں جب **کفو** مل جائے۔ (ترمذی ج ۲ ص ۳۳۹ حدیث ۱۰۷۷) دوسری بات یہ ہے کہ چونکہ شادی ایک زندگی بھر رہنے والے بندھن کا نام ہے جس میں ذہنی ہم آہنگی اور مزاج کے ملنے کا اعتبار اور لحاظ کرنا ایک ضَروری چیز ہے۔ کسی بھی جوڑے کی کامیاب زندگی کے لئے صرف یہی نہیں کہ ان دونوں کے درمیان اتفاق اور ہم آہنگی ہونا ضَروری ہے بلکہ دونوں طرف کے خاندانوں میں بھی ہم آہنگی ہونا ضَروری ہے۔ اور **کفو** کا اعتبار اس مقصود کے حُصُول میں معاون و مددگار ہوتا ہے۔ اسی بنا پر اس کی رعایت کرنے کا حکم ہے۔

تیسری بات یہ ہے کفو کا اعتبار در حقیقت حقِ اولیاء کی بنا پر ہے یعنی باپ دادا وغیرہ چونکہ سرپرست ہوتے ہیں۔ کفو کی رعایت نہ کیے جانے پر لوگوں کے طعن و تشنیع کا یہی لوگ ہدف بنتے ہیں اور انہیں جس عار (رسوائی) کا سامنا کرنا پڑتا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اس بنا پر ان کو عار (ذلت) سے بچانے کے لئے خود انہیں کفو کا اعتبار کرنے کا حکم دیا گیا۔ اور اگر لڑکی ان کی اجازت کے بغیر کہیں اور غیر کفو میں نکاح کر لیتی ہے تو حقِ اولیاء کی رعایت نہ ہونے کی بنا پر نکاح کے منعقد نہ ہونے کا حکم دیا گیا۔

میاں بیوی کا ایک دوسرے پر شک کرنا کیسا؟

سوال: میاں بیوی کا شک کی وجہ سے ایک دوسرے پر بدکاری کی تہمت رکھنا کیسا؟

جواب: کبیرہ گناہ، حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ آج کل یہ مصیبت عام ہے۔ بعض لوگ شکوک وشبہات میں پڑ کر بدگمانی اور بہتان تراشی کر کے اپنا آباد گھر اپنے ہی ہاتھوں برباد کر بیٹھتے ہیں۔ شک کی بنا پر کبھی میاں اپنی بیوی کو زانیہ کہتا اور کبھی بیوی اپنے شوہر کو

غیر عورت کے ساتھ منسوب سمجھتی ہے، دونوں محض شک کی وجہ سے ایک دوسرے کے سر تہمت دھرتے، اُلجھتے اور اپنے خاندان پر وہ بدنُما دھبہ لگا بیٹھتے ہیں کہ سات سَمُندر کا پانی بھی بدنامی کے اس داغ کو نہ دھو پائے! ایسے لوگوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنا چاہئے۔ حضرتِ سیِّدُنا حُذَیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے، اللہ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: اِنَّ قَذْفَ الْمُحْصَنَۃِ یَھْدِمُ عَمَلَ مِائَۃِ سَنَۃٍ یعنی کسی پاک دامن عورت پر زِنا کی تہمت لگانا سو سال کی نیکیوں کو برباد کرتا ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیْر لِلطَّبَرانی ج ۳ ص ۱۶۸ حدیث ۳۰۲۳) اس حدیثِ پاک سے ان شوہروں کو عبرت حاصِل کرنی چاہئے جو صرف شک کی بِنا پر اپنی پارسا بیویوں پر تُہمتِ زِنا باندھ بیٹھتے ہیں۔ نیز وہ عورتیں بھی عبرت حاصِل کریں جو اپنے شوہروں کے بارے میں طرح طرح کی باتیں کرتی ہیں حتّٰی کہ اُن پر زِناکاری کا الزام دھرتی ہیں اور ہر طرف اسی طرح کہتی پھرتی ہیں، گھر پر تو وقت دیتا نہیں، بس اپنی ''رَکھاؤ'' کے پاس پڑا رہتا ہے، سارے پیسے اُسی کو دے آتا ہے، اُس کے ساتھ ''کالا مُنہ'' کرتا ہے۔ وغیرہ۔

کرلے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

کسی کو رَنڈی کہنا کیسا؟

سُوال: آج کل بعض عورتیں غصّے میں آکر ایک دوسری کو ''رَنڈی'' کی گالی دیتی ہیں، اِس کا کیا وبال ہے؟

جواب: یہ بات سخت دِل دُکھانے والی بہُت ہی بڑی اور بُری گالی ہے، اور دوزخ میں لے جانے والی ہے۔

گالی کی دُنیوی سزا

جو لوگ بات بات پر گندی گالیاں نکالنے کی عادی ہیں وہ یہ نہ سمجھیں کہ ان کی کوئی پکڑ ہی نہیں (مُرَوَّجہ ہر گالی لکھنا ممکن نہیں دو مثالیں عرض کرتا ہوں) مَثَلاً اگر کسی کو وَلَدُ الزِّنا یا زِنا کی اولاد کہا یا کسی پاک دامن عورت کو زانیہ کہہ دیا (جیسا کہ عورتیں عُموماً ایک دوسری کو غصّے میں آکر کہہ دیا کرتی ہیں) یہ سب تہمتیں اور حرام و گناہِ کبیرہ ہیں۔ یہاں یہ دلیل نہیں چلے گی کہ ''میں نے تو یوں ہی کہہ دیا میری نِیَّت یہ نہیں تھی۔'' یادرکھئے! اس میں آخرت کا عذاب تو ہے ہی، دنیا میں بھی بعض صورتوں میں اس کی

سخت سزائیں ہیں۔ مثلاً کسی مرد یا عورت نے کسی پاک دامن مرد کو زنا کار یا عورت کو زانیہ ، کہہ دیا تو اسلامی عدالت میں مقدّمہ دائر ہو جانے کی صورت میں اگر چار چشم دید گواہ پیش نہ کرسکا تو خود اس تہمت لگانے والے کو 80 کوڑے لگائے جائیں گے۔ اور ایسی تہمت لگانے والے کی آئندہ کسی مُعاملے میں کبھی بھی گواہی قبول نہ ہوگی۔ (یہ احکام مُحصَن یا مُحصَنہ یعنی مسلمان مرد و عورت آزاد، عاقل، بالغ پاکدامن کو الزام لگانے کے ہیں) زِنا کی تہمت کو ''قَذَف'' اور تہمت لگانے والے کو ''قاذِف'' اور اسلامی عدالت سے ملنے والی اس کی سزا کو ''حدِّ قَذَف'' کہتے ہیں۔ بہرحال زِنا کا الزام لگانے والے مرد یا عورت کو صرف دو ہی چیزیں سزا سے بچا سکتی ہیں ﴿1﴾ جس پر الزام لگا ہے وہ اپنے جُرم کا اقرار کرلے ﴿2﴾ یا پھر تُہمت رکھنے والا چار ایسے گواہ حاکمِ اسلام کے رُوبرو پیش کرے جنہوں نے اپنی آنکھوں سے مرد و عورت کو زِنا کرتے دیکھا ہو اور یہ دیکھنا اِتنا آسان کہاں ہے اور اس کا ثُبوت فراہم کرنا اس سے بھی مُشکل تر۔ لہٰذا سلامتی کا راستہ یہی ہے کہ اگر کسی کو کسی کی زِنا کاری

Marfat.com

کا معلوم ہو بھی جائے تب بھی پردے ہی میں رہنے دے تا کہ گندگی جہاں ہے وہیں پڑی رہے۔ ورنہ بول پڑنے کی صورت میں اگر چار چشم دید گواہ پیش نہ کر سکا تو ''مَقذُوف'' (یعنی جس پر زنا کی تہمت لگی اس) کے مطالبے پر اپنی پیٹھ پر 80 کوڑے کھانے کیلئے تیار رہے۔ بہارِ شریعت میں ہے: کسی عفیفہ (یعنی پاکدامن) عورت کو رنڈی کہا تو یہ قَذْف ہے اور ''حَد'' کا مستحق ہے کہ یہ لفظ انہیں کے لئے ہیں جنہوں نے زِنا کو پیشہ کر لیا ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۱۶)

شک کی بناء پر الزام مت لگایئے

ذرا اندازہ تو لگایئے کہ شریعتِ مُطَھَّرہ کو مسلمان مرد و عورت کی عزّت و آبرو کس قَدَر عزیز ہے اور ان کی ناموس کی حفاظت کا کتنا زبردست اہتمام فرمایا ہے۔ بیشک وہ بہُت بُرے بندے ہیں جو کسی مسلمان کے بارے میں محض شک کی بناء پر یا سنے سنائے عیب دوسروں کے آگے بیان کر ڈالتے ہیں۔ وہ یہ نہ سمجھیں کہ آج بالفرض کوئی پوچھنے والا نہیں ہے تو کل قِیامت میں بھی کچھ نہیں ہو گا۔ دو احادیثِ مبارکہ سنئے اور خوفِ الٰہی عزوجل سے لرزیئے:

Marfat.com

لوہے کے 80 کوڑے

(1) حضرتِ سیِّدُنا عِکْرِمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ایک عورت نے اپنی باندی کو زانیہ کہا، (اس پر) حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: تُو نے زِنا کرتے دیکھا ہے؟ اُس نے عرض کی: نہیں۔ فرمایا: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَتُجْلَدَنَّ لَهَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ ثَمَانِیْنَ یعنی قسم ہے اُس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے قیامت کے روز اس کی وجہ سے تجھے 80 کوڑے مارے جائیں گے۔

(مُصَنَّفُ عبدُالرَّزّاق ج ۹ ص ۳۲۰ حدیث ۱۸۲۹۳)

(2) حضرتِ سیِّدُنا ابنُ المُسَیِّب رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جو اپنی لونڈی کو زِنا کی تہمت لگائے اُسے قِیامت کے روز لوہے کے 80 کوڑے مارے جائیں گے۔ (اَیضاً حدیث ۱۸۲۹۲)

عیب چھپاؤ جنّت میں جاؤ!

سُوال: کسی کا گناہ معلوم ہو جائے تو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: اُس کا پردہ رکھنا چاہئے کہ بِلا مَصلحتِ شرعی کسی دوسرے پر اس کا اِظہار کرنے والا گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہے۔ مسلمانوں کا عیب

Marfat.com

چُھپانے کا ذِہن بنائیے کہ جو کسی کا عیب چُھپائے اس کیلئے جنّت کی بِشارت ہے۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خُدرِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: **"جو شخص اپنے بھائی کی کوئی بُرائی دیکھ کر اُس کی پردہ پوشی کردے تو وہ جنّت میں داخل کردیا جائیگا۔"** (مُسنَدُ عَبدِ بنِ حُمَید ص۲۷۹ رقم ۸۸۵) لہٰذا جب بھی ہمیں معلوم ہو کہ فُلاں نے مَعاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ زِنا یا لواطت کا اِرتِکاب کیا ہے، بدنِگاہی کی ہے، جھوٹ بولا ہے، بدعہدی یا غیبت کی ہے یا کوئی بھی ایسا جُرم چُھپ کر کیا ہے جس کو ظاہر کرنے میں کوئی شَرعی مَصلحت نہیں تو ہمیں اس کا پردہ رکھنا لازِم ہے اور دوسرے پر ظاہر کرنا گناہ۔ یقیناً غیبت اور آبروریزی کا عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا۔

عیب کھولنے کا عذاب

سُوال: غیبت اور آبروریزی کی سزا بھی بیان فرمادیجئے۔

جواب: **مِعراج** کی رات سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ایک منظر یہ بھی دیکھا کہ کچھ لوگ تانبے کے ناخنوں سے اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے۔ سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے

Marfat.com

اِستفسار پر عرض کی گئی: "یہ لوگوں کا گوشت کھاتے تھے (یعنی غیبت کرتے تھے) اور لوگوں کی آبروریزی کرتے تھے۔" (سُنَنُ اَبی دَاوٗد ج ٤ ص ٣٥٣ حدیث ٤٨٧٨) مزید تفصیلات کیلئے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ **غیبت کی تباہ کاریاں** ھَدِیَّۃً حاصِل کر کے ضَرور پڑھ لیجئے۔

جادو ٹونہ کروانے کا الزام

سوال: آج کل عامِل کی باتوں میں آکر رشتے دار ایک دوسرے کے بارے میں جادو کا بُہتان رکھ دیتے ہیں یہ کیسا ہے؟

جواب: کسی مسلمان پر بُہتان رکھنا حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ عامِل کے بتانے یا خواب یا فال یا استخارے کے ذَریعے پتا چلنے کو شَرعی ثُبوت نہیں کہتے کہ جس کو بنیاد بنا کر کسی مسلمان کی طرف ان گناہوں کو منسوب کیا جا سکے۔ یہاں شرعی ثُبوت یہ ہے کہ یا تو مُلزَم خود اِقرار کر لے کہ مَیں نے جادو کیا یا کروایا ہے۔ یا دو مسلمان مرد یا ایک مسلمان مرد اور دو مسلمان عورَتیں گواہی دیں کہ ہم نے اِس کو خود جادو کرتے یا کرواتے دیکھا ہے۔

بُہتان کا عذاب

سوال: جادو ٹونہ کرانے یا مختلف طرح کے الزامات رکھنے والے کی اُخروی سزا بھی

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم): جب تم مرسلین (علیہم السلام) پر دُرُود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

بیان فرما دیجئے تا کہ مسلمان ڈریں اور توبہ کریں۔

جواب: دو روایات ملاحظہ ہوں: ﴿1﴾ دو جہاں کے سلطان، سرورِ ذیشان، محبوبِ رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جو کسی مسلمان کی برائی بیان کرے جو اس میں نہیں پائی جاتی تو اس کو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس وقت تک دوزخیوں کے کیچڑ، پیپ اور خون میں رکھے گا جب تک کہ وہ اپنی کہی ہوئی بات سے نہ نکل آئے۔''

(سُنَنُ أَبِي دَاوُد ج ۳ ص ٤٢٧ حديث ٣٥٩٧)

﴿2﴾ امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجْهَهُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: کسی بے قُصُور پر بُہتان (الزام) لگانا آسمانوں سے بھی بھاری گناہ ہے۔

(نوادر الاصول للحکیم الترمذی ج ۱ ص ۹۳)

توبہ کے تقاضے پورے کر لیجئے!

سوال: اگر کسی سے الزام تراشی وغیرہ کے گناہ ہو گئے ہوں وہ کیا کرے؟

جواب: اگر کسی نے محض بدگمانی یا قیاس کے باعِث یا سنی سنائی باتوں میں آ کر کسی پر زِنا، لواطت، بدنِگاہی، چوری، جھوٹ، وعدہ خلافی، جادو ٹونہ کروانے وغیرہ کا بُہتان لگانے کی خطا کی ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ کرے اور جن جن کے آگے بُہتان لگایا ہے اُن کو بھی اپنی غَلَطی بتا کر اپنی توبہ پر مُطَّلع کرے تا کہ جس غریب کو بغیر ثبوتِ شَرعی کے رُسوا کیا ہے اُن کی نظروں میں اُس کی عزّت بحال ہو جائے۔ اگر صاحِبِ مُعامَلہ (یعنی جس پر الزام لگایا گیا ہے اس) کو بھی معلوم ہو گیا ہے تو بصد ندامت اس سے بھی مُعافی مانگ کر اسے خوش کرے۔ یہاں مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ زانیوں (اور اِغلامیوں وغیرہ) کی حوصلہ افزائی نہیں ہے بلکہ ان کو بھی توبہ کے تمام تقاضے پورے کرنے ضَروری ہیں ورنہ دنیا و آخرت میں ان کے لئے ''قاذِف'' (یعنی زنا کی تہمت لگانے والے) کے مقابلے میں زیادہ سخت سزائیں ہیں۔ اِس طرح کے مجرِم بلکہ ہر طرح کا گناہ کرنے والے بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور

Marfat.com

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود پاک نہ پڑھے۔

توبہ کریں۔ حُقوقُ العِباد کی پامالی کی صورت میں ان کی مُعافی تلافی کے تقاضے بھی پورے کریں ورنہ عذابِ نار کے حق دار ہیں۔

کرلے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

بدگمانی کے بارے میں سُوال جواب

سُوال: دُعاء یا اجتماعِ ذکر و نعت میں کسی کو روتا دیکھ کر یہ سمجھنا کیسا کہ یہ سب کو دِکھانے کیلئے رو رہا ہے!

جواب: یہ بدگمانی ہے اور مومنِ صالح پر بدگمانی حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ **اللہ** تبارَکَ وَ تَعالٰی پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 36 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌؕ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓىِٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۶﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور اس بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں، بے شک کان اور آنکھ اور دل ان سب سے سُوال ہونا ہے۔

اللہ تبارَکَ وَ تَعالٰی پارہ 26 سورۃُ الحُجُرات کی آیت نمبر

Marfat.com

12 میں ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ٘ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو بہت گمانوں سے بچو بیشک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے۔ (پ۲۶ الحجرٰت ۱۲)

حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسُولِ مُحتَشَم، شافِعِ اُمَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: (لوگو!) بد گمانی سے بچو کیونکہ بد گمانی کرنا سب سے جھوٹی بات ہے۔ (بخاری ج ۳ ص ٤٤٦ حدیث ٥١٤٣)

ائمۂ دین رَحِمَھُمُ اللہُ المُبین فرماتے ہیں: خبیث گمان خبیث دل سے پیدا ہوتا ہے۔ (فیض القدیر للمناوی ج ۳ ص ۱۵۷ تحت الحدیث ۲۹۰۱)

رونے والے پر بدگمانی کا نقصان

حضرت سیِّدُنا مکحول دِمشقی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں: ''جب تم کسی کو روتے دیکھو تو اُس کے ساتھ رونے لگ جاؤ یہ بدگمانی نہ کرو کہ وہ لوگوں کو دکھانے کیلئے ایسا کر رہا ہے۔ میں نے ایک بار ایک شخص کو روتا دیکھ کر بدگمانی کی تھی کہ یہ ریاکاری کر رہا ہے تو اِس کی سزا میں ایک سال تک (خوفِ خدا اور عشقِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم میں) رونے

سے محروم رہا۔" (تَنبِیهُ المُغتَرِین ص ۱۰۷)

میاں بیوی کے غُسلِ میّت کے بارے میں سُوال جواب

سُوال: بیوی اپنے مرحوم شوہر کو غسل دے سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: صدرُ الشَّریعہ بدرُ الطَّریقہ علّامہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں: عورت اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے جب کہ موت سے پہلے یا بعد کوئی ایسا امر نہ واقع ہوا ہو جس سے اُس کے نکاح سے نکل جائے۔ (بہارِ شریعت ج اوّل ص ۸۱۲)

سُوال: اپنی مرحومہ بیوی کو شوہر غسل دے سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں دے سکتا۔ فُقَہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السلام فرماتے ہیں: عورت مر جائے تو شوہر نہ اُسے نہلا سکتا ہے نہ چُھو سکتا ہے اور دیکھنے کی مُمانَعت نہیں۔ (ایضاً ص ۸۱۳، دُرِّمُختار ج ۳ ص ۱۰۵)

سُوال: کیا شوہر اپنی مرحومہ بیوی کا منہ بھی نہیں دیکھ سکتا؟

جواب: منہ دیکھ سکتا ہے۔ **بہارِ شریعت** میں ہے: عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ شوہر عورت کے جنازہ کو نہ کندھا دے سکتا ہے نہ قبر میں اُتار سکتا ہے نہ ہی مُنہ دیکھ سکتا ہے یہ محض غَلَط ہے۔ صرف نہلانے اور اُس کے بدن کو بلا حائل ہاتھ لگانے کی مُمانَعت ہے۔ (بہارِ شریعت ج اوّل ص ۸۱۲)

Marfat.com

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم): جس نے مجھ پر ایک دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

سُوال: میاں اپنی بیوی کو نہیں نہلا سکتا جبکہ بیوی اپنے میاں کو نہلا سکتی ہے اس میں کیا حکمت ہے؟

جواب: شوہر کا مرنے کے فوراً بعد نِکاح ٹوٹ جاتا ہے جبکہ عورت کا عدّت تک بعض احکام میں نِکاح باقی رہتا ہے۔ چُنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزّت فرماتے ہیں: شوہر بعدِ وفات اپنی عورت کو دیکھ سکتا ہے مگر اُس کے بدن کو چُھونے کی اجازت نہیں، اس لئے کہ موت واقع ہو جانے سے نِکاح مُنْقَطِع ہو جاتا (یعنی ٹوٹ جاتا) ہے۔ اور عورت جب تک عدّت میں ہے اپنے شوہرِ مُردہ کا بدن چُھو سکتی ہے، اُسے غسل دے سکتی ہے جبکہ اس سے پہلے **بائن** (یعنی ایسی طلاق جس میں دوبارہ نِکاح کی ضَرورت ہو صرف رُجوع کر لینے سے کام نہ چل سکتا ہو) نہ ہو چکی ہو، اِس لئے کہ عدّت کی وجہ سے عورت کے حق میں اس کا نِکاح باقی رہتا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج۲۲ ص ۲۳۹)

یا ربِّ مصطفےٰ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم
اُمّہاتُ المؤمنین اور بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن کا
واسطہ ہماری تمام اسلامی بہنوں کو چادر چار دیواری نصیب کر اور حقیقی مدنی بُرقع کے ساتھ
شرعی پردہ کرنا نصیب فرما۔ میری امّی
تمام اُمّت کی مغفرت فرما۔
اٰمین بجاہِ النّبیِّ الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم۔

طالبِ غمِ مدینہ
و
بقیع
و
مغفرت

۱ رجب المرجب ۱۴۳۰ھ

24-6-2009

ماخذ ومراجع

1	قرآن پاک	ضیاء القرآن پبلی کیشنز	21	المعجم الکبیر	دار احیاء التراث العربی بیروت
2	ترجمۂ کنز الایمان	ضیاء القرآن پبلی کیشنز	22	المعجم الاوسط	دار الکتب العلمیة بیروت
3	تفسیر مدارک	دار المعرفة بیروت	23	الجامع الصغیر	دار الکتب العلمیة بیروت
4	تفسیر درمنثور	دار الفکر بیروت	24	مجمع الزوائد	دار الفکر بیروت
5	تفسیرات احمدیہ	پشاور	25	کنز العمال	دار الکتب العلمیة بیروت
6	روح البیان	کوئٹہ	26	الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان	دار الکتب العلمیة بیروت
7	تفسیر سورۂ یوسف	فضل نور اکیڈمی	27	کشف الخفاء	دار الکتب العلمیة بیروت
8	خزائن العرفان	رضا اکیڈمی بمبئی ہند	28	الکامل فی ضعفاء الرجال	دار الکتب العلمیة بیروت
9	نور العرفان	پیر بھائی اینڈ کمپنی	29	مصنف عبدالرزاق	دار الکتب العلمیة بیروت
10	صحیح بخاری	دار الکتب العلمیة بیروت	30	الفردوس بمأثور الخطاب	دار الکتب العلمیة بیروت
11	صحیح مسلم	دار ابن حزم بیروت	31	الترغیب والترھیب	دار الکتب العلمیة بیروت
12	سنن ترمذی	دار الفکر بیروت	32	حلیة الاولیاء	دار الکتب العلمیة بیروت
13	سنن نسائی	دار الجیل بیروت	33	شرح مسلم للنووی	افغانستان
14	سنن ابو داود	دار احیاء التراث العربی بیروت	34	مرقاۃ المفاتیح	دار الفکر بیروت
15	سنن ابن ماجہ	دار المعرفة بیروت	35	اشعة اللمعات	کوئٹہ
16	سنن دار قطنی	مدینة الاولیاء ملتان	36	فیض القدیر	دار الکتب العلمیة بیروت
17	السنن الکبری	دار الکتب العلمیة بیروت	37	مرآۃ المناجیح	ضیاء القرآن پبلی کیشنز
18	شعب الایمان	دار الکتب العلمیة بیروت	38	ھدایہ	دار احیاء التراث العربی بیروت
19	المستدرک	دار المعرفة بیروت	39	فتاوی قاضی خان	کوئٹہ

Marfat.com

20	مسند امام احمد	دار الفکر بیروت	40	البحر الرائق	کوئٹہ
41	محیط برہانی	دار احیاء التراث العربی بیروت	60	تاریخ بغداد	دار الکتب العلمیۃ بیروت
42	بدائع الصنائع	دار احیاء التراث العربی بیروت	61	المواھب اللدنیۃ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
43	تبیین الحقائق	دار الکتب العلمیۃ بیروت	62	الرسالۃ القشیریہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
44	فتاوٰی عالمگیری	دار الفکر بیروت	63	روض الریاحین	دار الکتب العلمیۃ بیروت
45	درمختار	دار المعرفۃ بیروت	64	حلیۃ الاولیاء	دار الکتب العلمیۃ بیروت
46	رد المحتار	دار المعرفۃ بیروت	65	بحر الدموع	مکتبۃ دار الفجر دمشق
47	فتاوٰی خیریہ	باب المدینہ کراچی	66	تنبیہ المغترین	دار البشائر بیروت
48	مفاتیح الجنان	بیروت	67	تنبیہ الغافلین	پشاور
49	فتاوٰی رضویہ	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور	68	احیاء العلوم	دار صادر بیروت
50	فتاوٰی امجدیہ	مکتبہ رضویہ باب المدینہ	[illegible]	اتحاف السادۃ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
51	فتاوٰی ملک العلماء	المجمع الرضوی بریلی	70	کیمیائے سعادت	انتشارات گنجینہ تہران
52	فتاوٰی نعیمیہ	مکتبہ اسلامیہ	71	مکاشفۃ القلوب	دار الکتب العلمیۃ بیروت
53	وقار الفتاوٰی	بزم وقار الدین باب المدینہ	72	کتاب الکبائر	پشاور
54	فتاوٰی فیض الرسول	شبیر برادرز مرکز الاولیاء لاہور	73	تلبیس ابلیس	بیروت
55	بہار شریعت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ	74	تذکرۃ الاولیاء	انتشارات گنجینہ تہران
56	اَحکام شریعت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ	75	اخبار الاخیار	فاروق اکیڈمی
57	الملفوظ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ	76	جذب القلوب	شبیر برادرز مرکز الاولیاء لاہور
58	شمائل محمدیہ	دار احیاء التراث العربی بیروت	77	مدارج النبوت	مرکز اہلسنت برکات رضا
59	قرۃ العیون	کوئٹہ	78	جہنم کے خطرات	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ

Marfat.com

یاد داشت

دورانِ مطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرما لیجئے۔ ان شاء اللہ عزوجل علم میں ترقی ہوگی۔

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

Marfat.com

Marfat.com

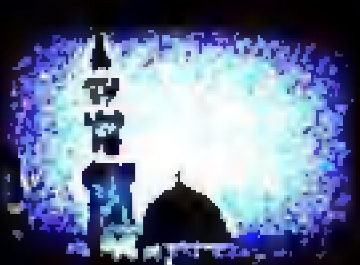

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

سنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات کو فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی میں مغرب کی نماز کے بعد ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے اپنے یہاں ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِن شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذہن بنے گا، ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِن شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

اپنی اِصلاح کے لیے مَدَنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے مَدَنی قافلوں میں سفر کرنا ہے۔ اِن شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

کراچی: شہید مسجد کھارادر۔ فون: 021-2203311
لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-7311679
سردارآباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
کشمیر: چوک شہیداں میرپور۔ فون: 058274-37212
حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
پشاور: فیضانِ مدینہ گلبرگ نمبر 1، النور سٹریٹ، صدر۔
خان پور: دُرانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
نواب شاہ: چکرا بازار، نزد مسلم کمرشل بینک۔ فون: 0244-362145
سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 5619195
گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ۔ فون: 055-4225653

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)
فون: 4921389-93/4126999 فیکس: 4125858
Email:maktaba@dawateislami.net \ www.dawateislami.net

Marfat.com

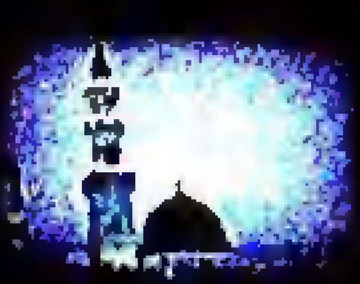

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

سنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات کو فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی میں مغرب کی نماز کے بعد ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرکے اپنے یہاں ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجیے، اِن شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذہن بنے گا، ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِن شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

اپنی اِصلاح کے لیے مَدَنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے مَدَنی قافلوں میں سفر کرنا ہے۔ اِن شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

کراچی: شہید مسجد کھارادر۔ فون: 021-2203311
لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-7311679
سردارآباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
کشمیر: چوک شہیداں میرپور۔ فون: 058274-37212
حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
پشاور: فیضانِ مدینہ گلبرگ نمبر 1، النور سٹریٹ، صدر۔
خان پور: دُرانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
نواب شاہ: چکرا بازار، نزد مسلم کمرشل بینک۔ فون: 0244-362145
سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 5619195
گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ۔ فون: 055-4225653

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)
فون: 4921389-93/4126999 فیکس: 4125858
Email:maktaba@dawateislami.net \ www.dawateislami.net

Marfat.com